فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مرتب
منصور احمد بٹ

Marfat.com

Marfat.com

اِنسانیت کے لیے ازل سے ابد تک رہنما

فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

منصور احمد بٹ

پنجاب بُک ڈپو
9۔ چیمبرجی روڈ، جی سی سنٹر، اُردو بازار، لاہور

Marfat.com

خوبصورت اور معیاری
کتابیں آپ سب کے لئے

297.9921
فرا 28 م
92215

تزئین واہتمام

محمد خالد چودھری

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ناشر .... محمد طارق چودھری
اہتمام .... کامران یوسف
طابع .... گنج شکر پرنٹرز، لاہور
قیمت .... -/110 روپے

اسٹاکسٹ: چودھری اکیڈیمی
الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

Marfat.com

محترم المقام

جناب ملک محمد منیر

کے نام

جن کی دوستی پر مجھے ناز ہے

Marfat.com

Marfat.com

حُسنِ ترتیب

حُسنِ اخلاق	11
حُسنِ معاملہ	25
رسول اللہ ﷺ کی قربت اور جنت	41
والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک	53
پڑوسی کے حقوق	58
حقوق زوجیت	62
اولاد کے حقوق	70
یتیموں کے ساتھ حُسنِ سلوک	75
اُخوت و بھائی چارہ	77
جانوروں کے حقوق	83
زکوٰۃ' رمضان	90
حج...جہاد	101
نماز	105
ذکرِ الٰہی	117
اللہ کے محبوب لوگ	122
توبہ و استغفار	126
قرآن مجید	128

Marfat.com

صدقہ وخیرات	131
حقوق العباد	136
عصبیت	144
نیک اور صالح عمل	146
تعمیر سیرت وکردار	157
قیامت کب آئے گی	171
لیلۃ القدر	177
دُعا	180
روزِ جزا... آخرت	184
حسنِ نیت	191
حُسنِ ایمان	198
حب رسول ﷺ... اطاعتِ رسول ﷺ	205
جہنم کی آگ	209

Marfat.com

حرفِ آغاز

شروع اللہ ﷻ کے نام سے جو بڑا غفور و رحیم ہے۔ اِس کائنات کل کا مالک و مختار ہے۔ اِس نے اپنے بندوں کو وہ نعمت دی ہے، جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ ﷻ کی سب سے بڑی نعمت رسول اللہ ﷺ کا اُمتی ہونا ہے۔ اِس پر ہم اللہ ﷻ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

رسول اللہ ﷺ وہ مبارک ہستی ہیں جن پر آج تک بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اُن کی حیاتِ مبارکہ کے ہر پہلو پر دفتروں کے دفتر سیاہ ہوئے۔ مگر تشنگی پھر بھی کم نہ ہوئی۔ آپ ﷺ پر جس قدر بھی لکھا جائے کم ہے اور یہ کیوں نہ ہو آپ ﷺ دُنیا کی عظیم ہستی ہیں۔ آپ ﷺ ہی کے واسطے اللہ ﷻ نے اِس دُنیا کو خلق کیا۔

رسول اللہ ﷺ کے حیاتِ مبارکہ کے کسی بھی گوشے کو لے لیں۔ رشد و ہدایت کے چشمے پھوٹتے ملیں گے۔ رحمت کی بدلیاں چھائی نظر آئیں گی۔ آپ ﷺ تو وہ ہستی ہیں کہ جنہوں نے کبھی اپنے دُشمنوں کے حق میں بددُعا نہیں فرمائی۔ وہ دُشمن جنہوں نے زندگی بھر انہیں ایذا دی۔ زندگی کے ہر ہر لمحے اور ہر ہر موڑ پر آپ ﷺ کیلئے وادی پرخار ثابت ہوئے۔ مگر آپ ﷺ نے ان کے حق میں ہمیشہ دُعا ہی فرمائی۔

یہ ہے محبت و رحمت کا چشمہ۔ جس سے اپنے ہی نہیں غیر بھی فیض یاب ہوئے اور محبت و خلوص اور رحمت سے اپنی جھولیاں بھر بھر کر لے گئے۔ اللہ ﷻ کا یہ ہم عاصیوں پر احسانِ عظیم نہیں تو اور کیا ہے کہ اس نے ہمیں اُن کی اُمت میں پیدا فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کے اِرشادات کو اگر اکٹھا کیا جائے تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کتابوں کے اوراق درکار ہیں۔ زندگی کے ایک ایک شعبہ میں آپ ﷺ نے ہزاروں نصیحتیں فرمائیں ہزاروں مفید باتیں بتائیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان کی زندگی بہشت کا نمونہ بن جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو جو تعلیم فرمائی، اس تعلیم پر عمل پیرا ہو کر وہ اوجِ ثریا پر جا پہنچے۔ ان کی زندگیاں ظلمت کے دبیز پردوں تلے سے نکل کر درخشندہ ستاروں کی طرح آسمان اخلاق پر ہمیشہ کیلئے ثبت ہو گئیں۔ عرب کا جب ایک عام بدو رسول اللہ ﷺ کی آغوش

Marfat.com

رحمت تلے آیا تو وہ دُنیا کا عظیم ترین انسان بن گیا اور آنے والی نسلوں کیلئے ایک روشن مثال ....
ایک غلام جب آپ ﷺ کے دامن رحمت کو تھامتا ہے تو دُنیا اِسے بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے نام سے جانتی ہے۔ اب وہ غلام نہیں رہا، ایک عظیم نبی کا عظیم اُمتی ہے۔ اُنہیں موذنِ رسول اور خازنِ رسول کا اعزاز حاصل ہوتا ہے۔ بڑے بڑے صحابہ کرام اِس غلام کا احترام کرتے ہیں جیسے وہ کسی عظیم سلطنت کا شہنشاہ ہو یہ سب آپ ﷺ کی تعلیم کا ثمر تھا۔

جن لوگوں نے آپ ﷺ کی ایک ایک سنت پر عمل کیا وہ دُنیا و آخرت میں سرخرو ہوئے۔ اللہ جل جلالہ کا رسول ﷺ بھی ان سے خُوش ہوا اور اللہ جل جلالہ بھی۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے جو کسی کسی کے نصیب میں آتی ہے۔ اللہ جل جلالہ ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قارئین کرام زیر مطالعہ کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے ان سینکڑوں ہزاروں اقوال و ارشادات میں سے بندہ حقیر چند ارشادات و اقوال کو کتابی صورت میں یکجا کر سکا۔ اُمید ہے آپ اِس پر عمل کر کے کماحقہ فائدہ اُٹھائیں گے اور خُود کو رسول اللہ ﷺ کے اُسوہَ حسنہ پر چلا کر دُنیا و آخرت میں اپنی زندگیوں کو محفوظ کر لیں گے۔

اِس کتاب کے تمام قارئین سے التماس ہے کہ وہ کتاب کے مطالعہ سے پہلے میرے والدین کی مغفرت کے لئے دُعائے خیر کریں اور ان کی ارواح کے لئے فاتحہ ایصال کریں۔ یہ میرا ہر قاری پر قرض ہے اور ہر قاری اِس فرض کی ادائیگی کے بعد کتاب ہذا کا مطالعہ کرے۔
آخر میں چودھری اکیڈمی کے روح رواں محترم محمد خالد چودھری اور اِن کے فرزند محمد طارق چودھری کا مشکور ہوں، جنہوں نے مجھ حقیر ناچیز سے یہ گرانقدر کام انجام دِلوایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ محترم محمد خالد چودھری کے والد مرحوم چودھری برکت علی اور والدہ صاحبہ کے لئے بھی خصوصی دُعا فرمائیں۔ جنہوں نے 1929ء میں ایک اشاعتی ادارے پنجاب بکڈپو سے ادب کے فروغ کے لئے قدم اُٹھایا۔ ادب لطیف کا اجرا بھی انہیں کے ہاتھوں ہوا۔ اب ادب کے فروغ میں ان کے بیٹے محمد خالد چودھری اور محمد خالد چودھری کے فرزند محمد طارق چودھری میدانِ ادب میں مصروفِ عمل ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں عمرِ خضر عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام
منصور احمد بٹ

Marfat.com

کچھ مصنف کے بارے میں...

کتاب کے بارے میں دُنیا کے ہر مذہب کے دانشوروں نے بہت سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ مثلاً کتاب انسان کی سب سے اچھی دوست ہے یا ایسی ہی کچھ اور باتیں۔ مگر بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ کتاب لکھنا ایک خداداد صلاحیت ہے۔ جو ہر پڑھے لکھے شخص کو تو حاصل نہیں ہو سکتی۔ کتاب لکھنے کیلئے مصنف کو پوری دُنیا کے حالات سے باخبر ہونا لازمی ہے۔ بات یہ نہیں ہے کہ ہم رائٹرز کے بارے میں کوئی معلومات آپ کو فراہم کر رہے ہوں بلکہ اس وقت میرا موضوع سخن فقط ایک مصنف ہے اور وہ ہے **منصور احمد بٹ**۔

منصور احمد بٹ ایک نابغہ روزگار مصنف ہیں

اُنہوں نے 1979ء میں صحافت و ادب کے میدان میں قدم رکھا اور بچوں کے ناول نگاری سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ 1985ء میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ پر دو تحقیقی کتب بعنوان قائداعظم کی ڈائری، نقوشِ قائداعظم زیرِ طباعت سے آراستہ ہوئیں اور یہیں سے ان کے تحقیقی جوہر کھل کر سامنے آئے۔ 1986ء میں اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز کیا اور اب تک متعدد رسائل و جرائد میں بحیثیت ایڈیٹر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

منصور احمد بٹ نے ناول نگاری کے علاوہ بہت سی تحقیقی کتب تحریر کیں۔ جن میں سیرۃ النبی ﷺ اور تحریکِ پاکستان کے حوالے سے بچوں اور بڑوں کیلئے مستند اور حوالہ جاتی سیریز شامل ہیں۔ جنہیں کافی پذیرائی حاصل ہوئی۔ شاید ہی کوئی موضوع ہو جس پر اُنہوں نے اپنی صلاحیتوں کو نہ آزمایا ہو۔ سب سے زیادہ پذیرائی ان کو سیرۃ النبی ﷺ، تحریکِ پاکستان اور قائداعظم پر تحریر کردہ کتب پر ہوئی۔ ان کی سینکڑوں کی تعداد میں کتب منظرِ عام پر آ چکی ہیں اور

Marfat.com

انشاءاللہ آئندہ بھی آتی رہیں گی۔

تحریکِ پاکستان کی فکری اور نظریاتی بنیادوں پر یقین محکم رکھنے والوں میں ایک معتبر نام **منصور احمد بٹ** کا ہے۔ جنہیں اس ملک کا ماضی و حال ہی نہیں، محفوظ مستقبل بھی غایت درجہ عزیز ہے۔ انہیں پاکستان کی تاریخ کے کسی بھی پہلو پر طبع آزمائی و خامہ فرسائی کرتے وقت حب الوطنی کے غیر مرئی جذبات و احساسات مستعار لینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ وہ از خود تاریخ کے جدلیاتی عمل اور برِ صغیر میں دو قومی نظریے کی اس طویل تحریک سے بحسن و خوبی آگاہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی ذاتِ بابرکت کے مختلف پہلوؤں پر کتب تحریر کر کے اُنہوں نے حب مصطفیٰ ﷺ کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

محمد بن قاسم سے لے کر قائداعظم تک مختلف مشاہیر اور متعدد سیاسی حالات و واقعات نیز تغیر زمانہ کو محیط ہے اور جسے تشریح و توضیح کے بزرجمہروں نے تحریر کے سر بفلک انبار میں دفن کر رکھا ہے۔ اس انبار سے اپنی اصل قومی میراث کی تلاش و جستجو کرنا بلاشبہ کسی منصور ہی کا کام ہے۔

منصور احمد بٹ 'اسوۂ رسولِ کریم ﷺ ہو یا شخصیات ہوں کہ واقعات' بانی پاکستان' مشاہیرِ آزادی اور واقعاتِ حریت کا جب بھی اپنے شہ پاروں میں جائزہ لیتے ہیں اس امر کو لازماً ملحوظِ خاطر رکھتے ہیں کہ اختلافِ رائے کے باوجود کسی کی دِل آزاری نہ ہو۔ انکا اسلوب نگارش ادیبانہ بھی ہے اور صحافیانہ بھی۔

منصور احمد بٹ نے سیرۃ النبی ﷺ' اور تحریکِ پاکستان کے فکر انگیز موضوعات پر لکھنے والوں میں اپنا نام پیدا کیا ہے اور اسمِ بامسمّیٰ ہو گئے ہیں۔ یہ کامیابی کیا ایک **منصور** کو **منصور احمد** بنانے کیلئے کافی نہیں ہے۔ اس سوال کا شافی جواب آپ کو یقیناً ان کی تحریروں میں ملے گا۔

رشید رضوان

۱۴-۹-۲۰۰۰

حسن اخلاق

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
"ایک دن جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ میری والدہ نے مجھے بلایا۔
"یہاں آ' میں تجھے ایک چیز دوں گی۔"
تو حضور ﷺ نے فرمایا۔
"تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟"
والدہ نے کہا۔ "میں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں۔"
آپ ﷺ نے والدہ سے فرمایا۔
"اگر تو دینے کے لئے بلاتی اور نہ دیتی تو تیرے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھ دیا جاتا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"خرابی اور نامرادی ہے اس شخص کے لئے جو جھوٹی باتیں اس لئے کہتا ہے تاکہ لوگوں کو ہنسائے۔ خرابی ہے اس کے لئے..... خراب ہے اس کے لئے۔"

○

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی دونوں آنکھوں کو وہ چیز دکھائے' جو ان دونوں آنکھوں نے نہیں دیکھی ہے۔"

○

اسماء بنت عمیسؓ کا بیان ہے۔

"ہم نے حضور ﷺ کی ایک زوجہ کو حضور ﷺ کے گھر بھیجا..... جب ہم آپ ﷺ کے گھر آپ ﷺ کی دلہن کو لئے ہوئے پہنچے تو آپ ﷺ دودھ کا ایک بڑا پیالہ نکال کر لائے۔ پھر آپ ﷺ نے بقدر خواہش پیا اور اس کے بعد اپنی زوجہ کو دیا۔ انہوں نے کہا۔

"مجھے خواہش نہیں ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تم بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔"

○

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بن اسدی حضرمی روایت کرتے ہیں۔

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔"

"سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہاری بات کو سچ سمجھے حالانکہ تم نے جو بات کہی وہ جھوٹی تھی۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جو شخص مناظرہ بازی نہ کرے اگرچہ وہ حق پر ہو تو میں اس کے لئے جنت کے گوشوں میں ایک گھر کا ذمہ لیتا ہوں۔

اور جو اپنے اخلاق کو بہتر بنا لے تو میں اس کے لئے جنت کے سب سے اونچے حصہ میں گھر کا ذمہ لیتا ہوں۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا چاہے اس کے بدلے مجھے بہت سی دولت ملے۔"

○

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روات ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"جو اپنا کپڑا و تہبند' پاجامہ' گھمنڈ سے زمین پر گھسیٹے گا' اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ (رحمت کی نظر نہ ڈالے گا)"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔

"میرا تہبند ڈھیلا ہو کر ٹخنے کے نیچے چلا جایا کرتا ہے۔ اگر میں سنبھالتا نہ رہوں تو کیا میں بھی اپنے رب کی نظر رحمت سے محروم ہو جاؤں گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا؟

"نہیں۔ تم گھمنڈ سے تہبند گھسیٹنے والوں میں سے نہیں ہو۔ (پھر تم خدا کی نظر کرم سے کیوں محروم رہو گے۔)"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"متکبر آدمی جنت میں داخل نہ ہو گا..... اور نہ وہ جو جھوٹی شیخی بگھارتا ہے۔"

○

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو گا جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔"

اس پر ایک آدمی نے پوچھا۔

آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں..... تو کیا یہ بھی تکبر ہے..... اور کیا ایسا ذوق رکھنے والا جنت سے محروم رہے گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"نہیں یہ تکبر نہیں ہے..... اللہ پاکیزہ ہے اور صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے۔"..... (تکبر کے معنی ہیں اللہ کے حق بندگی کو ادا نہ کرنا اور اس کے بندوں کو حقیر گردانا۔)

○

حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔"

"مومن کا تہبند تو اس کی نصف پنڈلی تک رہتا ہے..... اور اگر اس کے پہنچے ٹخنوں سے اوپر رہے تو کوئی گناہ نہیں.... اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو تو جہنم میں ہے۔ (یعنی گناہ کی بات ہے)"

یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمائی..... تاکہ لوگوں پر اس کی اہمیت واضح ہو جائے۔ اور پھر فرمایا۔

"اور اللہ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا..... جو شیخی کے جذبہ سے اپنا تہبند زمین پر گھسیٹے گا۔"

○

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟"

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔

"مفلس ہمارے ہاں وہ شخص کہلاتا ہے..... جس کے پاس نہ تو درہم ہوں اور نہ کوئی سامان۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میری امت کا مفلس اور دیوالیہ وہ ..... جو قیامت کے دن اپنی نماز روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ اللہ کے پاس حاضر ہو گا..... اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی..... اور کسی پر تہمت لگائی ہو گی..... کسی کا مال ہضم کیا ہو گا..... کسی کو قتل کیا ہو گا..... کسی کو ناحق مارا ہو گا۔ تو ان مظلوموں

Marfat.com

میں ان کی نیکیاں بانٹ دی جائیں گی..... اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔"

○

حضرت اوس بن شرجیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔

"جو شخص کسی ظالم کا ساتھ دے کر اس کو قوت پہنچائے گا' حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے؟..... تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"مظلوم کی پکار سے بچو..... اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے..... اور اللہ کسی صاحب حق کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتا۔"

○

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

"غصہ شیطانی اثر کا نتیجہ ہے..... اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے..... اور آگ صرف پانی سے بجھتی ہے..... تو جس کسی کو غصہ آئے اسے چاہیے کہ وضو کرے۔"

○

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"طاقتور وہ شخص نہیں جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے..... بلکہ طاقتور تو درحقیقت وہ ہے..... جو غصہ کے موقع پر اپنے اوپر قابو رکھتا ہے۔ (یعنی غصہ میں آکر کوئی ایسی حرکت نہیں کرتا' جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کو ناپسند ہے)۔"

○

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"جب تم میں کسی کو کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آئے تو بیٹھ جائے..... اس تدبیر سے غصہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا۔

"اے میرے رب! آپ کے نزدیک کون آپ کو سب سے پیارا ہے؟"

اللہ تعالیٰ نے کہا۔

"وہ جو انتقامی کارروائی کی قدرت رکھنے کے باوجود معاف کردے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"تین چیزیں مومنانہ اخلاق میں سے ہیں۔

۱۔ جب کسی کو غصہ آئے تو اس کا غصہ اس سے ناجائز کام نہ کرائے۔

۲۔ جب وہ خوش ہو تو اس کی خوشی اسے حق کے دائرے سے باہر نہ نکالے۔

۳۔ قدرت رکھنے کے باوجود دوسرے کی چیز نہ ہتھیالے' جس کے لینے کا اسے حق نہیں ہے۔"

○

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"جو (خلاف حق بولنے سے) اپنی زبان کی حفاظت کرے گا..... اللہ اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا..... اور جو اپنے غصہ کو روکے گا..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عذاب کو اس سے ہٹائے گا..... اور جو خدا سے معافی مانگے گا' خدا اس کو معاف کردے گا۔"

○

ایک شخص نے جو غالباً" مزاج کا تیز تھا' حضور ﷺ سے کہا۔

"مجھے کوئی وصیت فرمایئے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"غصہ نہ کیا کرو۔"

اس شخص نے بار بار کہا۔ "مجھے وصیت فرمایئے۔"

آپ ﷺ نے ہر بار یہی فرمایا۔

"غصہ نہ کیا کرو۔"

○

"تم قیامت کے دن بدترین آدمی اس شخص کو پاؤ گے' جو دنیا میں دو چہرے رکھتا تھا..... کچھ لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ ملتا تھا..... اور دوسرے لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"سب سے وزنی چیز جو قیامت کے دن مومن کی میزان (ترازو) میں رکھی جائے گی۔ وہ اس کا حسن اخلاق ہو گا..... اور اللہ اس شخص سے بغض رکھتا ہے..... جو زبان سے بے حیائی کی بات نکالتا اور بدزبانی کرتا ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص دنیا میں دو رخا پن اختیار کرے گا..... تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"غیبت کا ایک کفارہ یہ ہے کہ دعائے مغفرت کرے۔ اس شخص کے لئے جس کی تو نے غیبت کی ہے تو یوں کہے۔

"اے اللہ! تو میری اور اس کی مغفرت فرما۔"

○

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟"

لوگوں نے کہا۔ "اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے ایسے انداز سے کہ جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔"

پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا۔

"بتایئے اگر وہ بات جو میں کہہ رہا ہوں..... میرے بھائی کے اندر پائی جاتی ہو جب بھی یہ غیبت ہو گی۔"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اگر وہ بات جو وہ کہتا ہے..... اس کے اندر موجود ہے تو یہ غیبت ہو گی..... اور اگر اس کے متعلق وہ بات کہی جو اس کے اندر نہیں ہے۔ تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی پھینکو۔"

○

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"ایک آدمی نے ایک آدمی کی نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں تعریف کی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"افسوس تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی۔"

یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی۔

"تم میں سے جو شخص کسی کی تعریف کرے..... اور ایسا کرنا ضروری ہو تو یوں کہے۔

میں فلاں شخص کو ایسا خیال کرتا ہوں..... اور اللہ باخبر ہے..... اور کسی

Marfat.com

شخص کی تعریف خدا کے مقابلہ میں نہ کرے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے..... اور اس کی وجہ سے عرش ہلنے لگتا ہے۔"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"جب کوئی شخص تم سے بات کرے، اور ادھر ادھر مڑ کر دیکھے تو اس کی یہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔"
حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"جب تم تین آدمی کسی جگہ بیٹھے ہو تو دو آدمی آپس میں رازدارانہ باتیں تیسرے آدمی کو چھوڑ کر نہ کریں۔

○

حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"کسی آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ دو پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں کے درمیان بغیر ان دونوں کی اجازت کے آکر بیٹھ جائے۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"کوئی آدمی دوسرے کو جو پہلے سے بیٹھا ہوا ہے۔ اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے بلکہ (اہل مجلس کو چاہیے) کہ آنے والوں کے لئے کشادگی پیدا کریں اور بیٹھنے کی گنجائش نکالیں۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"تین قسم کے لوگوں کو دہرا اجر ملے گا..... ایک وہ اہل کتاب جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا..... دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا..... تیسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو' اور وہ اس کی اچھی تربیت کرے اور عمدگی کے ساتھ دین سکھائے۔ پھر آزاد کرے اور اس سے شادی کرلے..... اس کو دہرا اجر ملے گا۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جس شخص کے اندر امانت کی صفت نہیں..... اس کے اندر ایمان نہیں..... اور اس شخص کے لئے نماز نہیں جس نے طہارت نہیں حاصل کی (وضو نہیں کیا) اور اس شخص کے پاس دین نہیں جو نماز نہیں پڑھتا..... دین اسلام میں نماز کی حیثیت وہی ہے جو جسم انسانی میں سر کی حیثیت ہے۔"

○

حضرت ابن شمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ ان پر نزع کا عالم طاری تھا۔ وہ ہم کو دیکھ کر بہت دیر تک روئے اور اس کے بعد اپنے اسلام لانے کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

"جب اللہ نے اسلام میرے دل میں ڈالا (یعنی جب اسلام لانے کی توفیق ہوئی) تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کروں گا۔"

نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے عمرو (رضی اللہ عنہ!) تم نے اپنا ہاتھ کیوں کھینچ لیا؟"

میں نے کہا۔ "ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔"

Marfat.com

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"کیا شرط لگاتے ہو؟"

میں نے کہا۔ "میری شرط یہ ہے کہ اسلام لانے سے پہلے جاہلیت میں جتنے گناہ مجھ سے ہوئے ہیں سب معاف ہو جائیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے عمرو (رضی اللہ عنہ) کیا تم نے نہیں جانا کہ اسلام پہلے کے کئے ہوئے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے۔ اسی طرح ہجرت اور حج بھی۔"

○

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ابن جبل فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔

"مجھے ایسے کام بتائیے جو جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے دور کرنے والے ہوں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تم نے بڑی اہم بات پوچھی اور وہ اس شخص کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرمائے۔"

اس کے بعد آپ ﷺ نے اعمال کی فہرست بتاتے ہوئے فرمایا۔

"دیکھو اللہ کی بندگی کرتے رہنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا..... نماز ٹھیک سے ادا کرنا..... زکوٰۃ دینا..... رمضان کے روزے رکھنا اور خانہ کعبہ کا حج کرنا۔"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کیا تمہیں بھلائی کے دروازوں کی نشاندہی نہ کروں؟ دیکھو، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اسی طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو اور آدھی رات کے وقت آدمی کا نماز تہجد پڑھنا۔"

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

Marfat.com

تتجافی جنوبھم عن المضاجع سے یعملون تک (السجدہ ۱۶، ۱۷)

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کیا میں تمہیں وہ چیزیں نہ بتاؤں جو دین کے سر اور ستون اور کوہان کی حیثیت رکھتی ہیں؟

دیکھو! دین کا سر اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور جو چیز کوہان کی حیثیت رکھتی ہے وہ جہاد ہے۔"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس پر ان سب نیکیوں کا دارومدار ہے؟"

میں نے کہا۔ "ہاں، اے اللہ کے نبی ﷺ ضرور بتایئے۔"

تو آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا۔

"تم اس کو اپنے قابو میں رکھو۔"

میں نے پوچھا۔ "اے اللہ کے نبی ﷺ کیا جو کچھ ہم بولتے ہیں اس پر پکڑے جائیں گے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے معاذ رضی اللہ عنہ..... تمہاری زندگی لمبی ہو..... زبانوں سے بے سوچے سمجھے نکلنے والی باتیں ہی آدمی کو آگ میں منہ کے بل گرائیں گی۔"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تین باتیں اگر کسی شخص کے اندر پائی جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنی حفاظت میں لے لے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔

۱۔ کمزوروں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ۔

۲۔ والدین کے ساتھ شفقت و محبت۔

۳۔ غلاموں (اور خادموں) کے ساتھ اچھا سلوک۔

Marfat.com

اور تین صفتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں گی اللہ اس کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ اس دن جب اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔

ا۔ ایسی حالت میں وضو کرنا جبکہ وضو کرنے کو طبیعت نہ چاہے۔ (مثلاً" سخت جاڑے کے دنوں میں)

۲۔ تاریک راتوں میں مسجد کو جانا (تاکہ جماعت میں شریک ہو)

۳۔ بھوکے آدمی کو کھانا کھلانا۔"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ سے فرما رہے تھے۔

"اے کعب (رضی اللہ عنہ) بن عجرہ! نماز اللہ سے قریب کرنے والی چیز ہے اور روزہ جہنم سے بچانے کے لئے ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

اے کعب (رضی اللہ عنہ) بن عجرہ! لوگ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ شخص جو اپنے آپ کو دنیا کے متاع حقیر کے عوض بیچ دیتا ہے۔ تو یہ شخص اپنے کو گرفتار بلا کرتا ہے..... اور دوسرا وہ شخص جو اپنے آپ کو خریدتا ہے اور اس طرح جہنم سے اپنی گردن چھڑاتا ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے فرمایا۔

"تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو۔ میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا۔"

لوگوں نے پوچھا۔ "وہ چھ باتیں کیا ہیں..... اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!"

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ یہ ہیں.... نماز پڑھنا' زکوٰۃ دینا' امانت میں خیانت نہ کرنا۔ شرمگاہ' پیٹ اور زبان کی حفاظت و نگرانی کرنا۔"

○

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل فرماتے ہیں۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے دس باتوں کی وصیت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے معاذ (رضی اللہ عنہ)

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا' اگرچہ اس جرم میں تم کو مار ڈالا جائے یا جلا دیا جائے۔

۲۔ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ دونوں تم کو حکم دیں کہ اپنی بیوی کو چھوڑ دو اور اپنے مال سے دستبردار ہو جاؤ۔

۳۔ کوئی فرض نماز ہرگز ترک نہ کرنا۔ اس لئے کہ جو شخص قصداً" نماز چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور نگرانی سے محروم ہو جاتا ہے۔

۴۔ شراب مت پینا اس لئے کہ یہ تمام بے حیائیوں اور بدکاریوں کی جڑ ہے۔

۵۔ اللہ کی نافرمانی سے بچنا' اس لئے کہ نافرمانی کے نتیجے میں خدا کا غصہ بھڑکتا ہے۔

۶۔ دشمن کے لشکر جرار کے مقابلے میں پیٹھ مت دکھانا اگرچہ تمہاری فوج کے سارے سپاہی ختم ہو جائیں۔

۷۔ جب لوگوں پر کوئی عام وبا مسلط ہو تو وہاں سے نہ بھاگنا۔

۸۔ اپنی قدرت اور حیثیت کے مطابق گھر والوں کو کھانا اور کپڑا دینا۔

۹۔ اپنے گھر والوں کی تربیت میں اپنی چھڑی ان سے نہ ہٹانا۔

۱۰۔ اللہ کے حقوق کے ادا کرنے میں اپنے گھر والوں کو خائف رکھنا۔"

Marfat.com

حسنِ معاملہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی شخص نے کبھی نہیں کھایا۔
اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔"

○

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور وہ صرف پاکیزہ مال ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اس بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔
"اے پیغمبرو! پاکیزہ روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔"
اور مومنین کو خطاب کرتے ہوئے اس نے کہا۔
"اے اہل ایمان جو پاک اور حلال چیزیں ہم نے تم کو بخشی ہیں وہ کھاؤ۔"
پھر آپ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو لمبی مسافت طے کر کے مقدس مقام پر آتا ہے۔ غبار سے اٹا ہوا ہے۔ گرد آلود ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔
"اے میرے رب! (اور دعائیں مانگتا ہے)"
حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے..... اس کا پینا حرام ہے..... اس کا لباس حرام ہے اور حرام پر ہی وہ پلا ہے۔ تو ایسے شخص کی دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔"

Marfat.com

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا..... جس میں آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال کمایا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔"

○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"کوئی بندہ حرام مال کمائے..... پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا..... اور اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہو گا..... اور اگر اس کو چھوڑ کر مرا تو وہ اس کے جہنم کے سفر میں زاد راہ بنے گا..... اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعہ نہیں مٹاتا ہے بلکہ برے عمل کو اچھے عمل سے مٹاتا ہے..... خبیث خبیث کو نہیں مٹاتا ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"سچائی کے ساتھ معاملہ کرنے والا امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں' صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اپنے مال کو بیچنے میں کثرت سے قسمیں کھانے سے بچو..... یہ چیز (وقتی طور پر) تو تجارت کو فروغ دیتی ہے لیکن آخر کار برکت کو ختم کر دیتی ہے۔"

○

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو

Marfat.com

بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک و صاف کر کے جنت میں داخل کرے گا بلکہ ان کو دردناک عذاب دے گا۔"

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ایک وہ شخص جو از راہ غرور و تکبر اپنے تہبند کو ٹخنوں کے نیچے تک لٹکاتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جو احسان جتاتا ہے۔

تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے مال تجارت کو فروغ دیتا ہے۔"

○

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے زیادہ اچھی کمائی کون سی ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور وہ تجارت جس میں آجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔"

○

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"اس شخص پر اللہ رحم فرمائے جو نرمی اور خوش اخلاقی برتتا ہے۔ خریدنے میں اور فروخت کرنے میں اور اپنے قرض کا تقاضا کرنے میں۔"

○

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"تم لوگ دو ایسے کاموں کے ذمہ دار بنائے گئے ہو جن کی وجہ سے تم سے پہلے گزری ہوئی قومیں ہلاک ہوئیں۔"

○

Marfat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"جس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہگار ہے۔"

○

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔

"کتنا برا ہے اشیاء ضرورت کو روکنے والا آدمی..... اگر اللہ ان چیزوں کے نرخ کو سستا کرتا ہے تو اسے غم ہوتا ہے اور جب قیمتیں چڑھ جاتی ہیں تو خوش ہوتا ہے۔"

○

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"وہ شخص جو اشیاء ضرورت کو نہیں روکتا..... بلکہ وقت پر بازار میں لاتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور اسے اللہ رزق دے گا۔

اور وہ شخص جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ لعنت کا مستحق ہے۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"نہیں جائز ہے کسی شخص کے لئے کہ وہ کوئی چیز بیچے مگر یہ کہ جو کچھ اس کے اندر عیب ہے اسے بیان کر دے۔

اور نہیں جائز ہے کسی کے لئے جو اس عیب کو جانتا ہو مگر یہ کہ اسے صاف صاف کہہ دے۔"

○

نبی برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ پھر وہ اپنے کارندے کو جسے وہ قرضہ کی وصولی کے لئے بھیجتا۔ یہ ہدایت دیتا کہ اگر تو کسی تنگدست قرض دار کے پاس پہنچے تو اس کو معاف کر دینا شاید کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ درگزر کا معاملہ کر دے۔"

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"یہ شخص جب اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ درگزر کا معاملہ کیا۔"

○

نبی ﷺ نے فرمایا۔

"جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرض دار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ شخص جس نے خدا کی راہ میں جان دی ہے اس کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے۔"

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لئے ایک جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا۔

"اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟"

لوگوں نے کہا۔ "ہاں! اس پر قرض ہے۔"

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"اس نے کچھ مال چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جا سکے؟"

لوگوں نے کہا۔ "نہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تم لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھ لو میں نہیں پڑھوں گا۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ صورتحال دیکھ کر کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس قرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا

Marfat.com

ہوں۔"

تب آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی اور فرمایا۔

"اے علی ؓ! اللہ تعالیٰ تجھے آگ سے بچائے اور تیری جان بخشی ہو جیسے کہ تو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذمہ داری لے کر اس کی جان چھڑائی۔

کوئی بھی مسلمان آدمی ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرض ادا کرے مگر یہ کہ اللہ قیامت کے دن اس کو رہائی بخشے گا۔"

○

حضرت ابو رافع ؓ فرماتے ہیں۔

"نبی کریم ﷺ نے ایک نو عمر اونٹ کسی سے قرض لیا..... پھر آپ ﷺ کے ہاں زکوٰۃ کے کچھ اونٹ آئے..... تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کا نو عمر اونٹ ادا کر دوں۔ میں نے کہا۔

"ان اونٹوں میں صرف ایک اونٹ ہے جو بہت عمدہ ہے اور سات سال کا ہے۔"

تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہی اسے دے دو..... اس لئے کہ بہترین آدمی وہ ہے جو بہترین طریقہ پر قرض ادا کرتا ہو۔"

○

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو لوگوں کا مال (بطور قرض) لے اور وہ نیت اس کے ادا کرنے کی رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دے گا..... اور جس شخص نے بطور مال قرض لیا اور نیت ادا کرنے کی نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس وجہ سے تباہ کر دے گا۔"

○

Marfat.com

نبی ﷺ نے فرمایا۔

"مالدار قرضدار کا قرضہ ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے..... اور اگر قرضدار کہے کہ تم اپنا قرضہ فلاں خوشحال آدمی سے لے لے تو خوامخواہ قرضدار کے سر پر سوار نہ رہنا چاہیے۔ اس کی بات مان لے اور جس کا اس نے حوالہ دیا ہے اس سے جا کر لے لے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"سنو! ظلم نہ کرو..... خبردار! کسی آدمی کا مال جائز نہیں ہے مگر اس وقت جبکہ صاحب مال اپنی خوشی سے دے۔"

○

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ظلماً" (زبردستی) لے گا تو اللہ تعالیٰ سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالے گا۔"

○

نبی برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"عاریتاً" ادا کی جائے گی اور منحہ ادا کی جائے گی اور قرض ادا کیا جائے گا اور ضمانت لینے والا ضمانت ادا کرے گا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو۔"

○

نبی ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن میرا جھگڑا ہو گا۔

Marfat.com

ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر کوئی معاہدہ کیا پھر اس نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔

دوسرا وہ شخص جس نے کسی شریف اور آزاد آدمی کو (اغوا کر کے) اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا پھر اس سے پورا کام لیا اور کام لینے کے بعد اس کو اس کی مزدوری نہیں دی۔"

○

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔

پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے اپنا مال تجارت بیچنے میں جھوٹی قسم کھائی اور اس کی وجہ سے اسے زیادہ دام ملے۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے عصر کے وقت جھوٹی قسم کھائی اور اس کے ذریعے کسی مسلمان آدمی کا مال لے لیا۔

تیسرے وہ لوگ جو زائد از ضرورتِ پانی کو روکیں تو اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن کہے گا۔

"میں تجھ سے آج اپنا فضل روک لوں گا جیسے کہ تو نے وہ زائد پانی روکا جو تیرا اپنا پیدا کیا ہوا نہ تھا۔"

○

نبی برحق ﷺ نے فرمایا۔

"کوئی مرد اور اس طرح کوئی عورت ساٹھ سال تک زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارتے ہیں۔ پھر ان کے مرنے کا وقت آتا ہے تو وہ وصیت کے ذریعے ورثاء کو نقصان پہنچا دیتے ہیں تو ان دونوں کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔"

○

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"کسی وارث کے حق میں مرنے والے کی وصیت جاری نہ ہو گی مگر اس وقت جب کہ دوسرے ورثاء چاہیں۔"

○

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص فرماتے ہیں۔
"میں بیمار تھا..... حضور ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے پوچھا۔
"کیا تو نے وصیت کی ہے؟"
میں نے کہا۔ "ہاں!"
حضور ﷺ نے پوچھا۔
"کتنے کی وصیت کی ہے؟"
میں نے کہا۔ "اللہ تعالیٰ کی راہ میں، میں نے پورے مال کی وصیت کی ہے۔"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"پھر اپنے بچوں کے لئے کیا چھوڑا؟"
میں نے کہا۔ "وہ مالدار ہیں..... اچھی حالت میں ہیں؟"
تو آپ ﷺ نے فرمایا۔
"نہیں، بلکہ خدا کی راہ میں اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیت کر۔"
حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص فرماتے ہیں۔
"میں برابر کہتا رہا کہ حضور ﷺ یہ تو بہت کم ہے کچھ اور بڑھایئے۔"
بالاخر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔
"اچھا اپنے مال کی تہائی وصیت کر اور یہ بہت ہے۔"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"اے لوگو! اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہنا اور روزی کی تلاش میں غلط طریقہ مت اختیار کرنا۔ اس لئے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک کہ اسے پورا رزق نہ مل جائے۔ اگرچہ اس کے ملنے میں کچھ تاخیر ہو سکتی ہے.... تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور روزی کی تلاش میں اچھا طریقہ اختیار کرنا..... حلال روزی حاصل کرو اور حرام روزی کے قریب نہ جاؤ۔"

○

حضرت سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

قبیلہ ثقیف کے غیلان ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو ان کے پاس دس بیویاں تھیں۔

نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا۔

"ان میں سے چار بیویوں کا انتخاب کرو۔ باقی کو چھوڑ دو۔"

غیلان بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی خلافت کے زمانہ میں اپنی ان چار بیویوں کو طلاق دے دی اور پورا مال اپنے باپ کے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئی۔ انہوں نے غیلان کو بلایا اور کہا۔

"میرا خیال ہے شیطان نے اوپر جا کر تمہاری موت کی خبر لی ہے اور اس نے آکر تمہیں بتا دیا ہے کہ اب تم تھوڑے ہی دن زندہ رہو گے..... اس لئے تم نے اپنی بیویوں کو وراثت سے محروم رکھنے کے لئے طلاق دی اور سارا مال اپنے باپ کے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی بیویوں سے تمہیں رجوع کرنا ہو گا اور تقسیم کئے گئے مال کو واپس لینا ہو گا ورنہ میں زبردستی تمہاری بیویوں کو تمہارا وارث بناؤں گا اور لوگوں کو حکم دوں گا کہ تمہاری قبر پر پتھر ماریں جیسے ابو رغال کی قبر پر پتھر مارے جاتے ہیں۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بہترین کمائی مزدوری کی کمائی ہے بشرطیکہ اپنے مالک کا کام خیر خواہی اور

Marfat.com

خلوص سے انجام دے۔"

○

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔
"جس شخص نے تمہیں قابل اعتماد جان کر اپنی امانت تمہارے پاس رکھی..... اس کی امانت واپس کر دو اور جو تم سے خیانت کرے تو تم اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرو بلکہ اپنے حقوق کو وصول کرنے کے لئے دوسرے جائز طریقے اختیار کرو۔"

○

نبی ﷺ نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک کسی کاروبار کے دو ساجھی باہم خیانت نہ کریں..... میں ان کے ساتھ رہتا ہوں۔
لیکن جب ایک شریک دوسرے شریک سے خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل آتا ہوں۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"جو مسلمان زراعت کا کام کرتا ہے یا پودے لگاتا ہے اور اس میں چڑیاں یا کوئی انسان یا کوئی جانور کھالے تو یہ اس کے لئے صدقہ بنتا ہے۔"

○

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔
"اللہ کی لعنت ہو رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رواۃ ہے حضور ﷺ نے فرمایا۔
"اللہ کی لعنت ہو۔ حاکم کو رشوت دینے والے پر..... اور اس حاکم پر بھی جو رشوت لے۔"

Marfat.com

○

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں تو جو شخص مشتبہ گناہ سے بچے گا وہ بدرجہ اولیٰ کھلے ہوئے گناہوں سے بچے گا۔

اور جو شخص مشتبہ گناہوں کے کرڈالنے میں جرات دکھائے گا تو کھلے ہوئے گناہوں میں پڑ جانا اس کا پڑ جانا بہت زیادہ متوقع ہے۔

اور معصیتیں اللہ کا ممنوعہ علاقہ ہیں (جس کے اندر کسی کو جانے کی اجازت نہیں اور اس کے اندر بلا اجازت گھس جانا جرم ہے) جو جانور ممنوعہ علاقہ کے اس پاس چرتا ہے اس کا ممنوعہ علاقہ میں جا پڑنا بہت زیادہ متوقع ہے۔"

○

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے روایت ہے۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر

سود کھلانے والے پر۔

اور دونوں کے گواہوں پر۔

اور سود کے لکھنے والے پر۔"

○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو آدمی سودی مال جمع کرتا ہے تو اس کا انجام تنگدستی ہوتی ہے۔"

ایک اور دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

"سودی مال چاہے کتنا بھی زیادہ ہو جائے بالاخر تنگدستی اس کا نتیجہ ہوتا ہے۔"

○

Marfat.com

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"کوئی شخص اللہ کے متقی بندوں کی فہرست میں نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ گناہ میں پڑنے کے ڈر سے وہ چیز نہ چھوڑ دے جس میں کوئی گناہ نہیں۔"

○

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
"اللہ اس مسلمان سے محبت کرتا ہے' جو کوئی محنت کر کے روزی کماتا ہے۔"

○

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ وہ رزق کے حصول میں بہت متحرک ہے۔ اور پوری دلچسپی لے رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔
"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس کی یہ دوڑ دھوپ اللہ کی راہ میں ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا۔"
اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
اگر وہ اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کے لئے دوڑ دھوپ کر رہا ہے تو یہ اللہ کی راہ ہی میں شمار ہو گی اور اگر بوڑھے والدین کی پرورش کے لئے کوشش کر رہا ہے تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہی شمار ہو گی اور اگر اپنی ذات کے لئے کوشش کر رہا ہے اور مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچا رہے تو یہ کوشش بھی فی سبیل اللہ شمار ہو گی۔ البتہ اگر اس کی یہ محنت زیادہ مال حاصل کر کے لوگوں میں برتری جتانے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے ہے تو یہ ساری محنت شیطان کی راہ میں شمار ہو گی۔"

○

حضرت جمیع اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے ماموں نے بتایا

Marfat.com

کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا۔

"سب سے بہتر اور افضل کمائی کون سی ہے؟"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تجارت جس میں نافرمانی رب کے طریقے نہ اختیار کئے جائیں اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا (یہ دونوں تجارت اور جائز پیشہ روزی حاصل کرنے کے بہترین طریقے ہیں۔"

○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"ہر قرضہ صدقہ ہے۔"

○

حضرت قیس رضی اللہ عنہ بن ابو غزرہ فرماتے ہیں۔

"نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم تاجر لوگوں کو "سامرہ" کہا جاتا تھا تو حضور ﷺ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے اس نام سے بہتر نام دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے تاجروں کے گروہ! مال کے بیچنے میں..... لغو بات کہنے اور جھوٹی قسم کھا جانے کا بہت امکان ہوتا ہے تو تم لوگ اپنی تجارت میں صدقہ کی آمیزش کرو۔"

○

نبی برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تاجر لوگ قیامت کے دن بدکار کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے۔ سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ اختیار کیا۔ (یعنی خدا کی نافرمانی سے بچے رہے) اور نیکی اختیار کی (یعنی لوگوں کو پورا حق دیا) اور سچائی کے ساتھ معاملہ کیا۔"

○

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو مسلمان کسی مسلمان کو ایک بار قرض دے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے دو مرتبہ اتنی رقم خدا کی راہ میں دی۔"

○

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تم سے پہلے جو (مسلمان) گزرے ہیں اور ان میں سے ایک (مسلمان) کے پاس (مرنے کے بعد) فرشتے پہنچے۔ انہوں نے پوچھا۔

"تم نے دنیا میں کوئی اچھا کام کیا ہے؟"

اس نے کہا۔ "نہیں۔"

فرشتوں نے کہا۔

"یاد کرو..... حافظے پر زور ڈالو..... کوئی کام کیا ہو تو بتاؤ۔"

اس نے کہا۔ "میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے ملازموں کو یہ ہدایت کرتا تھا کہ قرضدار تنگدست وقت مقررہ پر قرضہ واپس نہ کر سکے تو اسے مزید مہلت دے دینا اور اگر قرضدار قرض واپس کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو اس کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔"

نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

"اللہ نے فرشتوں سے کہا۔

"اس کی غلطیوں کو معاف کر دو۔"

○

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔

"جس نے کسی تنگدست کو ایک معینہ مدت تک کے لئے قرض دیا تو معینہ مدت آنے تک قرض دینے والے کے نامہ اعمال میں ہر دن ایک صدقہ لکھا جاتا رہتا ہے اور متعین وقت آ گیا اور وہ ادا نہ کر سکا اور قرض خواہ نے مزید مہلت دے دی تو اب ہر دن اس کے نامہ اعمال میں دو صدقے لکھے جاتے رہیں

Marfat.com

گے۔"

○

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"اعمال نامہ میں درج گناہ تین قسم کے ہوں گے۔
ایک گناہ وہ جسے اللہ ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ وہ شرک کا گناہ ہے۔ اس نے اپنی کتاب (سورہ نساء آیت ۴۸) میں لکھا ہے۔
"یقیناً" اللہ اس کے جرم کو ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ (اس کی ذات و صفات میں اس کے حقوق و اختیارات میں) کس کو ساجھی اور حصہ دار بنایا جائے۔

دوسرا گناہ جو نامہ اعمال میں درج ہو گا۔ بندوں کے حقوق سے متعلق ہے۔ اسے اللہ نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ مظلومین ظالموں سے اپنا حق لے لیں۔

اور تیسرا گناہ وہ ہو گا جس کا تعلق بندہ اور خدا سے ہے۔ یہ اللہ کے حوالے ہے۔ (وہ اپنے علم و حکمت کے تحت) چاہے گا تو عذاب دے گا' چاہے (علم و حکمت کے تحت معاف کر دے گا۔"

○

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو "اپنی امت" کے لئے دعا فرمائی۔
تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا۔
"آپ ﷺ کی دعا ہم نے قبول کی۔ آپ ﷺ کی امت کے گناہ ہم بخش دیں گے البتہ جن لوگوں نے دوسروں کے حقوق دبا لئے ہوں گے ان کے لئے چھٹکارا نہیں ہے۔ ظالم سے مظلوم کا حق وصول کر کے رہوں گا۔"

○

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی قربت اور جنت

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

”رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور جب لوگوں کی طرف رخ پھیرا تو بیٹھے رہنے کے بجائے آپ ﷺ سیدھے کھڑے ہو گئے اور تین بار فرمایا۔

”جھوٹی گواہی دینا اور شرک کرنا دونوں برابر کے گناہ ہیں۔“

پھر آپ ﷺ نے پڑھا۔

”فاجتنبو الرجس الخ“ تو تم ناپاکی یعنی بتوں سے دور رہو اور جھوٹی بات کہنے سے دور رہو اور خدا کے لئے ایک ہو جاؤ۔ شرک چھوڑ کر توحید اختیار کرو۔“

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

”اگر آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی ہو پھر وہ پورا نہ کر سکا اور مقررہ وقت پر نہ آیا تو وہ گنہگار نہ ہو گا۔“

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

”تو اپنے بھائی سے مناظرہ نہ کر۔

اور نہ اس سے مذاق کر۔

اور نہ ہی وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کر۔

Marfat.com

○

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک موقع پر کہا۔

صفیہؓ کا یہ عیب کہ وہ ایسی اور ایسی ہے کافی ہے (یعنی یہ کہ وہ پستہ قد ہے اور بہت بڑا عیب ہے)"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"عائشہؓ! تم نے اتنا تلخ لفظ منہ سے نکالا ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھول دیا جائے تو پورے سمندر کو تلخ کر دے۔"

○

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جب کوئی آدمی تم سے بات کرے اور ادھر ادھر مڑ کر دیکھے تو یہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔"

○

حضرت حذیفہ ؓ کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تم لوگ دوسروں کی تقلید اور پیروی کرنے والے نہ ہو (یعنی) یوں نہ سوچو کہ لوگ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے، اور اگر لوگ ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے..... نہیں، بلکہ اپنے آپ کو اس بات پر جماؤ کہ لوگ اچھا سلوک کریں تو تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر برا برتاؤ کریں تو تم ان کے ساتھ زیادتی نہ کرو۔"

○

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"حرص و بخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں ہرگز جمع نہیں ہوتے۔"

○

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

"اللہ کے رسول ﷺ نے ان مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"حضور ﷺ کی خدمت میں ایک مخنث (ہیجڑا) لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں پر مہندی لگا رکھی تھی۔

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"یہ کیسا آدمی ہے اور مہندی کیوں لگا رکھی ہے؟"

لوگوں نے بتایا۔ "اس نے عورتوں کے مشابہہ بننے کے لئے مہندی لگائی ہے۔"

چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے اسے نکال کر مقام نقیع میں بسایا گیا۔

لوگوں نے کہا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ اس کو قتل کیوں نہیں کر دیتے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"نماز پڑھنے والوں (یعنی مسلمان) کو قتل کرنے سے (قرآن مجید میں) منع کیا گیا ہے۔"

Marfat.com

○

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اے قریشی جوانو! تم لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا اور زنا کا ارتکاب نہ کرنا..... جولوگ عفت و پاکدامن کے ساتھ جوانی گزاریں گے وہ جنت کے مستحق ہوں گے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"ابن آدم کے لئے اس کا حصہ زنا طے شدہ ہے جسے وہ ضرور پائے گا۔
شہوت کی نظر سے دیکھنا آنکھ کا زنا ہے۔
شہوانی باتیں سننا کان کا زنا ہے۔
اس موضوع پر گفتگو کرنا زبان کا زنا ہے۔
پکڑنا ہاتھ کا زنا ہے۔
اس کے لئے چل کر جانا پیروں کا زنا ہے۔
خواہش اور تمنا دل کا زنا ہے اور شرمگاہ یا تو عملاً" زنا کر گزرے گی یا پاک رہے گی۔"
ابو داؤد اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔
"اور دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں۔ ان کا زنا پکڑنا ہے۔ دونوں پیر زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے اور بوسہ لینا منہ کا زنا ہے۔"

○

ربیعہ جرش کا بیان ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"دین حق پر جمع رہو..... استقامت بہت عمدہ صفت ہے اور وضو کا خیال

Marfat.com

رکھو (کہ اس میں نقص نہ رہ جائے) اس لئے کہ نماز سب سے بہتر نیک کام ہے (اور وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی) اور زمین سے شرماؤ اس لئے کہ وہ تمہاری اصل ہے۔ (اس سے پیدا ہوئے ہو اور اسی میں جانا ہے اور وہ قیامت کے دن ہر عمل کرنے والے کے عمل کو خدا کے حضور بتائے گی۔"

○

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک آدمی نے پوچھا۔

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کیا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اسلام یہ ہے کہ تیرا دل اللہ کا پورے طور پر فرمانبردار بن جائے اور یہ کہ مسلمان تیری زبان اور تیرے ہاتھ سے محفوظ رہے۔

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص غریب ہو اور بال بچے زیادہ ہوں (اس صورتحال کے باوجود) وہ بہترین نماز پڑھتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کی غیبت نہیں کرتا تو ایسا آدمی قیامت کے دن میرے ساتھ رہے گا۔ بالکل قریب جس طرح میری یہ دونوں انگلیاں پاس پاس ہیں۔"

○

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"تین کام ایسے ہیں جو نہ کئے جائیں

ا۔ جو شخص امام ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ صرف اپنے لئے دعا کرے۔ مقتدیوں کو چھوڑ دے۔ (مثلاً" کہے کہ اے اللہ میر مغفرت فرما بلکہ اسے یوں کہنا چاہیے۔ اے اللہ ہماری مغفرت فرما) اگر وہ صرف اپنے لئے دعا کرتا ہے تو

Marfat.com

مقتدیوں سے خیانت کرتا ہے۔

۲۔ دوسرا ناجائز کام یہ ہے کہ کسی کے دروازے پر جائے اور اجازت لئے بغیر گھر کے اندر جھانکے۔ اگر یہ حرکت کوئی کرے تو گویا بغیر اجازت گھر کے اندر چلا گیا۔ (جو منع ہے)

۳۔ تیسرا ناجائز کام یہ ہے کہ شدید ضرورت لاحق ہے' پیشاب یا پاخانے کی اور اس نے قضا حاجت سے پہلے نماز پڑھنی شروع کر دی یا جماعت میں شامل ہو گیا۔"

○

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے آپ ﷺ سے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے وصیت فرمایئے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ کی نافرمانی نہ کرو یہ افضل ترین ہجرت ہے۔"

فرائض کی نگہداشت رکھو۔ (اس بات کا خیال رکھو کہ فرائض بہتر سے بہتر شکل میں ادا ہوں) یہ سب سے بڑا جہاد ہے۔

کثرت سے اللہ کو یاد کرو کہ تم اللہ کے پاس کوئی شے بھی اس کے ذکر کی کثرت سے بہتر لے کر حاضر نہیں ہو گی۔ اللہ کے ذکر کی کثرت اللہ کو بہت زیادہ پسند ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"سب سے نکما اور عاجز وہ ہے جو اپنے لئے خدا سے دعا نہ مانگے اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام میں بخل کرے۔ (کسی کو سلام نہ کرے)"

○

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

Marfat.com

"تین قسم کے لوگوں کے لئے تین باتیں ہرگز نہ ہوں گی۔

۱۔ جو لوگ نماز روزہ اور زکوٰۃ پر عمل کرتے ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ وہ معاملہ نہیں کرے گا جو ان تینوں کے تارک کے ساتھ کرے گا۔

۲۔ جس بندے کو اللہ نے اس کی نیکی کی بنیاد پر اپنی حفاظت میں لے لیا ہو اسے قیامت کے دن کسی دوسرے کے سپرد نہیں کرے گا۔

۳۔ جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ اس کو انہیں کے ساتھ رکھے گا۔"

○

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

نبی ﷺ نے لوگوں سے کہا۔

"تم لوگ منبر کے پاس جمع ہو جاؤ۔"

چنانچہ ہم منبر کے پاس جمع ہو گئے اور حضور ﷺ تشریف لائے۔

جب آپ ﷺ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو "آمین" کہا۔ اسی طرح دوسری اور تیسری سیڑھی پر قدم رکھتے وقت آپ ﷺ نے "آمین" کہا۔

خطبہ کے بعد جب آپ ﷺ منبر سے اترے تو ہم لوگوں نے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے آج آپ ﷺ سے وہ بات سنی ہے جو کبھی نہیں سنتے تھے۔ (یعنی آپ ﷺ نے منبر کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت تین مرتبہ آمین کہا۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ تو ایسا کبھی نہیں کرتے تھے)"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے جبکہ میں پہلی سیڑھی پر قدم رکھ رہا تھا اور فرمایا۔

۱ "وہ شخص تباہ ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنی بخشش نہیں کرائی۔"

تو میں نے "آمین" کہا۔

پھر جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا۔

Marfat.com

"وہ شخص خدا کی رحمت سے دور ہو جائے جس کے پاس آپ ﷺ کا (اے محمد ﷺ) نام لیا گیا اور اس نے آپ ﷺ پر درود نہیں بھیجا۔"

تو میں نے "آمین" کہا۔

جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیلؑ نے کہا۔

وہ شخص خدا کی رحمت سے دور ہو جائے جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہیں ہوا۔"

○

حضرت عبید رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حجتہ الوداع (آخری حج) میں فرمایا۔

"اللہ کے ولی نمازی لوگ ہیں یعنی وہ لوگ جو پانچوں فرض نمازوں کو ٹھیک سے پڑھتے ہیں۔ رمضان کے روزے خدا کی خوشنودی کے لئے رکھتے ہیں۔ دل کی پوری رغبت اور خوشی کے ساتھ اجر آخرت کی نیت سے زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان بڑے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔"

○

آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے پوچھا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟"

"آپ ﷺ نے فرمایا۔

"نو گناہ بڑے ہیں جن میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ دوسروں کو ساجھی بنانا ہے۔ پھر مومن کو ناحق قتل کرنا۔ جہاد سے بھاگنا۔ کسی عفیفہ یا پاکدامن عورت کو تہمت لگانا۔ جادو سیکھنا سکھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ سود کھانا۔ مسلمان والدین کے حقوق نہ ادا کرنا۔ اللہ کے گھر کی بے حرمتی کرنا جس کی طرف منہ کر کے زندگی میں نماز پڑھتے ہو اور جس کی طرف قبر میں تمہارا رخ رکھا جاتا ہے۔

Marfat.com

کوئی ایسا شخص جو ان بڑے گناہوں سے دور رہا ہو اور ٹھیک سے نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا ہو ضرور نبی کریم ﷺ کے ساتھ وسیع و کشادہ جنت میں رہے گا جس کے دروازے سونے کے ہوں گے۔"

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"بخیل، دھوکہ باز اور بے ایمان خیانت کار جو غلط طریقے سے اپنے اختیار و تصرف کو استعمال کرتا ہے یہ تینوں جنت میں نہیں جائیں گے۔

اور غلاموں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والا وہ غلام ہو گا جس نے اللہ کے حقوق بھی ٹھیک سے ادا کئے ہوں گے اور اپنے آقا کی خدمت بھی عمدگی کے ساتھ کی ہو گی۔"

○

حضرت ابن عباس ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بڑوں کی عزت نہ کرے۔ چھوٹوں پر شفقت نہ کرے۔ نیکیوں کی تلقین نہ کرے اور برائیوں سے نہ روکے۔"

○

حضرت معاذ ؓ کہتے ہیں۔

"نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور تھوڑی دور چلے۔ فرمایا۔

"اے معاذ ؓ! میں تمہیں اللہ کی نافرمانی سے بچنے۔

سچ بولنے۔

عہد پورا کرنے۔

امانت کو ٹھیک پہنچانے۔

یتیم پر رحم کرنے۔

پڑوسی کے حقوق کی حفاظت کرنے۔

Marfat.com

لوگوں سے نرم انداز میں گفتگو کرنے۔
اور لوگوں کو سلام کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔
اور اس بات کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ وقت کے خلیفہ سے وابستہ رہنا۔
(نہ اس سے الگ ہونا نہ اس کے خلاف محاذ بنانا)"

○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ عزو جل نے جس طرح تم انسانوں میں روزی تقسیم فرمائی ہے اسی طرح اخلاق بھی تقسیم فرما دیئے ہیں اور اللہ دنیا تو سب کو دیتا ہے۔ ان لوگوں کو بھی جنہیں محبوب رکھتا ہے اور انہیں بھی جنہیں وہ پسند نہیں کرتا۔ لیکن دین پر چلنے کی توفیق صرف ان کو دیتا ہے جن سے اسے محبت ہوتی ہے تو جن کو اس نے دین بخشا۔ یوں سمجھو وہ اللہ کو محبوب ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہوں اور کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے "بوائق" سے محفوظ اور مطمئن نہ ہو جائے۔"

لوگوں نے پوچھا۔ "بوائق سے آپ ﷺ کی کیا مراد ہے؟"
حضور ﷺ نے فرمایا۔

"اس سے مراد ہے حق مارنا اور ظلم (یعنی پڑوسی کو نہ دبائے اور نہ اس پر ظلم کرے)

اور جو بندہ حرام کا مال کھائے اللہ اس کو برکت سے محروم کر دے گا اور اگر اسے خیرات کرے تو اللہ قبول نہ فرمائے گا اور اگر مال حرام چھوڑ کر دوسری دنیا کو سدھارا تو وہ جہنم تک کے سفر کا زاد راہ ہو گا۔ اللہ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا۔ وہ تو برائی کو بھلائی سے مٹاتا ہے۔ یقیناً" خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔"

Marfat.com

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے۔

۱۔ کھلے اور چھپے ہر حال میں خدا سے ڈروں۔

۲۔ کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصے میں ہوں دونوں حالتوں میں انصاف ہی کی بات کہوں۔

۳۔ راستی و اعتدال پر قائم رہوں چاہے امیر ہوں یا فقیر۔

۴۔ جو مجھ سے کٹے میں ان سے جڑوں۔

۵۔ جو مجھے محروم کرے میں اسے دوں۔

۶۔ جو مجھ پر زیادتی کرے میں اسے معاف کر دوں۔

۷۔ میری خاموشی غور و فکر کی خاموشی ہو۔

۸۔ میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہو۔

۹۔ میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہو۔"

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"نیکی کا حکم دوں اور بدی سے روکوں۔"

○

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"مجھے (اپنے نانا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اچھی طرح یاد ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس میں تمہیں تردد ہے وہ پہلو چھوڑ دو۔ دوسرا پہلو اختیار کرو جس میں تمہیں تردد نہیں ہے۔ سچائی اور راستی موجب اطمینان ہوتی ہے اور جھوٹ اور غلط بیانی دل میں تردد پیدا کرتی ہے۔"

○

Marfat.com

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کے لئے مالدار ہونے میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور تندرستی اللہ سے ڈرنے والے لوگوں مالداروں سے بہتر چیز ہے اور قلب کی خوشی اور انبساط اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تم لوگ پرائی عورتوں سے تعلق رکھنے سے بچو تو تمہاری عورتیں دوسرے مردوں سے تعلق رکھنے سے محفوظ رہیں گی۔

اور تم اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی۔

اور جس آدمی کے پاس اس کا مسلمان بھائی معافی مانگنے کے لئے آئے تو اس کی غلطی معاف کر دینی چاہیے۔ چاہے وہ صحیح کہہ رہا ہو یا غلط کہہ رہا ہو۔ اگر کوئی شخص معافی نہ دے تو وہ حوض کوثر پر مجھ پر نہ پہنچ سکے گا۔"

○

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

نبی ﷺ نے مجھے چند باتوں کی وصیت فرمائی۔

۱۔ وہ لوگ جو مجھ سے مال و جاہ وغیرہ میں فوقیت رکھتے ہوں میں ان کی طرف نہ دیکھوں بلکہ ان لوگوں کو دیکھوں جو مجھ سے کم تر ہیں (تاکہ میرے دل میں شکر کا جذبہ ابھرے)

۲۔ مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے پاس جاؤں۔

۳۔ میرے اعزہ اور رشتے دار چاہے مجھ سے خفا ہوں۔ میرے حقوق نہ ادا کریں لیکن میں ان سے اپنا تعلق جوڑے رکھوں۔ ان کے حقوق ادا کرتا رہوں۔

Marfat.com

والدین کے ساتھ حسن سلوک

ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا۔
"اے اللہ کے رسول ﷺ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تیری ماں۔"

اس نے کہا۔ "پھر کون؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تیری ماں۔"

اس نے کہا۔ "پھر کون؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تیری ماں۔"

اس نے کہا۔ "پھر کون؟"

تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"پھر تیرا باپ۔"

ایک اور روایت کے مطابق آپ ﷺ نے دو بار ماں کا اور تیسری بار باپ کا ذکر فرمایا اور کہا۔

"پھر درجہ بدرجہ جو تیرے قریبی لوگ ہوں۔

Marfat.com

○

نبی ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کی ہے ماں باپ کی بدسلوکی۔
اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا۔
اور حرص و بخل۔
اور تمہارے لئے اس نے ناپسند کیا ہے بیکار قسم کی گفتگو۔
اور زیادہ سوال کرنا اور مال کو برباد کرنا۔"

○

حضرت محمد ﷺ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے اپنی ماں کو یمن سے اپنی پیٹھ پر لاد کر حج کرایا ہے۔ اسے اپنی پیٹھ پر لئے ہوئے بیت اللہ کا طواف کیا۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ اسے لئے ہوئے عرفات لے گیا۔ پھر اسی حالت میں اسے لئے ہوئے مزدلفہ آیا اور منیٰ میں کنکری ماری۔ وہ نہایت بوڑھی ہے۔ ذرا بھی حرکت نہیں کر سکتی۔ میں نے سارے کام اپنی پیٹھ پر لئے ہوئے انجام دیئے ہیں تو کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"نہیں۔ اس کا حق ادا نہیں ہوا۔"

اس آدمی نے پوچھا۔ "کیوں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اس لئے کہ اس نے تمہارے بچپن میں تمہارے لئے ساری مصیبتیں جھیلیں اس تمنا کے ساتھ کہ تم زندہ رہو اور تم نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا اس حال میں کیا کہ تم اس کے مرنے کی تمنا رکھتے ہو۔"

○

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میرے والد (جاہمہ) رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ کے پاس گئے اور کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں۔ حاضر ہوا ہوں مشورہ حاصل کرنے کے لئے۔ آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟"

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"تمہاری ماں موجود ہے؟"

انہوں نے کہا۔

"ہاں وہ زندہ ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تو پھر ان کی خدمت میں لگے رہو۔ تمہاری جنت ان کے قدموں میں ہے۔"

○

حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے دریافت کیا۔

"والدین کا حق ان کی اولاد پر کیا ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ تمہاری جنت اور جہنم ہیں۔"

○

حضرت ابو اسید مالک ابن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ بنو مسلمہ کا ایک آدمی آیا۔ اس نے پوچھا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے والدین وفات پا چکے ہیں تو کیا ان کا کوئی حق میرے ذمہ باقی رہ گیا ہے جسے ادا کرنا چاہیے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ہاں..... والدین کے مرنے کے بعد بیٹے پر ان کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے دعا و استغفار کرتے رہیں۔ ان کی وصیتیں پوری کریں۔ ان سے تعلق رکھنے

Marfat.com

والے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور ماں باپ کے دوست اور احباب کی عزت اور خاطرداری کریں۔"

○

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہوا ہے تو کیا اس سے توبہ کی کوئی عملی شکل ہے؟"

آپ ﷺ نے اس سے پوچھا۔

"کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟"

اس نے کہا۔ "نہیں۔"

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"کیا تمہاری کوئی خالہ ہے؟"

اس نے کہا۔ "ہاں"

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"تو جاؤ اور اس کی خدمت کرو۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو)۔"

یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی۔ لوگوں نے پوچھا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! کون ذلیل ہو؟" (یعنی یہ جملہ کن لوگوں کے حق میں آپ ﷺ فرما رہے ہیں؟)"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ شخص جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا ان دونوں میں سے ایک کو یا دونوں کو پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔"

Marfat.com

○

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام جعرانہ میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک عورت آئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھادی جس پر وہ بیٹھ گئی۔

میں نے پوچھا۔ "یہ کون ہے؟"

لوگوں نے مجھے بتایا۔ "یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں ہیں۔ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے۔"

○

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

"اس زمانے میں جبکہ قریش اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوئی تھی (صلح حدیبیہ) میری ماں (رضاعی ماں) میرے پاس آئی اور وہ ابھی اسلام نہیں لائی تھی بلکہ شرک کی حالت میں تھی۔

تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ "میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں اسے کچھ دوں۔ تو کیا میں اسے دے سکتی ہوں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ہاں تم اس کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرو۔"

○

Marfat.com

پڑوسی کے حقوق

(پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"وہ شخص جو بدلہ میں رشتہ داری کا لحاظ کرتا ہے وہ مکمل درجہ کی صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔

کمال درجہ کی صلہ رحمی یہ ہے کہ جب دوسرے رشتہ دار اس کے ساتھ بے تعلقی کریں تو یہ ان کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے اور ان کا حق دے۔"

○

ایک آدمی نے حضور ﷺ سے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے کچھ رشتے دار ہیں جن کے حقوق ادا کرتا ہوں اور وہ میرے حقوق ادا نہیں کرتے ہیں۔

میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔

میں ان کے ساتھ حلم و بردباری کے ساتھ پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت برتتے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہتا ہے تو گویا تو ان کے چہروں پر سیاہی پھیر رہا ہے اور اللہ ان کے مقابلے میں ہمیشہ تیرا مددگار رہے گا جب تک تو اس حالت میں

Marfat.com

قائم رہے گا۔"

○

نبی ﷺ نے فرمایا۔
"خدا کی قسم وہ ایمان نہیں رکھتا۔"
پوچھا گیا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ کون ایمان نہیں رکھتا؟"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ رہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔
"اے ابو ذر (رضی اللہ عنہ!) جب تو شوربا پکائے تو پانی زیادہ کر دے اور اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کر۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے میں حقیر نہ سمجھے۔ اگرچہ وہ ایک بکری کی کھری ہی کیوں نہ ہو۔"

○

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔
"وہ شخص مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی جو اس کے پہلو میں رہتا ہو بھوکا رہے۔"

○

نبی ﷺ نے فرمایا۔
"جبرئیل علیہ السلام مجھ کو پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید برابر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ پڑوسی کو پڑوسی کا وارث بنا دیں

Marfat.com

گے۔"

○

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔
"میرے دو پڑوسی ہیں تو ان میں سے کس کے یہاں ہدیہ بھیجوں؟"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"اس پڑوسی کے یہاں جس کا گھر تیرے گھر سے زیادہ قریب ہو۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ اور رسول (ﷺ) اس سے محبت کریں تو اس کو چاہیے کہ جب وہ گفتگو کرے تو سچ بولے۔
اور اس کے پاس جب امانت رکھی جائے تو اپنے پاس رکھی گئی امانت کو مالک کے پاس بحفاظت لوٹائے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔"

○

ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا۔
"فلاں عورت بہت زیادہ نفل نماز پڑھتی' نفل روزے رکھتی اور صدقہ کرتی ہے اور اس لحاظ سے وہ مشہور ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"وہ جہنم میں جائے گی۔"
اس آدمی نے پھر کہا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کم نفل روزے رکھتی ہے اور بہت کم نفل نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے کچھ ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔"

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"یہ جنت میں جائے گی۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"قیامت کے دن جن دو آدمیوں کا مقدمہ سب سے پہلے پیش ہو گا وہ دو پڑوسی ہوں گے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جو لوگ اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ اپنے مہمان کی خاطر کریں۔

پہلا دن انعام و عطیہ کا دن ہے جس میں مہمان کو عمدہ سے عمدہ کھانا کھلانا چاہیے۔

اور مہمان تین دن تک ہے۔ (یعنی دوسرے اور تیسرے دن اس کی مہمانی میں تکلف کرنا اخلاقاً" ضروری نہیں) اس کے بعد جو کچھ وہ کرے گا وہ اس کے لئے صدقہ ہو گا۔

اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے میزبان کے پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اس کو تکلیف اور پریشانی میں مبتلا کر دے۔

○

Marfat.com

حقوقِ زوجیت

حلیم ابن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔
انہوں نے (معاویہ رضی اللہ عنہ) نے کہا۔
”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔
کسی شخص کی بیوی کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے؟“
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
”اس کا حق یہ ہے کہ جب تو کھائے اس کو کھلائے۔
اور جب تو پہنے اس کو پہنائے۔
اور اس کے چہرہ پر نہ مارے۔
اور اس کو بددعا کے الفاظ نہ کہے۔
اور اگر اس سے ترک تعلق کرے تو صرف گھر میں کرے۔

○

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
”اے لوگو! اللہ کی باندیوں (یعنی اپنی بیویوں کو) مت مارو۔“
اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا۔
”اس ہدایت کی وجہ سے شوہروں نے مارنا چھوڑ دیا تو عورتیں اپنے شوہروں کے سر چڑھ گئیں اور دلیر ہو گئیں۔

Marfat.com

تو نبی کریم ﷺ نے ان کو مارنے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد امہات المومنینؓ کے پاس بہت سی عورتیں آئیں اور انہوں نے اپنے شوہروں کی مار پیٹ کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا۔

”میری بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت لے کر آئیں ایسے لوگ تم میں سے بہتر لوگ نہیں ہیں۔“

○

حضرت لقیط ابن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ سے کہا۔

”میری بیوی بدگو ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”اسے طلاق دے دو۔“

میں نے کہا۔ ”اس سے میرے بچے ہیں۔ مدت سے ہم دونوں ساتھ رہتے ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”اسے نصیحت کرو۔ اگر اس کے اندر خیر کو قبول کرنے کی صلاحیت ہو گی تو وہ تمہاری بات مان لے گی۔

اور خبردار اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارنا جیسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے۔“

○

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”کوئی مومن شوہر اپنی مومن بیوی سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کی ایک عادت پسند نہیں آئی تو دوسری اور عادتیں پسند آئیں گی۔“

○

حضرت عمرو بن احوص جشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو حجتہ الوداع میں فرماتے سنا۔ پہلے آپ ﷺ نے حمد و ثناء فرمائی پھر اور باتوں کا وعظ کیا۔ پھر فرمایا۔

Marfat.com

"لوگو سنو! عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنا۔ اس لئے کہ وہ تمہارے پاس بمنزلہ قیدی کے ہیں۔

ان کے ساتھ سختی صرف اس شکل میں کی جا سکتی ہے جبکہ ان کی طرف سے کھلی ہوئی نافرمانی ظاہر ہو، اور اگر وہ ایسا کریں تو ان سے ان کی خوابگاہوں میں قطع تعلق کر لو اور ان کو اتنا مار سکتے ہو جو سخت و شدید یعنی زخم کرنے والی نہ ہو۔"

پھر اگر وہ تمہارا کہنا مانیں تو ان کو ستانے کے لئے راستہ مت تلاش کرو۔

سنو! کچھ حقوق تمہاری بیویوں کے تم پر ہیں اور کچھ تمہارے حقوق ان پر ہیں۔

تمہارا حق ان کے اوپر یہ ہے کہ تمہارے فرش کو ایسے لوگوں سے نہ روندائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔

اور تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو آنے ک اجازت نہ دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔

سنو! اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو ٹھیک سے کھانا اور کپڑا دو۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جب آدمی اپنے گھر والوں پر آخرت میں اجر پانے کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ بنتا ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب آدمی کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان کے حقوق میں انصاف اور برابری نہ رکھی ہو تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گر گیا ہو گا۔"

○

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"عورت جبکہ وہ پانچ وقت کی نماز پڑھے۔

اور رمضان کے روزے رکھے۔

اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔

اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔

تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔"

○

نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا۔

"کون سی بیوی سب سے بہتر ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ بیوی جو اپنے شوہر کو خوش کرے جبکہ وہ اس کی طرف دیکھے۔ اطاعت کرے جب وہ اسے حکم دے اور اپنے اور اپنے مال کے بارے میں کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔"

○

حضرت اسماءؓ بنت زید فرماتی ہیں۔

"ہم اپنی کچھ ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی تھیں کہ ہمارے پاس سے حضور ﷺ گزرے تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا۔

"تم اچھا سلوک کرنے والے شوہروں کی ناشکری سے بچو۔"

پھر فرمایا۔

"تم عورتوں میں سے کسی کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے گھر لمبے عرصہ تک کنواری بیٹھی رہتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر دیتا ہے اور اس سے اولاد ہوتی ہے۔"

پھر کسی بات پر غصہ ہو جاتی ہے اور شوہر سے یوں کہتی ہے۔"

"مجھ کو تجھ سے کبھی آرام نہ ملا۔ تو نے میرے ساتھ کوئی احسان نہ کیا۔"

Marfat.com

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔

"حضور ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور ہم آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا۔

"میرے شوہر صفوان رضی اللہ عنہ ابن معطل مجھے مارتے ہیں جب میں نماز پڑھتی ہوں' اور مجھے روزہ توڑنے کے لئے کہتے ہیں جبکہ میں روزہ رکھتی ہوں اور وہ فجر کی نماز نہیں پڑھتے جب تک کہ سورج نکل نہیں آتا۔"

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صفوان وہیں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے ان کی بیوی کی شکایت کے متعلق پوچھا۔

انہوں نے کہا۔

"یا رسول اللہ ﷺ! نماز پڑھنے پر مارنے کی شکایت کی حقیقت یہ ہے کہ وہ دو دو سورتیں پڑھتی ہے اور میں منع کرتا ہوں۔"

نبی ﷺ نے فرمایا۔

"ایک ہی سورت کافی ہے۔"

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے پھر کہا۔

"روزہ توڑنے کا شکایت کی حقیقت یہ ہے کہ روزہ رکھے چلی جاتی ہے اور میں جوان آدمی ہوں صبر نہیں کر سکتا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتی۔"

اس کے بعد انہوں نے کہا۔

"سورج نکلنے کے بعد نماز پڑھنے کی بات یہ ہے کہ ہم اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جن کے لئے یہ بات مشہور و معروف ہے ہم نہیں جاگ سکتے جب تک سورج نہ نکل آئے۔"

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"اے صفوان (رضی اللہ عنہ) جب تم جاگو تو نماز پڑھ لیا کرو۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تم میں سے ہر ایک نگران و محافظ ہے اور تم میں سے ہر ایک سے پوچھا جائے گا ان لوگوں کی بابت جو تمہاری نگرانی میں ہوں گے۔"

امیر بھی نگران ہے اور اس سے بھی اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اور شوہر اپنے گھر والوں کا نگران ہے۔

اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے۔

تو تم میں سے ہر ایک نگران ہے' اور تم میں سے ہر ایک سے ان لوگوں کی بابت پوچھ ہو گی جو اس کی نگرانی میں دیئے گئے ہوں۔"

○

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ آیت والذین یکنزون الذھب والفضہ الخ نازل ہوئی تو ہم سے بعض نے کہا۔

"سونا چاندی کے جمع کرنے کے سلسلہ میں تو یہ آیت اتری جس سے معلوم ہوا کہ اس کا جمع کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون سا سامان بہتر ہے تو اس کے جمع کرنے کی سوچیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"سب سے بہتر ذخیرہ خدا کو یاد کرنے والی زبان اور خدا کے شکر کے جذبے سے معمور دل اور نیک بیوی ہے جو دین کی راہ پر چلنے میں اپنے شوہر کی مددگار بنتی ہے۔"

○

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اب اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو تو توڑ ڈالو گے۔ پس اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو تو اچھی زندگی گزرے گی۔"

○

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے عورتوں نے آپ ﷺ کے پاس اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے۔ (دیکھئے) یہ جہاد صرف مردوں پر فرض ہوا ہے اگر وہ زخمی ہو جائیں تو اجر پائیں۔ شہید ہو جائیں تو اپنے رب کے پاس زندہ رہیں۔ اس کے انعامات سے فائدہ اٹھا رہے ہوں گے اور ہم عورتیں ان کے پیچھے ان کے گھر اور بچوں کی نگرانی کرتی ہیں تو ہمیں کیا اجر ملے گا؟"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جن عورتوں سے تم ملو ان کو یہ بات پہنچا دو کہ شوہروں کی اطاعت کرنا اور ان کے حقوق کو پہچاننا جہاد کے برابر درجہ رکھتا ہے لیکن تم میں بہت کم عورتیں ایسا کرتی ہیں۔"

اور طبرانی میں یہی حدیث آئی ہے جس کا مضمون یہ ہے۔

"نمائندہ خاتون نے نبی ﷺ سے کہا۔"

"مجھے عورتوں نے آپ ﷺ کے پاس اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے اور ہر عورت چاہے اسے معلوم ہو یا نہ معلوم ہو مگر یہ کہ وہ میرے آپ ﷺ کے پاس آنے کو پسند کرتی ہے۔ (دیکھیے) اللہ عورتوں اور مردوں دونوں کا آقا اور معبود ہے اور آپ ﷺ عورتوں اور مردوں دونوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ مردوں پر جہاد فرض ہوا ہے (عورتوں پر نہیں) اگر وہ دشمن کو ماریں تو اجر پائیں (اور غنیمت بھی ملے) اگر وہ شہید ہو جائیں تو اعلیٰ درجہ کی زندگی اپنے رب کے یہاں پائیں اور اس کے انعامات سے فائدہ اٹھائیں۔ تو ہم کس

Marfat.com

قسم کی اطاعت گزاری جو ان کے کار جہاد کے برابر ہو۔"

آپ ﷺ نے بتایا۔

"شوہروں کی اطاعت گزاری اور ان کے حقوق شناسی کا وہی مرتبہ ہے جو مردوں کے جہاد کا ہے اور تم میں سے کم ہی ایسا کرنے والی ہیں۔"

○

Marfat.com

اولاد کے حقوق

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے۔

دوسرے ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔

تیسرے نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا کرتا رہے۔“

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں۔

اور نماز کے لئے ان کو مارو جب وہ دس سال کی عمر کے ہو جائیں۔

اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد ان کے بستر الگ کر دو۔“

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے۔ اس میں سب سے بہتر عطیہ اس کی اچھی تعلیم و تربیت ہے۔“

○

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔

Marfat.com

"میرے والد (بشیر رضی اللہ عنہ) مجھے لئے ہوئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک غلام میرے پاس تھا میں نے اس لڑکے کو بخش دیا۔"

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"کیا اپنے سب بیٹوں کو دیا ہے؟"

انہوں نے کہا۔ "نہیں!"

تب حضور ﷺ نے فرمایا۔

"اس غلام کو تو واپس لے لے۔"

ایک دوسری روایت میں یہ ہے۔

"کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کے لئے ایسا ہی معاملہ کیا ہے؟"

انہوں نے کہا۔ "نہیں!"

تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں برابری و مساوات کا معاملہ کرو۔"

میرے باپ گھر آئے اور اس صدقہ (غلام) کو واپس لے لیا۔

ایک دوسری روایت میں یہ ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تو پھر تو مجھے گواہ مت بنا۔ میں ظلم کا گواہ نہ بنوں گا۔"

ایک تیسری روایت میں یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ سب بیٹے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں؟"

میرے والد نے کہا۔ "ہاں!"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"پھر ایسا مت کرو۔"

Marfat.com

○

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔
"کیا مجھے ثواب ملے گا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے اور میں انہیں اس طرح محتاج اور دربدر مارے پھرنے کے لئے چھوڑ نہیں سکتی۔ وہ تو میرے ہی بیٹے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔
"ہاں جو کچھ تم ان پر خرچ کرو گی تمہیں اس کا اجر ملے گا۔"

○

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں۔
"میرے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں۔ وہ مجھ سے کچھ مانگنے کے لئے آئی تھی۔ اس وقت میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہ تھا۔ وہی میں نے اسے دے دی۔ اس نے اس کھجور کو ان دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی۔
اس کے بعد جب نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اس عورت کا حال بیان کیا کہ باوجود بھوکی ہونے کے اس نے اپنے اوپر اپنی دو بچیوں کو ترجیح دی۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔
"جس شخص کو ان بچیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا۔ پھر اس نے ان بچیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بچیاں اس کے لئے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"جس شخص کے کوئی بچی پیدا ہوئی اور اس نے جاہلیت کے طریقہ پر زندہ دفن نہیں کیا اور نہ اس کو حقیر جانا اور نہ لڑکوں کو اس کے مقابلے میں ترجیح

Marfat.com

دی۔

تو اللہ ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔"

○

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جس شخص نے کسی یتیم کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنے کھانے پینے میں اسے شریک کیا تو یقیناً" اللہ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی الا یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو قابل معافی نہ ہو۔

اور جس شخص نے تین لڑکیوں یا تین بہنوں کی سرپرستی کی اور انہیں تعلیم و تربیت دی اور ان کے ساتھ رحم کا سلوک کیا۔ یہاں تک کہ اللہ انہیں بے نیاز کر دے تو ایسے شخص کے لئے اللہ نے جنت واجب کر دی۔"

اس پر ایک آدمی نے کہا۔

"اگر دو ہی ہوں؟"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"دو لڑکیوں کی سرپرستی پر بھی یہ اجر ہے۔"

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر لوگ ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ ﷺ ایک کے بارے میں بھی یہی شہادت دیتے۔

اور جس شخص سے اللہ اس کی دو بہترین چیزیں لے لیں تو اس کے لئے جنت واجب ہو گی۔"

پوچھا گیا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! دو بہتر چیزیں کیا ہیں؟"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اس کی دو آنکھیں۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"میں تمہیں بہترین صدقہ نہ بتاؤں؟

وہ تیری بیٹی ہے جو تیرے پاس لوٹا دی گئی ہے اور اس کو کوئی تیرے سوا کما کر کھلانے والا نہیں ہے۔"

○

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"تم لوگ اپنی اولاد کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کرو اور ان کو اچھی تعلیم و تربیت دو۔"

○

Marfat.com

یتیموں کے ساتھ حسن سلوک

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”میں اور یتیم کا سرپرست نیز دوسرے محتاجوں کا سرپرست۔ ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں۔“

یہ کہہ کر آپ ﷺ نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”میں اور جھلسے ہوئے چہرے والی عورت ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے (یزید بن زریع نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

یعنی وہ عورت جس کا شوہر مرگیا اور وہ خاندانی شرافت اور ذاتی حسن و جمال رکھتی ہے۔

لیکن اس نے اپنے مرنے والے شوہر کے بچوں کی خاطر اپنے آپ کو نکاح سے روکے رکھا یہاں تک کہ وہ جدا ہوئے یا مرگئے۔

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور

Marfat.com

اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔
اور مسلمانوں کا سب سے بدتر گھروہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اے میرے اللہ! میں دو کمزور قسم کے لوگوں کے حق کو محترم قرار دیتا ہوں یعنی یتیم اور بیوی کے حق کو۔"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔
"کن وجوہ سے میں اس یتیم کو مار سکتا ہوں جو میری سرپرستی میں ہے؟"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"جن وجوہ سے تم اپنی حقیقی اولاد کو مار سکتے ہو۔ خبردار! اپنے مال کو بچانے کی خاطر اس کا مال برباد نہ کرنا اور اس کے مال سے اپنی جائیداد نہ بنانا۔"

○

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا۔
"میں محتاج ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میری سرپرستی میں اک (صاحب جائیداد) یتیم ہے۔ (تو کیا میں اس کے مال میں سے کھا سکتا ہوں؟)"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"ہاں تم اپنے یتیم کے مال میں سے کھا سکتے ہو بشرطیکہ اسراف نہ کرو اور جلد بازی سے کام نہ لو اور اپنی جائیداد بنانے کی فکر کرو۔"

○

ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اپنے دل کی بے رحمی اور سختی کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔
"یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر اور مسکینوں کو کھانا کھلا۔"

Marfat.com

اخوت و بھائی چارہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"مسلمان، مسلمان کا آئینہ ہے اور مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

وہ اس کو بربادی سے بچاتا ہے اور پیچھے سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔"

○

نبی برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تو اپنے بھائی کی مدد کر۔ چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔"

تو ایک آدمی نے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! مظلوم ہونے کی صورت میں تو میں اس کی مدد کروں گا لیکن اس کے ظالم ہونے کی صورت میں میں کس طرح مدد کروں گا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تو اسے ظلم کرنے سے روک دے یہی اس کی مدد کرنا ہے۔"

○

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"مسلمان مسلمان کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت پہنچاتا ہے۔"

پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست کر کے بتایا۔

Marfat.com

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"تو مسلمانوں کو آپس میں رحم کرنے اور ایک دوسرے کی طرف جھکنے میں ایسا دیکھے گا جیسا کہ جسم کا حال ہوتا ہے کہ۔
اگر ایک عضو کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو جسم کے بقیہ اعضاء بے خوابی اور بخار کے ساتھ اس کا ساتھ دیتے ہیں۔"

○

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ فرماتے ہیں۔
"میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔
نماز قائم کرنے۔ زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔"

○

حضور ﷺ نے اپنے آخری حج میں (جس کے بعد آپ ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے) امت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔
"سنو! اللہ نے تمہارا خون اور مال و آبرو محترم قرار دیا ہے جس طرح تمہارا یہ دن' یہ مہینہ اور یہ شہر محترم ہیں۔ سنو کیا میں نے تم کو پہنچا دیا؟"
لوگوں نے کہا۔ "ہاں آپ ﷺ نے پہنچا دیا۔"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"اے اللہ! تو گواہ رہنا کہ میں نے امت کو پیغام پہنچا دیا۔"
یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔ پھر فرمایا۔
"سنو' دیکھو میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم مسلمان ہو کر ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے

Marfat.com

یار و مدد گار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی پریشانی کو دور کرے گا تو اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں نہ شہید پھر بھی انبیاء اور شہداء قیامت کے دن ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے جو انہیں اللہ کے یہاں ملے گا۔"

لوگوں نے کہا۔

"اللہ کے رسول ﷺ یہ کون لوگ ہوں گے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ لوگ ہوں گے جو آپس میں ایک دوسرے کے رشتہ دار نہ تھے اور نہ آپس میں مالی لین دین کرتے تھے، مگر محض خدا کے دین کی بنیاد پر ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

بخدا ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور ان کے چاروں طرف نور ہی نور ہو گا۔ اس وقت جبکہ لوگ غم میں مبتلا ہوں گے انہیں کوئی غم نہ ہو گا۔"

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"آدمی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق کئے رکھے کہ دونوں راستہ میں ایک دوسرے سے ملیں تو منہ پھیر لیں۔

اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اپنے آپ کو بدگمانیوں سے بچاؤ اس لئے کہ بدگمانی کے ساتھ جو بات کی جائے گی وہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہو گی۔

اور دوسرے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے مت پھرو اور نہ ٹوہ میں لگو اور نہ آپس میں تناجش (چیز کا مول اس خیال سے زیادہ بتانا کہ خریدار دھوکہ کھا جائے) کرو، اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کی کاٹ میں لگو۔

اور اللہ کے بندے بنو۔ آپس میں بھائی بن کر زندگی گزارو۔"

○

نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور نہایت بلند آواز سے فرمایا۔

"اے وہ لوگو! جو اپنی زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان تمہارے دلوں میں اترا ہے۔ تم لوگ مسلمانوں کو ایذا مت پہنچاؤ اور نہ ان کو عار دلاؤ اور نہ ان کے عیوب کے پیچھے پڑو۔ جو لوگ اپنے مسلمان بھائی کے عیوب کے پیچھے پڑیں گے تو اللہ ان کے عیب کے پیچھے پڑ جائے گا۔

اور جس شخص کے عیب کے پیچھے اللہ پڑ جائے گا اسے رسوا کر ڈالے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔"

Marfat.com

پوچھا گیا۔ "وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"جب تو مسلمان بھائی سے ملے تو اس کو سلام کر۔ اور جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کر۔

اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو' تو اس سے خیر خواہی کر۔

اور جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو' تو اس کا جواب دے۔

اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔

اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب میرا رب مجھ کو آسمان پر لے گیا تو میں وہاں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن پیتل کے تھے اور وہ اپنے چہرے اور سینے کو نوچ رہے تھے۔

تو میں نے جبرئیل ؑ سے پوچھا۔ "یہ کون لوگ ہیں؟"

جبرئیل ؑ نے کہا۔ "یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں دوسرے لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی آبرو سے کھیلتے تھے۔"

○

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"اچھی سیرت و خصلت کے مسلمان سے اگر کوئی لغزش ہو جائے تو اس کو معاف کر دو' سوائے حدود کے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جو مسلمان کسی معاہد (غیر مسلم شہری) پر ظلم کرے گا۔

یا اس کا حق مارے گا۔

یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ (یعنی جو مخصوص قسم کا حفاظتی ٹیکس

Marfat.com

ہوتا ہے) ڈالے گا۔

یا اس کی کوئی چیز جبرا" لے لے گا۔

تو میں خدا کی عدالت میں مسلمان کے خلاف دائر ہونے والے مقدمہ میں اس غیر مسلم شہری کا وکیل بن کر کھڑا ہوں گا۔"

○

Marfat.com

جانوروں کے حقوق

رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے مل گئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

ان پر اچھی حالت میں سوار ہو اور اچھی حالت میں ان کو چھوڑو۔"

○

عبدالرحمٰن اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ اپنی ضرورت کے لئے چلے گئے۔ اس اثناء میں ہم نے ایک چھوٹی چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا تو چڑیا اپنے پروں کو کھول کر ان بچوں کے اوپر منڈلانے لگی۔

اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے (اور اس چڑیا کی بے چینی دیکھی) تو فرمایا۔

"اس کو بچوں کی وجہ سے کس نے دکھ پہنچایا ہے۔ اس کے بچے اس کو واپس کر دو۔"

اور آپ ﷺ نے ان چیونٹیوں کے گھر دیکھے جن کو ہم نے جلایا تھا۔

Marfat.com

تو آپ ﷺ نے پوچھا۔

"ان کو کس نے جلایا ہے؟"

تو ہم نے بتایا۔ "ہم لوگوں نے جلایا ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"آگ کی سزا دینا آگ کے مالک (اللہ) کا حق ہے۔"

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جس نے کس گور یا اس سے بھی چھوٹی چڑیا کو ناحق قتل کیا تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ باز پرس کرے گا۔"

پوچھا گیا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ چڑیوں کا کیا حق ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ان کا حق یہ ہے کہ ان کو ذبح کر کے کھا لیا جائے یا سر کاٹنے کے بعد انہیں یونہی پھینک نہ دیا جائے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"ایک آدمی راستہ میں جا رہا تھا۔ اس کو بہت زیادہ پیاس لگی۔ ادھر ادھر دکھا۔ ایک کنواں ملا۔ وہ اس میں اتر گیا اور پانی پیا۔ (ڈول اور رسی نہیں تھی' جب کنوئیں سے باہر آیا تو دیکھا ایک کتا پیاس کی وجہ سے زبان نکالے ہوئے بھیگی مٹی کھا رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنے دل میں سوچا کہ اس کتے کو اتنی ہی شدید پیاس لگی ہے جتنی شدید پیاس مجھے لگی تھی۔ وہ فوراً" کنویں میں اتر گیا۔ اپنے چمڑے کے موزہ میں پانی بھر کر منہ میں تھامے باہر آیا اور کتے کو پلایا۔ تو

Marfat.com

اللہ نے اس کے عمل کی قدر کی اور اس کی مغفرت فرما دی۔"

○

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر سے منع کرتے سنا ہے کہ کسی چوپائے کو یا اس کے علاوہ کسی چڑیا یا انسان کو باندھ کر کھڑا کیا جائے اور اس پر تیر برسائے جائیں۔"

○

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تبارک تعالیٰ نے ہر کام بہتر طریقہ پر کرنا فرض قرار دیا ہے۔ تو جب تم کسی کو قتل کرو تو اس کو سلیقہ سے قتل کرو۔

اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔

اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبح کئے جانے والے جانور کو راحت پہنچائے۔ (دیر تک تڑپنے کے لئے نہ چھوڑ دے۔ اس طرح ذبح کرے کہ جلدی سے اس کی جان نکل جائے)

○

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے جہاں ایک اونٹ بندھا ہوا تھا۔ جب اونٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو غمناک آواز نکالی اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب گئے اور شفقت سے اس کی کوہان اور دونوں کنپٹیوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کو سکون ہو گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔

"اس اونٹ کا مالک کون ہے۔ یہ اونٹ کس شخص کا ہے؟"

ایک انصاری نوجوان آیا اور اس نے کہا۔

Marfat.com

"اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ اونٹ میرا ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ اس بے زبان جانور کے بارے میں جسے اللہ نے تیرے اختیار میں دے رکھا ہے؟

یہ اونٹ اپنے "آنسوؤں اور اپنی آواز کے ذریعہ مجھ سے شکایت کر رہا تھا کہ تو اس کو بھوکا رکھتا ہے اور مسلسل کام لیتا ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے جانور کے چہرے پر مارنے اور اس کے چہرے کو داغنے سے منع فرمایا ہے۔

○

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"نبی ﷺ کے قریب سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے کو داغ دیا گیا تھا۔ اس کے دونوں نتھنوں سے خون کا فوارہ چھوٹ رہا تھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ اس شخص پر لعنت کرے جس نے یہ حرکت کی۔"

پھر آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی۔

"نہ تو چہرے کو داغا جائے اور نہ چہرے پر مارا جائے۔"

○

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ ابن مرہ فرماتے ہیں۔

"ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اونٹ تیزی سے دوڑتا ہوا آیا اور گھٹنے ٹیک کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

"جاؤ دیکھو یہ اونٹ کس کا ہے اس کے ساتھ کوئی قصہ پیش آیا ہے۔

Marfat.com

(جبھی تو رو رہا ہے)"

میں اس اونٹ کے مالک کی تلاش میں نکلا۔ معلوم ہوا کہ یہ فلاں انصاری رضی اللہ عنہ کا اونٹ ہے۔ میں ان کو بلا کر حضور ﷺ کے پاس لے گیا۔

آپ ﷺ نے اس سے پوچھا۔

"یہ تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے۔ (کیوں رو رہا ہے؟)"

اس نے جواب دیا۔ "مجھے تو معلوم نہیں وہ کیوں رو رہا ہے۔ ہم نے اس سے کام لیا۔ کھجوروں اور باغوں میں اس پر مشک لاد کر پانی دیتے یہاں تک کہ اب وہ آبپاشی کے لائق نہیں رہا تو گذشتہ رات ہم نے باہم مشورہ کیا کہ اس کو ذبح کر کے گوشت تقسیم کر لیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تم لوگ ذبح نہ کرو یا تو مجھے بلا قیمت دے دو یا میرے ہاتھ بیچ دو۔"

انصاری نے کہا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ اسے بلا قیمت قبول فرمالیں۔"

راوی (یعنی ابن مرہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں۔

"آپ ﷺ نے اس اونٹ پر بیت المال کے جانوروں کا نشان لگایا۔ پھر اسے سرکاری جانوروں میں شامل کرنے کے لئے بھیج دیا۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو بکری کو گرا کر اس کے چہرے پر اپنا پیر رکھے ہوئے چھری کو تیز کر رہا تھا اور بکری اس کے عمل کو دیکھ رہی تھی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"کیا یہ بکری ذبح کرنے سے پہلے نہ مرجائے گی۔ کیا تم اس کو دوہری موت

Marfat.com

دینا چاہتے ہو؟"

ایک اور دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

"کیا تم اس کو بار بار موت دینی چاہتے ہو؟ اس کو لٹانے سے پہلے تم نے اپنی چھری کیوں نہ تیز کر لی؟"

○

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔

"جس نے کسی جانور کا مثلہ کیا اور بغیر توبہ کے مر گیا تو قیامت کے دن اللہ اس کا مثلہ کرے گا۔" (مثلہ سے مراد اعضاء کاٹنا ہے)

○

حضرت ثرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔

"جو شخص کسی گور کو بیکار مارے گا تو قیامت کے روز وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گی۔ کہے گی "اے میرے رب! اس شخص نے مجھ کو بیکار قتل کیا تھا۔ گوشت کھانے کے لئے مجھے نہیں مارا تھا۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

"نبی کریم ﷺ نے جانور کو تیز چھری سے ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس بات کا بھی حکم دیا کہ دوسرے جانوروں کے سامنے جانور ذبح نہ کیا جائے۔

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔

"جب تم میں سے کوئی جانور کو ذبح کرے تو جلدی سے اس کا کام تمام کر دے۔ (دیر تک تڑپنے کے لئے نہ چھوڑے)"

○

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

"کچھ قریشی لڑکوں پر ان کا گزر ہوا جو کسی چڑیا یا مرغی کو باندھ کر اس پر نشانے کی مشق کر رہے تھے اور چڑیا کے مالک سے انہوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ جو تیر خطا جائے گا وہ اس کا ہو گا۔ جب لڑکوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"کس نے یہ حرکت کی؟ اللہ لعنت کرے اس پر جس نے یہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے۔ (اور اس پر نشانہ بازی کی مشق کرے)"

○

Marfat.com

زکوٰۃ، رمضان

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لیا جائے گا اور اسے ان کے ضرورت مندوں کو لوٹایا جائے گا۔“

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

”جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ (مفروضہ) ادا کر دی تو تم اللہ کے حق سے سبکدوش ہو گئے اور جس نے حرام مال جمع کیا اور اسے اللہ کی راہ میں دیا تو اس پر اسے کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ الٹا گناہ ہو گا۔“

○

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔

”جس مال میں سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے اور اس میں ملی جلی رہے تو وہ مال کو تباہ کر کے چھوڑتا ہے۔“

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو اس کا مال قیامت کے دن نہایت زہریلے سانپ کی شکل اختیار کرے گا

Marfat.com

جس کے سر پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ (یہ انتہائی زہریلے ہونے کی علامت ہے) اور وہ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر اس کے دونوں جبڑوں کو یہ سانپ پکڑے گا اور کہے گا۔

"میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔"

پھر نبی کریم ﷺ نے قرآن کی یہ آت تلاوت فرمائی۔

ولا یحسبن الذین یبخلون

یعنی جو لوگ اپنے مال کو خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں وہ یہ نہ خیال کریں کہ ان کا یہ بخل ان کے حق میں بہتر ہو گا بلکہ وہ بدتر ثابت ہو گا۔ ان کا یہ مال قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق بن جائے گا یعنی وہ ان کے لئے سخت تباہی کا باعث ہو گا۔"

○

نبی کریم ﷺ نے فطرہ کی زکوٰۃ کو امت پر فرض (واجب) کیا تاکہ وہ ان بیکار اور بے حیائی کی باتوں سے جو روز مرہ کی حالت میں روزہ دار سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ کفارہ بنے اور غریبوں اور مسکینوں کے کھانے کا انتظام ہو جائے۔

○

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ شعبان کی آخری تاریخ کو نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا۔ جس میں فرمایا۔

"اے لوگو! ایک عظمت والا' بڑی برکت والا مہینہ قریب آگیا ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے اور اس مہینہ کی راتوں میں تراویح پڑھنا نفل کر دیا ہے۔ (یعنی فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے)"

جو شخص اس مہینے میں کوئی نیکی کا کام اپنے دل کی خوشی سے بطور خود کرے گا تو وہ ایسا ہو گا جیسے کہ رمضان کے سوا اور مہینوں میں فرض ادا کیا ہو۔

Marfat.com

اور جو اس مہینہ میں فرض ادا کرے گا تو وہ ایسا ہو گا جیسے کہ رمضان کے سوا دوسرے مہینہ میں کسی نے ستر فرض ادا کئے۔

اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔

اور یہ مہینہ غریبوں اور حاجت مندوں کے ساتھ مالی ہمدردی کا مہینہ ہے۔"

○

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"روزہ ڈھال ہے۔

اور جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو اپنی زبان سے فحش بات نہ نکالے اور نہ شور و ہنگامہ کرے۔

اور اگر کوئی اس سے گالم گلوچ کرے یا لڑائی پر آمادہ ہو تو روزہ دار کو سوچنا چاہیے کہ میں تو روزہ دار ہوں (بھلا میں کس طرح گالی دے سکتا ہوں اور لڑ سکتا ہوں)"

○

جس شخص نے ایمانی کیفیت کے ساتھ اور اجر آخرت کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا جو پہلے ہو چکے ہیں۔

اور جس نے رمضان کی راتوں میں ایمانی کیفیت اور اجر آخرت کی نیت کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی تو اس کے ان گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا جو پہلے ہو چکے ہیں۔"

○

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"روزہ اور قرآن مومن کے لئے سفارش کریں گے۔

روزہ کہے گا' اے میرے رب! میں نے اس شخص کو دن میں کھانے اور

Marfat.com

دوسری لذتوں سے روکا تو یہ رکا رہا۔ تو اے میرے رب! اس شخص کے بارے میں میری سفارش قبول کر۔

اور قرآن کہے گا۔ میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا (اپنی میٹھی نیند چھوڑ کر نماز میں قرآن پڑھتا رہا) تو اے خدا! اس شخص کے بارے میں میری سفارش قبول کر۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں کی سفارش قبول فرمائے گا۔"

○

نبی برحق ﷺ نے فرمایا۔

"سحری کھا لیا کرو۔ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

○

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔

"آدمی جو کچھ اپنے گھر والوں اور مال اور پڑوسی کے سلسلے میں غلطی کرتا ہے۔ نماز' روزہ اور صدقہ ان غلطیوں کا کفارہ بنتے ہیں۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"کتنے ہی (بدقسمت) روزہ دار ہیں جن کو اپنے روزے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اور (کتنے ہی روزہ کی رات میں) تراویح پڑھنے والے ہیں جن کو اپنی تراویح میں سوائے جاگنے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔"

○

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"لوگ (یعنی مسلمان) اچھی حالت میں رہیں گے جب تک افطاری کرنے میں جلدی کریں گے۔"

○

Marfat.com

حضرت مجیبہ نے (جو قبیلہ باہلہ کی ایک خاتون تھیں) اپنے باپ (یا چچا) کے بارے میں بتایا کہ وہ (دین سیکھنے کے لئے) حضور ﷺ کے پاس گئے۔ پھر واپس گھر آئے اور ایک سال کے بعد پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (تو ان کی حالت تبدیل ہو چکی تھی) تب انہوں نے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے پہچانا نہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"نہیں، تم اپنا تعارف کراؤ کون ہو؟"

انہوں نے کہا۔ "حضور ﷺ میں قبیلہ باہلہ کا آدمی ہوں گذشتہ سال حاضر ہوا تھا۔"

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"تمہارا یہ کیا حال ہوا؟ گذشتہ سال جب تم آئے تو اچھی شکل و صورت میں تھے۔"

انہوں نے بتایا۔ "جب سے میں آپ ﷺ کے پاس سے گیا اس وقت سے اب تک مسلسل روزے رکھ رہا ہوں۔ صرف رات میں کھانا کھاتا ہوں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تم نے اپنے کو عذاب میں ڈالا (یعنی مسلسل نفلی روزے رکھ کر جسم کو گھلا ڈالا)"

پھر آپ ﷺ نے اس کو ہدایت کی۔

"رمضان کے روزے کے سوا ہر مہینہ ایک روزہ رکھ لیا کرو۔"

انہوں نے کہا۔ "حضور ﷺ اس پر اضافہ فرما دیں۔ میرے اندر طاقت ہے۔ (ایک سے زیادہ روزے رکھنے کی)"

آپ ﷺ نے کہا۔

"اچھا ہر مہینے میں دو دن رکھ لیا کرو۔"

انہوں نے کہا۔ "کچھ اور اضافہ۔"

Marfat.com

آپ ﷺ نے کہا۔

"اچھا ہر مہینے میں تین دن۔"

انہوں نے کہا۔ "کچھ اور بڑھا دیجئے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اچھا ہر سال محترم مہینہ میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔ ایسا ہی ہر سال کرو۔"

یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی تین انگلیوں کو ملایا۔ پھر چھوڑ دیا۔ (اس سے اشارہ دینا تھا کہ محترم مہینوں میں رجب' شوال' ذی قعدہ اور ذی الحجہ میں روزے رکھا کرو اور کسی سال ناغہ بھی کر دو۔)

○

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔

"نبی ﷺ کا حال یہ تھا کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو راتوں کو زیادہ سے زیادہ جاگ کر عبادت کرتے۔

اور اپنی بیویوں کو جگاتے (تاکہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ جاگ کر نوافل اور تہجد پڑھیں)

اور خدا کی عبادت کے لئے آپ ﷺ تہبند کس کر باندھتے۔

(یہ محاورہ ہے مطلب یہ کہ پورے جوش اور انہماک کے ساتھ عبادت میں لگ جاتے)"

○

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

"رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے۔"

○

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"حضور ﷺ نے (مدینہ آنے کے بعد) ابو الدردا رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو آپس میں بھائی بنایا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے یہاں ملاقات کو گئے تو ام الدرداءؓ (ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی بیوی) کو معمولی لباس میں دیکھا۔ (کوئی بناؤ سنگھار نہیں تھا)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ "تمہارا یہ کیا حال ہے؟ (کیوں بیوہ عورتوں کی سی حالت بنا رکھی ہے)"

تو انہوں نے کہا۔ "تمہارے بھائی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا سے تو کوئی مطلب نہیں رہا۔ (پھر بناؤ سنگھار کس کے لئے کروں)"

اس کے بعد ابو الدرداء رضی اللہ عنہ آئے اور مہمان بھائی کے لئے کھانا تیار کروایا اور کہا۔

"کھاؤ میں تو روزہ سے ہوں۔"

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ "جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہیں کھا سکتا۔"

تو انہوں نے روزہ توڑ کر ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر جب رات آئی تو نوافل کے ارادے سے اٹھے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ "سوؤ!" تو وہ (گھر میں) جا کر سوئے۔

پھر نوافل کے لئے اٹھے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ "سوؤ!" اور رات کے آخری حصہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "اٹھو۔" چنانچہ دونوں نے اکٹھے نماز تہجد پڑھی۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔

"دیکھو تم پر تمہارے رب کا حق ہے۔ تمہارے نفس کا حق ہے۔ تمہاری بیوی کا حق ہے۔ تو سب کا حق ادا کر دو۔"

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"سلمان رضی اللہ عنہ نے صحیح بات کہی۔"

○

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا۔

Marfat.com

"کیا یہ بات جو مجھے بتائی گئی ہے صحیح ہے کہ تم پابندی سے دن میں روزہ رکھتے اور رات بھر نفل نماز پڑھتے ہو؟"

انہوں نے کہا۔ "ہاں حضور ﷺ یہ بات صحیح ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تم ایسا نہ کرو۔ کبھی روزہ رکھو اور کبھی کھاؤ پیئو۔ اسی طرح سوؤ بھی اور تہجد بھی پڑھو۔

کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے۔

تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے۔

تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

اور تمہارے ملاقاتیوں' مہمانوں کا تم پر حق ہے۔

اور تم ہر مہینہ میں تین روزے رکھو اتنا تم کو بس ہے۔"

○

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں۔

ہم (رمضان کے مہینہ میں) حضور ﷺ کے ساتھ سفر پر جاتے تو کچھ لوگ روزہ رکھتے اور کچھ نہ رکھتے۔

نہ روزہ دار کھانے والے پر اعتراز کرتا اور نہ کھانے والا روزہ دار پر اعتراض کرتا۔"

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جس شخص نے (روزہ رکھنے کے باوجود) جھوٹ بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو اللہ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ بھوکا اور پیاسا رہتا ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے نماز تراویح تجویز کی پس جو لوگ رمضان میں روزے رکھیں گے اور تراویح پڑھیں گے۔ ایمان اور احتساب (اجر آخرت کی نیت) کے ساتھ تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوں گے جیسے اس دن جب کہ وہ پیدا ہوئے تھے گناہوں سے پاک تھے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"ہر گندگی کو دور کرنے والی کوئی نہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور جسم کو (امراض) سے پاک کرنے والی چیز روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔"

○

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔
انہوں نے کہا۔ "میں حضور ﷺ کے پاس اس وقت پہنچا جب آپ ﷺ سحری کھا رہے تھے۔ اس وقت حضور ﷺ نے فرمایا۔
"سحری کھانا باعث برکت ہے۔ یہ برکت اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو عطا کی ہے تو سحری کھانا مت چھوڑنا۔"
حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔
"جس طرح لڑائی میں تمہارے پاس ڈھال ہوتی ہے' جو دشمن کے حملوں سے تمہیں بچاتی ہے اسی طرح یہ روزہ تمہارے لئے ڈھال ہے جو جہنم سے بچاتی ہے۔"

○

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو درخت کے سائے میں بے ہوش پڑا تھا۔ لوگ اسے پانی کے چھینٹے دے رہے تھے۔

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"اس کو کیا ہو گیا ہے؟"

لوگوں نے عرض کیا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ یہ روزہ سے تھے۔ برداشت نہ کر سکے۔ غشی آ گئی ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے اور تمہارے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھاؤ۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص رمضان کا ایک روزہ بھی بلا عذر شرعی (سفر اور مرض) چھوڑے گا۔ پھر مدت العمر روزے اس کی تلافی کے لئے رکھے تب بھی ایک روزہ کی کمی پوری نہ ہو گی۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو مسلمان روزہ رکھے اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے۔

"یا عظیم یا عظیم العظیم تک۔"

تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح کہ وہ اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"صرف کھانا پانی چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں ہے۔ اصل روزہ تو یہ ہے کہ آدمی بے ہودہ اور بیکار باتوں اور شہوانی گفتگو سے بچے۔ پس اے روزہ دار اگر تجھے کوئی گالی دے یا جہالت پر اتر آئے تو' تو کہہ میں روزہ رکھے ہوئے ہوں۔ میں روزہ رکھے ہوئے ہوں۔"

○

حضرت سعد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت اوس انصاری رضی اللہ عنہ سے روات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو خدا کے فرشتے تمام راستوں کے نکڑ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔

"اے مسلمانو! رب کے پاس چلو جو بڑا کریم ہے اور جو نیکی اور بھلائی کی باتیں بتاتا اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے اور پھر اس پر بہت زیادہ انعام دیتا ہے۔ تمہیں اس کی طرف تراویح پڑھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے تراویح پڑھی۔ تم کو دن میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے رکھے اور اپنے رب کی اطاعت گزاری کی تو اب چلو اپنا انعام ۔لے لو۔"

اور جب لوگ عید کی نماز پڑھ چکتے ہیں تو خدا کا ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے۔

"اے لوگو! تمہارے رب نے تمہاری بخشش فرما دی۔

پس تم اپنے گھروں کو کامیاب و کامران لوٹو! یہ عید کا دن انعام کا دن ہے اور اس دن کو فرشتوں کی دنیا میں (آسمان پر) "انعام" کا دن کہا جاتا ہے۔"

○

Marfat.com

حج ..... جہاد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے تقریر فرمائی اور کہا۔
"اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو حج کرو۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"جو شخص اس گھر (کعبہ) کی زیادت کو آیا اور اس نے نہ تو شہوت کی کوئی بات کی اور نہ خدا کی نافرمانی کا کوئی کام کیا تو وہ اپنے گھر کو اس حالت میں لوٹے گا جس حالت میں اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (یعنی پاک و صاف ہو کر لوٹے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا)"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"جو شخص حج کا ارادہ کرے اسے جلدی کرنی چاہیے کیونکہ ممکن ہے وہ بیمار پڑ جائے۔ ممکن ہے اونٹنی کھو جائے (یعنی سفر کے ذرائع مسدود ہو جائیں' راستہ پر خطر ہو جائے' سفر خرچ باقی نہ رہے) اور ممکن ہے کوئی ایسی ضرورت پیش آئے جو سفر حج کو ناممکن بنا دے (لہٰذا جلدی کرو) معلوم نہیں کیا افتاد پڑ جائے اور تم حج بیت اللہ سے محروم ہو جاؤ۔"

○

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔

"کون سا عمل افضل ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا۔

سائل نے کہا۔ "اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"خدا کے دین کی خاطر جہاد کرنا۔"

پوچھا گیا۔ "اس کے بعد کون سا عمل افضل ہو گا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"وہ حج جس میں آدمی سے خدا کی نافرمانی نہ ہوئی ہو۔"

○

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلا۔ پھر راستہ میں اسے موت آ گئی۔ تو اللہ اس کو وہی اجر و ثواب دے گا جو اس کے یہاں حاجی، نمازی اور عمرہ کرنے والوں کے لئے مقرر ہے۔"

○

حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔

"اگر کسی شخص کو واقعی محتاجی نہیں ہے۔ بیمار بھی نہیں ہے اور کسی ظالم اقتدار کی طرف سے رکاوٹ بھی نہیں ہے پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو وہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرے اگر چاہے!"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"حج اور عمرہ (چھوٹا حج) کرنے والے اللہ کے معزز مہمان ہیں۔ اللہ نے ان کو اپنے یہاں آنے کے لئے کہا تو وہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور جو بھی

Marfat.com

درخواست اس کی جناب میں انہوں نے پیش کی اللہ نے قبول فرمائی۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔

"حاجی کون ہے؟ (یعنی حج کرنے والے کے اندر کیا خوبی ہونی چاہیے)"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ جس کے بال پراگندہ ہوں اور جو میلے کچیلے کپڑے پہنے رہے۔"

اس نے پوچھا۔

"حج کے افعال میں سے کون سا فعل ثواب کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"بلند آواز سے لبیک والی دعا پڑھنا اور قربانی کرنا۔"

اس نے پوچھا۔ "السبیل سے کیا مراد ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"سواری اور راستے کا خرچ مراد ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"بوڑھوں' کمزوروں اور عورتوں کے لئے حج اور عمرہ کرنا ثواب میں جہاد کے برابر ہے۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جب حاجی لوگ عرفات میں ٹھہر کر دعا اور گریہ زاری میں مشغول ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا تک آ جاتے ہیں اور فرشتوں سے کہتے ہیں۔"

"میرے ان بندوں کو دیکھو۔ بال بکھرے ہوئے۔ غبار سے اٹے ہوئے!

Marfat.com

دیکھو میرے پاس اس حالت میں آئے ہیں۔"

○

حضرت زید بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اسلام میں چار عبادتیں اللہ کی فرض کردہ ہیں۔ جو شخص ان میں سے تین عبادتیں بجالائے (اور چوتھی چھوڑ دے) تو وہ تینوں اس کے کام نہ آئیں گی جب تک چاروں ادا نہ کرے۔ وہ چار فرض عبادتیں یہ ہیں۔

نماز' زکوٰۃ' رمضان کا روزہ اور حج۔"

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ عزو جل کہتا ہے کہ جس بندے کو میں نے صحت اور تندرستی بخشی اور روزی میں فراخی اور کشادگی دی اور پھر پانچ سال کی مدت گزر جائے میرے پاس نہ آئے تو ایسا شخص محروم القسمت اور بدقسمت ہے۔"

○

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اے لوگو قربانی کرو۔ جانوروں کا خون اخروی ثواب کی نیت سے بہاؤ۔ قربانی کے جانور کا خون اگرچہ ظاہراً" زمین پر گرتا ہے (اور برباد ہوتا دکھائی دیتا ہے) لیکن حقیقتاً" اللہ کے خزانے میں چلا جاتا ہے۔"

○

Marfat.com

نماز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

”نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔“

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”اگر تم میں سے کسی دروازہ پر کوئی نہر ہو جس میں وہ دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو تو بتاؤ اس کے جسم پر کچھ بھی میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔

”نہیں! اس کے جسم پر ذرا بھی میل کچیل نہیں رہے گا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے۔ اللہ ان نمازوں کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے۔“

○

حضرت عبداللہ ابن عمر العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور ﷺ نے ایک دن نماز میں تقریر فرمائی۔

”جو شخص اپنی نمازوں کی ٹھیک سے دیکھ بھال کرے گا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن روشنی اور دلیل بنیں گی اور باعث نجات ہوں گی۔

اور جو اپنی نمازوں کی دیکھ بھال. نہیں کرے گا تو ایسی نماز اس کے لئے نہ

Marfat.com

تو روشنی بنے گی اور نہ دلیل بنے گی اور نہ نجات کا ذریعہ ثابت ہو گی۔"

○

نبی برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"یہ پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔
تو جس شخص نے بہتر طریقہ پر وضو کیا اور
ان نمازوں کے مقررہ وقتوں میں انہیں ادا کیا اور
رکوع و سجود ٹھیک سے کئے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے سامنے نمازوں میں جھکا رہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت اپنے ذمہ لے لی۔
اور جس نے ایسا نہیں کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ اگرچہ چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو اسے عذاب دے گا۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"سات قسم کے لوگوں کو اللہ اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ اس دن جس دن سوائے اللہ کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہو گا۔"

۱۔ منصف سربراہ مملکت۔

۲۔ وہ جوان جن کی جوانی اللہ کی بندگی میں گزری۔

۳۔ وہ آدمی جس کا دل سجدے سے اٹکا رہتا ہے۔ (جب مسجد سے نکلتا ہے تو پھر دوبارہ مسجد میں داخل ہونے کا انتظار کرتا ہے)

۴۔ وہ دو آدمی جن کی دوستی کی بنیاد اللہ اور اللہ کا دین ہے۔ اسی جذبہ کے ساتھ وہ اکٹھا ہوتے اور یہی جذبہ لئے جدا ہوتے ہیں۔

۵۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

۶۔ وہ آدمی جس کو کسی اونچے خاندان کی حسین و جمیل عورت نے بدکاری کی دعوت دی تو اس نے محض خدا کے خوف کی بناء پر اس کی دعوت کو رد کر دیا۔

Marfat.com

۷۔ وہ آدمی جس نے اس طرح صدقہ کیا کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس میں زردی آ جاتی ہے اور مشرکین کی سورج پوجا کا وقت آ جاتا ہے۔ تب یہ اٹھتا ہے اور جلدی جلدی چار رکعتیں مار لیتا ہے (ایسے جیسے کہ مرغی زمین پر چونچ مارتی ہے اور پھر اٹھا لیتی ہے۔ یہ شخص اللہ کو اپنی نماز میں ذرا بھی یاد نہیں کرتا۔"

○

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"رات اور دن کے فرشتے جو زمین کے انتظام پر مامور ہیں وہ اپنی ڈیوٹی بدلتے ہیں اور فجر و عصر کی نماز میں اکٹھا ہوتے ہیں۔

پھر جو فرشتے تمہارے اندر رہے ہیں وہ اپنے رب کے حضور جاتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتا ہے۔

"تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟"

تو وہ عرض کرتے ہیں۔

"جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تو انہیں نماز پڑھتے پایا تھا اور جب ہم نے انہیں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے۔

○

حضرت شداد ابن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔

"جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی تو اس نے شرک کیا۔

اور جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔"

Marfat.com

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”آدمی کی نماز جو کسی دوسرے آدمی کے ساتھ پڑھتا ہے زیادہ ایمانی نشوونما کا باعث بنتی ہے۔ اس نماز کے مقابلہ میں جو وہ اکیلے پڑھتا ہے۔

اور جو نماز اس نے دو آدمیوں کے ساتھ پڑھی وہ ایک آدمی کے ساتھ پڑھی گئی نماز کے مقابلہ میں ایمان کی زیادتی کا باعث بنتی ہے۔

اور پھر جتنی ہی زیادہ تعداد میں لوگ پڑھیں تو وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ تر ہے۔ (اتنا ہی خدا سے تعلق مضبوط ہو گا)۔“

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”(بلا عذر شرعی) مسلمانوں کی جماعت سے الگ تھلگ اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز کے مقابلہ میں جماعت کی نماز ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔“

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”جس شخص نے خدا کی طرف بلانے والے (موذن) کی آواز سنی اور اسے کوئی ایسا عذر بھی لاحق نہیں ہے جو اس کی پکار پر دوڑ پڑنے سے روکتا ہو تو اس کی یہ نماز جو اس نے اکیلے پڑھی ہے (قیامت کے دن) قبول نہ کی جائے گی۔“

لوگوں نے اس پر حضور ﷺ سے پوچھا۔

”عذر سے کیا مراد ہے اور کون کون سی چیزیں عذر بنتی ہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”ڈر اور بیماری۔“

○

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

"(حضور ﷺ کے زمانہ میں) ہمارا حال یہ تھا کہ ہم میں سے کوئی نماز با جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا۔ سوائے اس شخص کے جو منافق تھا اور اس کا نفاق معلوم تھا اور سوائے مریضوں کے (بلکہ اس زمانے کے لوگوں کا حال یہ تھا) کہ مرض میں مبتلا ہو جاتے۔ پھر بھی دو آدمیوں کے سہارے مسجد پہنچتے اور جماعت میں شرکت کرتے۔"

نیز حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں فرمایا۔

"اللہ کے رسول ﷺ نے ہم کو سنت الہدیٰ سکھائی (سنت الہدیٰ ان سنتوں کو کہتے ہیں جن کو قانونی حیثیت حاصل ہے اور وہ امت کے کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں) اور سنت ہدیٰ میں سے نماز بھی ہے جو اس مسجد میں پڑھی جائے جس میں اذان ہوتی ہے۔"

اور ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

"جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ مطیع و فرمانبردار بندے کی حیثیت سے کل قیامت میں اللہ سے ملے تو اس کو ان پانچ نمازوں کی دیکھ بھال کرنی چاہیے اور انہیں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی (ﷺ) کو سنت ہدیٰ کی تعلیم دی ہے اور یہ نمازیں سنن ہدیٰ میں سے ہیں۔

اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جیسے کہ منافق لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں تو تم اپنے نبی (ﷺ) کے طریقہ کو چھوڑ دو گے۔

اور اگر تم نے اپنے نبی (ﷺ) کے طریقہ کو چھوڑا تو صراط مستقیم کو گم کر دو گے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"امام ذمہ دار ہے اور موذن امانت دار۔

اے اللہ! امامت کرنے والے کو نیک بنا اور اے اللہ! اذان دینے والے

Marfat.com

کی مغفرت فرما۔"

○

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا۔

"فلاں امام فجر کی نماز لمبی پڑھاتا ہے اور اس کی وجہ سے صبح کی نماز باجماعت میں، میں دیر سے پہنچتا ہوں۔"

ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"میں نے کسی وعظ و تقریر میں حضور ﷺ کو اتنا غصہ کرتے نہیں دیکھا جتنا اس دن کی تقریر میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے لوگو! تم میں سے بعض امامت کرنے والے اللہ کے بندوں کو اللہ کی عبادت سے بدکاتے اور متنفر کرتے ہیں۔

(خبردار) تم میں سے جو بھی عبادت کرے اختصار سے کام لے کیونکہ اس کے پیچھے بوڑھے بھی ہوں گے بچے بھی اور کام کاج پر نکلنے والے ضرورت مند بھی۔"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کے ساتھ (مسجد نبوی ﷺ میں نفل کی نیت سے) نماز پڑھتے پھر جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ تو انہوں نے ایک رات عشاء کی نماز حضور ﷺ کے ساتھ پڑھی اور پھر جا کر امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کی تو ایک آدمی نے سلام پھیر دیا اور الگ اپنی نماز پڑھ کر چلا گیا۔

دوسرے نمازیوں نے نماز پڑھنے کے بعد اس سے کہا۔

"تو نے نفاق کا کام کیا ہے۔"

اس نے کہا۔ "نہیں، میں نے منافقانہ حرکت نہیں کی۔ بخدا حضور ﷺ کے پاس جاؤں گا۔ (اور معاذ کی لمبی نماز کا قصہ بیان کروں گا)۔"

Marfat.com

چنانچہ انہوں نے آ کر کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ' ہم آبپاشی کے اونٹ رکھتے ہیں (اجرت پر لوگوں کے باغات اور کھیتوں کی سینچائی کا کام کرتے ہیں) دن بھر اپنے کام میں لگے رہتے ہیں اور معاذ کا یہ حال ہے کہ عشاء کی نماز آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ کر گئے اور سورہ بقرہ شروع کر دی۔ (ہم دن بھر کے تھکے ماندے کیسے اتنی دیر تک کھڑے رہ سکتے ہیں)"

آپ ﷺ یہ سن کر معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

"اے معاذ (رضی اللہ عنہ!) کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو۔ والشمس وضحی پڑھا کرو۔ واللیل اذا یغشی پڑھا کرو وسبح اسم ربک الا علی پڑھا کرو۔

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو (حالات کا اندازہ کر کے اور نمازیوں کا لحاظ کرتے ہوئے) ہلکی نماز پڑھائے۔ اس لئے کہ تمہارے پیچھے کمزور بھی ہوں گے۔ بیمار اور بوڑھے لوگ بھی۔

(ہاں البتہ) جب تم سے کوئی اپنی (انفرادی) نماز پڑھے تو جتنی لمبی نماز پڑھنی چاہے پڑھے۔"

○

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جب کسی بستی میں (نماز کے لئے) اذان دی جاتی ہے تو اللہ اس دن آنے والے عذاب سے (جو گناہوں کے سبب آ سکتا تھا) اس بستی کو بچا لیتا ہے۔"

○

Marfat.com

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"بکریوں کے اس چرواہے سے تمہارا رب بہت خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چٹان پر کھڑا ہو کر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔
اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے۔
"میرے اس بندے کو دیکھو آبادی سے دور جنگل میں اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے ڈرتا ہے، میں اپنے اس بندے کی غلطیوں کو معاف کر دوں گا اور جنت میں داخل کر دوں گا۔"

○

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"ہر نماز کے وقت اللہ کا ایک فرشتہ منادی کرتا ہے۔ کہتا ہے۔"
"اے آدم کے بیٹو! جو آگ تم نے بھڑکائی ہے اسے بجھانے کے لئے اٹھو۔"

○

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔
نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر بندہ اس میں پورا اترا تو بقیہ اعمال میں بھی کامیاب ہو گا اور نماز میں پورا نہ اترا تو بقیہ سارے اعمال خراب ہو جائیں گے۔"

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"جب تم کسی آدمی کو مسجد میں پابندی سے نماز باجماعت پڑھتے دیکھو تو اس

Marfat.com

کے مومن ہونے کی گواہی دو۔"

○

حضرت ابی بن کعب ؓ کہتے ہیں۔

"انصار میں ایک آدمی کا مکان مسجد نبوی ﷺ سے بہت دوری پر واقع تھا لیکن وہ مسجد نبوی ﷺ میں برابر آتے تھے۔ کوئی نماز فوت نہیں ہوتی تھی۔

ان سے کسی نے کہا کوئی خچر کیوں نہیں خرید لیتے تاکہ گرمی کے موسم میں اور اندھیری راتوں میں اس پر سوار ہو کر مسجد پہنچو۔"

انہوں نے جواب دیا۔ "میں مسجد کے قریب گھر کو پسند نہیں کرتا۔ میں چاہتا ہوں کہ پیدل چل کر پہنچوں اور آنے جانے میں جتنے قدم اٹھیں وہ میرے نامہ اعمال میں لکھے جائیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا۔

"ان کے ہر قدم کا ثواب اللہ تعالیٰ انہیں دے گا۔"

○

حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں۔

میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔

"اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والے اور ان کی خدمت کرنے والے اللہ کے دوست اور محبوب ہیں۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص لوگوں کی امامت کرے اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ لوگوں کی نمازوں کا ذمہ دار ہے اور اس کے بارے میں اس سے بازپرس ہو گی۔ اگر میں نے بہتر طریق پر عبادت کی تو مقتدیوں کے برابر اس کو اجر ملے گا بغیر اس کے کہ مقتدیوں کے اجر میں کوئی کمی کی جائے اور اس

Marfat.com

سے جو بھی کوتاہی سرزد ہو گی اس کا وبال اس پر پڑے گا۔ مقتدیوں پر اس کا وبال نہ آئے گا۔"

○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔
"نفل نماز اپنے گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"کیا تم نہیں دیکھتے میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے؟ نفل نماز گھر میں پڑھنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے مسجد میں پڑھنے سے۔ البتہ فرض نماز مسجد ہی میں جماعت سے پڑھی جائے گی۔"

○

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرے۔"
لوگوں نے کہا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ نماز کو چرانے کا کیا مطلب ہے؟"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"نماز کی چوری کا مطلب یہ ہے کہ وہ رکوع اور سجدہ ٹھیک سے نہ کرے۔"

○

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
"میں حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا۔ آپ ﷺ کی نماز بھی معتدل ہوتی تھی اور خطبہ بھی معتدل ہوتا تھا نہ بہت طول نہ بہت اختصار۔"

○

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"میں نماز کے لئے آتا ہوں اور جی چاہتا ہے بس نماز پڑھاؤں۔ پھر کسی بچہ کے رونے کی آواز کان میں پڑتی ہے تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ نماز لمبی کر کے بچہ کی ماں کو زحمت میں مبتلا کر دوں۔"

○

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

"میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا رہا تھا کہ اتنے میں ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے نماز پڑھتے ہی میں "یرحمک اللہ" کہہ دیا۔ لوگوں نے مجھ پر نگاہ ڈالی۔

میں نے کہا۔ "خدا تمہیں زندہ رکھے تم لوگ کیوں مجھے دیکھتے ہو؟"

انہوں نے مجھے خاموش ہو جانے کی تلقین کی تو میں چپ ہو گیا۔

جب نبی ﷺ نماز پڑھ چکے۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میں نے نبی ﷺ سے بہتر تعلیم و تربیت کرنے والا نہ تو پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے نہ تو مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ برا بھلا کہا۔

صرف اتنا کہا۔

"یہ نماز ہے اس میں بات چیت مناسب نہیں ہے۔ نماز تو نام ہے اللہ کی پاکی بیان کرنے کا۔ اس کی بڑائی بیان کرنے کا اور قرآن پڑھنے کا۔"

○

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اے لوگو! تم تہجد کی نماز کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ اس لئے کہ تم سے پہلے جو اللہ کے بندے گزرے ہیں ان کا یہی طریقہ رہا ہے اور یہ تمہارے رب سے قریب کرنے والی چھوٹے گناہوں کو مٹانے والی اور بڑے گناہ سے روکنے والی چیز ہے۔ (اس سے رکنے کی طاقت پیدا ہو گی۔"

Marfat.com

○

حضرت عمرو بن عنبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔
"رب اپنے بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ پس اگر تم سے یہ بات ہو سکے کہ تم رات کے آخری حصے میں اللہ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہو تو ایسا کرو۔"

○

Marfat.com

ذکر الٰہی

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ یاد کرو اور ذکر کی مثال ایسی سمجھو جیسے کسی آدمی کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ اس کا پیچھا کر رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ میں پڑنے سے بچ گیا۔ اسی طرح بندہ شیطان سے نجات نہیں پا سکتا مگر اللہ کی یاد کے سہارے۔"

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ کو خوب یاد کیا کرو۔ یہاں تک کہ لوگ کہیں یہ مجنون شخص ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرا بندہ مجھ سے جو توقع رکھتا ہے اور جیسا گمان اس نے میرے متعلق قائم کر رکھا ہے ویسا ہی مجھے پائے گا۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے کسی جماعت کے ساتھ بیٹھ

Marfat.com

کر یاد کرتا ہے تو میں ان سے بہتر جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھ جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف چار ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف آہستہ آہستہ آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ کے کچھ فرشتے گلیوں اور راستوں میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اس غرض سے کہ کہاں کون لوگ اللہ کو یاد کر رہے ہیں۔ جب وہ کچھ لوگوں کو اللہ کو یاد کرتے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں۔ کہتے ہیں۔

"یہاں آؤ یہاں وہ لوگ ہیں جن کو تم تلاش کرتے تھے۔"

تو ایسے لوگوں کا آسمان تک اپنے پروں سے احاطہ کر لیتے ہیں۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔"

"میرے یہ بندے کیا کہتے ہیں۔"

ملائکہ عرض کرتے ہیں۔ "یہ لوگ آپ کی تسبیح کرتے ہیں۔ آپ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف اور شکر ادا کرتے ہیں۔ آپ کی بزرگی اور عظمت بیان کرتے ہیں۔"

تو اللہ پوچھتا ہے۔

"کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟"

ملائکہ عرض کرتے ہیں۔" نہیں' بخدا اے ہمارے رب! انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا۔"

تو وہ پوچھتا ہے۔

Marfat.com

"اگر ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟"

ملائکہ عرض کرتے ہیں۔ "اگر یہ لوگ آپ کو دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ آپ کی عبادت کرتے اور زیادہ سے زیادہ آپ کی بزرگی اور تسبیح میں لگ جاتے۔"

پھر وہ پوچھتا ہے۔

"میرے یہ بندے مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟"

ملائکہ عرض کرتے ہیں۔ "یہ لوگ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔"

وہ پوچھتا ہے۔

"کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟"

وہ عرض کرتے ہیں۔ "نہیں' اے ہمارے رب انہوں نے جنت نہیں دیکھی۔"

تو وہ کہتا ہے۔

"اگر جنت کو انہوں نے دیکھ لیا ہوتا تو ان کے شوق کا کیا عالم ہوتا؟"

وہ عرض کرتے ہیں۔ "اگر انہوں نے جنت دیکھ لی ہوتی تو ان کی تمنا اور بڑھ جاتی اور اس کی طلب اور رغبت اور شدید ہو جاتی۔"

پھر وہ پوچھتا ہے۔

"یہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟"

تو وہ عرض کرتے ہیں۔ "یہ لوگ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔"

وہ کہتا ہے۔

کیا انہوں نے جہنم کی آگ دیکھی ہے"

وہ عرض کرتے ہیں۔ "نہیں' بخدا انہوں نے جہنم نہیں دیکھی ہے۔"

تو وہ پوچھتا ہے۔

"اگر انہوں نے جہنم دیکھ لی ہوتی تو ان کا کیا حال ہوتا؟"

ملائکہ عرض کرتے ہیں۔ "اگر انہوں نے جہنم کی آگ دیکھ لی ہوتی تو

Marfat.com

اور زیادہ ڈرتے اور ان کاموں سے دور بھاگتے جو جہنم میں لے جانے والے ہیں۔"

تب اللہ تعالیٰ ملائکہ سے کہتا ہے۔

"میں تم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کو اپنی رحمت سے نوازا۔"

تو فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ عرض کرتا ہے۔ "فلاں شخص ان میں سے نہیں ہے وہ تو کسی اور مقصد سے آیا تھا۔ ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور اللہ کے ذکر و تسبیح میں شریک ہو گیا۔"

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی ناکام و نامراد نہیں ہوتا بلکہ سعادت میں سے اسے بھی حصہ ملتا ہے۔"

○

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔

"اللہ نیکیوں اور برائیوں کو لکھتا ہے تو جس شخص نے کسی نیکی کرنے کی نیت کی لیکن وہ کر نہ سکا تو اس کے نامہ اعمال میں وہ ایک نیکی کی حیثیت سے درج ہو جاتی ہے۔

اور اگر اس نے ایک نیک کام کرنے کی نیت کی اور اسے کر ڈالا تو وہ ایک نیکی اللہ کے نزدیک دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں بلکہ سات سو گنا نیکیاں لکھی جاتی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

اور اگر کسی نے ایک برائی کرنے کا ارادہ کیا پھر اسے نہیں کیا تو اس کے نامہ اعمال میں ایک مکمل نیکی کی حیثیت سے لکھی جاتی ہے۔

اور اگر برائی ک نیت کی اور اسے کر ڈالا تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہی برائی لکھتا ہے یا اگر توبہ کر لی تو اس کو مٹا دیتا ہے اور برباد ہونے والا بھی اللہ کے یہاں برباد ہو گا۔"

Marfat.com

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے۔ اس شخص کی سی ہے جس کے اندر زندگی پائی جاتی ہے۔
اور اس شخص کی مثال جو اللہ کو یاد نہیں رکھتا ایسے ہے جیسے کہ میت۔"

○

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
"ایک بدو حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا۔
"مجھے ایسی عبادت سکھا دیجئے جس سے میں اپنے خدا کو یاد کروں۔"
آپ ﷺ نے کہا۔ یہ کہو۔
لا الہ الخ۔
یعنی اس کے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جس سے محبت کی جائے اور جس کی عبادت و اطاعت کی جائے۔ وہ اکیلا ہے۔ الوہیت میں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اسی کے لئے شکر و تعریف ہے۔ اللہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔ لوگوں کا پالنے والا اور آقا ہے۔ بندہ کے پاس کوئی تدبیر اور قوت نہیں ہے' تدبیر و قوت بندہ کو صرف اللہ کے سہارے ملتی ہے جو مکمل اقتدار کا مالک اور علم اور انصاف کے ساتھ اقتدار کو استعمال کرنے والا ہے۔"
اس شخص نے کہا۔ "یہ تو اللہ کے لئے ہوا میرے لئے کیا ہے۔ میں کیا کہوں؟"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"اے اللہ تو میرے گناہ معاف کر دے۔ مجھ پر رحم کر۔ مجھے سیدھے رستہ پر چلا اور مجھے روزی دے۔"

○

Marfat.com

اللہ کے محبوب لوگ

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں۔
ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا۔
"اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"تم لوگوں کے مال سے اپنے آپ کو مایوس اور مستغنی بنا لو۔ مال کے لالچ سے بچو اس لئے کہ یہ سب سے بڑی محتاجی ہے اور نماز اس طرح پڑھو گویا دنیا سے جا رہے ہو اور ایسا کام نہ کرو جس سے معذرت کرنی پڑے۔"

○

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
۱۔ اللہ کی نعمتوں پر شکر سے معمور دل۔
۲۔ اللہ کا ذکر اور چرچا کرنے والی زبان۔
۳۔ مصیبتوں کو سہنے والا جسم۔
۴۔ ایسی بیوی جو شوہر کے مال کی حفاظت کرتی اور عفت کے ساتھ زندگی گزارتی ہے۔"

○

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تین قسم کے انسان مصیبت اور آفت ہیں۔

۱۔ وہ حاکم اور امیر جس کی اچھی طرح اطاعت کرو تو اس کی قدر نہ کرے اور کوئی غلطی کر بیٹھو تو معاف نہ کرے۔ سزا دیئے بغیر نہ چھوڑے۔

۲۔ برا پڑوسی۔ اگر تم اس کے ساتھ بھلائی کرو تو اس کا نام تک نہ لے۔ کہیں چرچا نہ کرے اور اگر برائی دیکھے تو ہر جگہ پھیلاتا پھرے۔

۳۔ وہ بیوی جو تمہیں ایذا دے جب تم گھر میں آؤ تمہاری غیر موجودگی میں خیانت کرے۔ (بدکاری اور گھر کی حفاظت نہ کرنا مراد ہے)"

○

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تین قسم کے لوگ ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں۔

۱۔ وہ مجاہد کہ جب فوج کا کوئی دستہ بھاگ کھڑا ہو تو یہ جما رہے اور اللہ عزو جل کی خاطر لڑتا رہے پھر یا تو قتل ہو جائے یا اللہ اس کی مدد فرمائے تو اللہ فرشتوں سے کہتا ہے۔

"میرے اس بندے دیکھو میری خاطر یہ کس طرح میدان جنگ میں ڈٹا رہا۔"

۲۔ وہ شخص جو رات میں نرم و نازک بستر پر اپنی بہترین بیوی کے ساتھ سویا ہوا ہے، لیکن جب تہجد کا وقت ہوتا ہے تو یہ اٹھتا ہے اور اللہ کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے تو اللہ فرماتا ہے۔

"دیکھو! یہ اپنی میٹھی نیند کو چھوڑتا ہے اور مجھے یاد کرتا ہے حالانکہ اگر چاہتا تو سویا رہتا۔"

۳۔ وہ شخص جو سفر میں ہو۔ قافلے میں بہت سے اور لوگ ہوں وہ لوگ کچھ دیر جاگ کر سو گئے لیکن یہ شخص آخر شب میں اٹھا اور تہجد کی نماز کے لئے کھڑا

Marfat.com

ہو گیا۔ تکلیف کی حالت میں پڑھتا ہے اور آرام کی حالت میں بھی پڑھتا ہے۔"

○

حضرت واثلہ ابن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"ہر عمارت اپنے مالک کے لئے وبال بنے گی سوائے اس عمارت کے جو اس طرح ہو۔"

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے سر کی طرف اشارہ فرمایا)

"اور ہم علم صاحب علم کے لئے وبال بن جائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اپنے علم پر عمل کیا۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"پانچ برائیاں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں مبتلا ہوئے اور یہ تمہارے اندر گھس آئیں تو بہت برا ہو گا۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ یہ پانچوں برائیاں تمہارے اندر پیدا ہوں۔

۱۔ زنا

یہ اگر کسی گروہ میں اعلانیہ ہونے لگے تو انہیں ایسی ایسی بیماریاں لاحق ہوں گی جو پہلوں میں نہیں تھیں۔

۲۔ ناپ اور تول میں کمی

یہ برائی کسی قوم میں پیدا ہو جائے تو اللہ تعالٰی ان پر قحط اور خشک سالی

Marfat.com

مسلط کرتا ہے اور وہ قوم ظالم اقتدار کے ظلم کا نشانہ بنتی ہے۔

۳۔ زکوٰۃ نہ دینا

یہ خرابی جن لوگوں میں پیدا ہوتی ہے ان پر آسمان سے پانی برسنا رک جاتا ہے۔ اگر اس علاقے میں جانور یا چڑیاں نہ ہوں تو ذرا بھی بارش نہ ہو۔

۴۔ اللہ اور رسول ﷺ سے غداری اور عہد شکنی

یہ خرابی جب رونما ہوتی ہے تو اللہ ان کے اوپر غیر مسلم دشمن مسلط کر دیتا ہے جو ان کی بہت سی چیزیں چھین لیتا ہے۔

۵۔ حکمرانی

اگر مسلمان حکمران اللہ کی کتاب کے مطابق حکومت نہ کریں تو اللہ تعالیٰ معاشرہ میں پھوٹ ڈال دیتا ہے اور وہ آپس میں کشت و خون کرنے لگتے ہیں۔"

○

Marfat.com

توبہ و استغفار

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"دلوں پر بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ جیسے تانبے پر زنگ آ جاتا ہے اور دلوں کا زنگ دور کرنے والی چیز استغفار ہے۔ (یعنی یہ کہ آدمی اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست اپنے رب سے کرے)"

○

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اے عائشہؓ! وہ چھوٹے گناہ جنہیں لوگ ہلکا سمجھتے ہیں ان سے بھی اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ اللہ ان کے بارے میں بھی پوچھے گا۔"

○

حضرت ابو طویل رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
"میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے۔ اس شخص کے بارے میں جس نے تمام گناہ کر ڈالے ہوں۔ کوئی گناہ نہ چھوڑا ہو اور اس سلسلے میں اپنے تمام ارمان پورے کر لئے ہوں۔ کیا ایسے شخص کے لئے توبہ ہے؟"

Marfat.com

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"کیا تم اسلام لاؤ گے؟"

میں نے کہا۔ "ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔

"دیکھو اسلام لانے کے بعد اچھے کام کرو اور برے کام چھوڑ دو تو ماضی میں کی گئی برائیوں کو اللہ نیکی سے بدل دے گا۔"

میں نے عرض کی۔ "اسلام لانے سے پہلے میں نے بہت سے معاہدے توڑے ہیں۔ بہت سی بدکاریاں کی ہیں۔ کیا یہ سب معاف ہو جائیں گی؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ہاں یہ سب معاف ہو جائیں گی۔"

میں مارے خوشی کے "اللہ رے تیری شان رحمی' اللہ رے تیری شان کریمی۔" کہتا ہوا واپس ہوا یہاں تک کہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔"

○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تم لوگ ان گناہوں سے بھی بچو جنہیں ہلکا اور معمولی سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ ہلکے گناہ آدمی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ یہ اسے تباہ کر ڈالتے ہیں۔

اس کی مثال دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جیسے کچھ لوگ کسی جنگل میں اترے پھر کھانا پکانے کا سوال سامنے آیا تو ہر شخص لکڑیاں چننے کے لئے جنگل گیا۔ جو آتا اپنے ساتھ لکڑیوں کا گٹھا لاتا۔ یہاں تک کہ بہت سی لکڑیاں جمع ہو گئیں اور آگ بھڑکائی گئی جس سے انہوں نے کھانا تیار کر لیا۔"

○

Marfat.com

قرآن مجید

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"سات چیزوں کا ثواب بندے کو مرنے کے بعد برابر ملتا رہتا ہے۔

۱۔ جس شخص نے کسی کو علم دین سکھایا۔

۲۔ کوئی نہر کھدوائی۔

۳۔ کنواں کھدوایا۔

۴۔ باغ لگایا۔

۵۔ مسجد بنوا دی۔

۶۔ قرآن شریف وقف کیا۔

۷۔ یا ایسی نیک اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے برابر دعا و استغفار کرتی رہتی ہے۔"

○

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھو اور اس کے غرائب پر عمل کرو۔ "غرائب" سے مراد اس کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور وہ احکام ہیں جن کے کرنے سے اللہ نے منع کیا ہے۔"

○

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اے قرآن کے ماننے والو! قرآن کو تکیہ نہ بنانا۔

اور رات دن کے اوقات میں اس کی ٹھیک تلاوت کرنا۔

اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو رواج دینا اور اس کے الفاظ کو صحیح طریقہ سے پڑھنا۔ اور جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے۔ برات حاصل کرنے کی غرض سے اس پر بھرپور غور و فکر کرنا تاکہ تم کامیاب ہو۔

اور اس کے ذریعہ دنیاوی نتیجہ کی خواہش نہ کرنا بلکہ خدا کی خوشنودی کے لئے اس کو پڑھنا۔"

○

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

"میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا۔"

"کچھ وصیت فرمائیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہ چیز تمہارے پورے دین اور تمام معاملات کو ٹھیک حالات میں رکھنے والی ہے۔"

میں نے کہا۔ "کچھ اور فرمائیں۔"

آپ ﷺ نے کہا۔

"اپنے آپ کو قرآن کی تلاوت اور ذکر کا پابند بنالو تو خدا تمہیں آسمان پر یاد کرے گا اور زندگی کی تاریکیوں میں یہ دونوں چیزیں تمہارے لئے روشنی کا کام دیں گی۔"

○

نبی ﷺ نے فرمایا۔

"دل کو بھی زنگ لگتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی سے زنگ لگتا ہے۔"

پوچھا گیا۔ "دلوں کے زنگ کو دور کرنے والی چیز کیا ہے؟"

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"دلوں کا زنگ اس طرح دور ہوتا ہے کہ آدمی موت کو بہت یاد کرے اور دوسرے یہ کہ قرآن کی تلاوت کرے۔"

○

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

"میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔

"قیامت کے دن قرآن اور قرآن کو ماننے والے جو اس پر عمل کرتے تھے خدا کی جناب میں لائے جائیں گے۔

اور سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پورے قرآن کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے عمل کرنے والے کے لئے اللہ سے سفارش کریں گی۔ یہ شخص آپ کی رحمت و مغفرت کا مستحق ہے لہذا اس کو رحمت سے نوازا جائے۔"

○

Marfat.com

صدقہ و خیرات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”جو شخص ایک کھجور کی قیمت یا اس کے برابر کوئی چیز صدقہ کرے گا اور وہ حلال کمائی ہو گی اور اللہ تعالیٰ حلال اور جائز مال ہی قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اس پاک صدقے کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا پھر اس کو بڑھاتا رہے گا جس طرح سے تم لوگ اپنے جانوروں کے بچوں کی پرورش کرتے اور بڑھاتے ہو۔ یہاں تک کہ تھوڑا سا پاک صدقہ پہاڑ کے مانند ہو جائے گا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے۔

”اگر کسی نے ایک لقمہ بھی صدقہ کیا تو وہ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔“

○

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک صدقہ کرنے والا اپنے صدقہ کے سایہ میں رہے گا۔“

(صدقات قیامت کے دن آدمی کے لئے سایہ کی شکل اختیار کر لیں گے جو اس دن کی گرمی سے صدقہ کرنے والے کو بچائیں گے۔)

Marfat.com

○

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
"صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور جب کوئی بندہ صدقہ کا مال سائل کو دینے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو سائل کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں پہنچتا ہے۔"

○

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
"غریب مسکین کو صدقہ دینے سے صرف صدقے کا ثواب ملتا ہے اور غریب رشتہ دار کو دینے سے دہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک صدقہ کا دوسرا رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے کا۔

○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور عورتوں کو خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔
"اے عورتو! تم لوگ خصوصیت سے صدقہ دو اس لئے کہ قیامت کے دن تمہاری اکثریت جہنم میں ہو گی۔"
ایک خاتون جو اونچے مرتبے کی عورتوں میں سے نہ تھی بلکہ عام عورتوں میں سے تھی۔ وہ اٹھی اور اس نے پوچھا۔ "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ جہنمیوں میں سے سب سے زیادہ کیوں ہوں گی؟"
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اس لئے کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔"

Marfat.com

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔
"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس شخص کا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے۔"
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اس شخص کا صدقہ جو تنگدست ہے جس کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہے اور بمشکل اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا ہے۔"
نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اور اپنے صدقہ کی ابتداء ان لوگوں سے کرو جن کی پرورش کے تم ذمہ دار ہو۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
"مومن کے مرنے کے بعد اس کی کچھ نیکیوں کا ثواب برابر ملتا رہتا ہے۔
کسی کو اس نے دین کی تعلیم دی اور دین کا علم پھیلایا ہے تو جب تک اس کے پڑھائے ہوئے لوگ دنیا میں نیک کام کرتے رہیں گے اسے بھی ثواب ملتا رہے گا۔
اگر اس نے اپنے بچے کی تربیت کی اور اس کے نتیجے میں وہ نیک ہوا تو جب تک یہ لڑکا نیک کام کرتا رہے گا برابر اس کے باپ کو ثواب ملتا رہے گا۔
اس طرح کسی نے مسجد یا مدرسہ پر قرآن وقف کیا۔
یا مسجد تعمیر کی۔
یا مسافروں کے لئے کوئی سرائے بنوائی (یا طلباء کے لئے کوئی کمرہ تعمیر کرایا)
یا نہر کھدوائی۔

Marfat.com

یا اپنی زندگی میں حالت صحت میں کوئی اور نیک کام کیا اور اس میں اپنا پیسہ لگایا۔ (تو جب تک اس کی چیزوں سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں گے) اس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا رہے گا۔"

○

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

"ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے بارے میں پوچھا۔

"کس طرح کا صدقہ اجر و ثواب کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"وہ صدقہ جو آدمی اپنے غریب رشتہ دار کو دے جبکہ وہ رشتے دار اس سے دشمنی رکھتا ہے۔"

○

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"وہ آدمی جو اپنے زائد مال میں سے دیتا ہے وہ لینے والے سے افضل نہیں ہے جبکہ لینے والا محتاج ہو۔"

○

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے۔"

میں نے کہا۔ "اگر کسی کے پاس مال نہ ہو؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"وہ کمائے۔ خود کھائے اور غریبوں کو بھی دے۔"

میں نے کہا۔ "اگر وہ یہ نہ کر سکے تو؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

"کسی ضرورت مند۔ مصیبت زدہ آدمی کی مدد کرے۔"

میں نے کہا۔ "اگر وہ یہ نہ کر سکے تو؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"لوگوں کو نیکی پر ابھارے۔"

میں نے کہا۔ "اگر اس نے یہ نہ کیا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"لوگوں کو تکلیف نہ دے یہ بھی نیکی ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھلائے۔"

○

Marfat.com

حقوق العباد

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ عزو جل قیامت کے دن کہے گا۔"

"اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے نہیں کھلایا۔"

تو وہ کہے گا۔ "اے میرے رب! میں تجھے کیونکر کھلاتا جبکہ تو سب لوگوں کی پرورش کرنے والا ہے۔"

اللہ کہے گا۔

"کیا تجھے خبر نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تو اس کو کھلاتا تو اپنے کھلائے ہوئے کھانے کو میرے یہاں پاتا۔

"اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا' لیکن تو نے مجھے نہیں پلایا۔"

تو وہ کہے گا۔ "اے میرے رب! میں تجھے کیسے پلاتا جبکہ تو خود رب العالمین ہے۔"

اللہ کہے گا۔

"میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہیں دیا۔ اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو' تو وہ پانی میرے یہاں پاتا۔"

○

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"سائل کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ جلی ہوئی کھری ہی کیوں نہ ہو۔"

○

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے دروازے کا چکر لگاتا ہے اور ایک لقمہ دو لقمے اور ایک کھجور اور دو کھجور لے کر لوٹتا ہے۔

بلکہ مسکین وہ ہے جو اتنا مال نہیں رکھتا کہ اپنی ضرورت پوری کرے اور اس کی غربت کو لوگ سمجھ نہیں پاتے کہ اسے صدقہ دیں۔

اور نہ ہی وہ لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر ہاتھ پھیلاتا ہے۔"

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"بیواؤں اور مسکینوں کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو خدا کی راہ میں جنگ کرتا ہے۔

اور اس شخص کی طرح ہے جو رات بھر خدا کے حضور میں کھڑا رہتا ہے تھکتا نہیں۔

اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو دن کو کھاتا نہیں برابر روزے رکھتا ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔

تو جو شخص لوگوں کی خدمت کرنے میں سبقت لے جائے۔

تو لوگ اس سے کسی عمل کی بدولت نہیں بڑھ سکتے بجز شہادت کے۔"

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

"ایک دفعہ جبکہ ہم سفر میں تھے۔ حضور ﷺ کے پاس ایک آدمی اونٹنی پر سوار آیا تو اس نے دائیں بائیں مڑ کر دیکھنا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی سواری اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے۔

اور جس شخص کے پاس زائد کھانا ہو تو اسے ان لوگوں کو دے دینا چاہیے جن کے پاس کھانا نہیں ہے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے۔

"حضور ﷺ نے مال کی بہت ساری قسمیں گنا ڈالیں۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ سمجھا کہ ہم میں سے کسی کا زائد از ضرورت میں کوئی حق نہیں ہے۔"

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"کچھ اونٹ شیطانوں کا حصہ ہوتے ہیں۔ کچھ گھر شیطانوں کا حصہ ہوتے ہیں۔

شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھے ہیں۔ تم میں سے کوئی اپنے ساتھ بہت سی اونٹنیاں لے کر نکلتا ہے اور انہیں خوب موٹا تازہ کر رکھا ہے اور ان میں سے کسی پر چڑھتا نہیں اور وہ اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو بغیر سواری کے ہے تو اسے اپنی اونٹنیوں پر سوار نہیں کرتا۔

اور رہے شیطانوں کے گھر تو انہیں میں نے نہیں دیکھا۔"

○

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔

"ہم حضور ﷺ کی معیت میں ایک غزوہ میں گئے لوگوں نے قیام گاہ کی جگہوں کو تنگ کر دیا اور راستہ بند کر دیا۔ حضور ﷺ نے ایک آدمی بھیج کر اعلان کرایا۔

Marfat.com

"جو شخص قیام گاہ میں تنگی پیدا کرے یا راستہ بند کرے گا تو اس کو جہاد کا ثواب نہ ملے گا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ عزوجل قیامت کے دن کہے گا۔

"اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تو' تو نے میری عیادت نہیں کی۔"

تو وہ کہے گا۔ "اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے۔"

تو اللہ فرمائے گا۔

"کیا تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو' تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔

کیا تجھے خبر نہ تھی کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو اس کے پاس مجھے پاتا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"غلام کا حق یہ ہے کہ اسے کھانا اور کپڑا دیا جائے اور اس پر کام کا صرف اتنا ہی بوجھ ڈالا جائے۔ جس کو وہ سہار سکتا ہو۔"

○

حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام بخشا اور فرمایا۔

"اسے مارنا مت کیونکہ مجھے نمازی کو مارنے سے منع کیا گیا ہے اور میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔"

○

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اپنے غلاموں اور خادموں پر اپنے اختیار کو غلط استعمال کرنے والا جنت

Marfat.com

میں داخل نہیں ہو گا۔"

لوگوں نے پوچھا۔ "یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے ہم کو نہیں بتایا ہے کہ اس امت میں دوسری امتوں کے مقابلے میں غلام اور یتیم زیادہ ہوں گے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ہاں میں نے تمہیں یہ بات بتائی ہے۔ پس تم لوگ اپنی اولاد کی طرح ان کی خاطر کرو۔ اور ان کو وہ کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا پکائے۔ پھر اسے اس کے پاس لائے اور حال یہ ہے کہ اس نے کھانا پکانے میں گرمی اور دھوئیں کی مصیبت برداشت کی ہے تو مالک کو چاہیے کہ اسے ساتھ بٹھا کر کھلائے۔

اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس میں سے ایک لقمہ یا دو لقمہ اس کے ہاتھ میں رکھ دے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"لونڈی اور غلام تمہارے بھائی ہیں۔ انہیں اللہ نے تمہارے تصرف میں دے رکھا ہے۔

تو جس بھائی کو اللہ نے تم میں سے کسی کے قبضہ و تصرف میں دے رکھا ہو تو اس کو چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے۔

اور اسے وہ کپڑا پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔

اور اس پر کام کا اتنا بوجھ نہ ڈالے جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔

اور اگر اس پر کسی ایسے کام کا بوجھ ڈالے جو اس کی طاقت سے باہر ہو اور وہ اسے نہ کر پا رہا ہو تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔"

○

Marfat.com

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"بیمار کی عیادت کرو۔

اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔

اور قیدی کی رہائی کا انتظام کرو۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"مریض کے پاس عیادت کرنے کے سلسلے میں شور و شغب نہ کرنا اور کم بیٹھنا سنت ہے۔"

○

ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار پڑا تو حضور ﷺ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اس کے سرہانے بیٹھے اور اس سے کہا۔

"تم اسلام لے آؤ۔"

اس نے باپ کی طرف دیکھا جو وہیں اس کے پاس تھا۔

اس نے کہا۔ "تو ابو القاسم (محمد ﷺ) کا کہنا کر۔"

چنانچہ وہ اسلام لایا۔ اس کے بعد حضور ﷺ اس کے یہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے۔

"شکر ہے اللہ کا جس نے جہنم سے اسے بچا لیا۔"

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جس کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ جس مسلمان نے کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں پانی پلایا تو اللہ اس کو قیامت کے دن مہر بند شراب (یعنی بہترین شراب نشے سے پاک) پلائے گا۔

Marfat.com

اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا جسم کے ننگے ہونے کی حالت میں تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جنتی پوشاک پہنائے گا۔"

○

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔

"سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"کسی مسلمان کا دل خوش کر دینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اور اگر بھوکا ہو کھانا کھلا دو۔ اس کے پاس کپڑے نہ ہوں تو کپڑے پہنا دو یا اس کی کوئی ضرورت اٹکی ہوئی ہو تو اسے پوری کر دو۔"

○

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جس نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی سے اس کی پیاس بجھائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم سے اس کو سات خندقوں کے فاصلے پر رکھے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کا سفر فاصلہ ہے۔"

○

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جو اپنے اقتدار و اختیار کو غلط طریقے سے استعمال کرتا ہو۔ (نوکروں اور غلاموں پر سختی کرتا ہو)"

لوگوں نے کہا۔ "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ دوسری امتوں کے مقابلے میں اس امت میں یتیم اور غلام زیادہ ہوں گے۔"

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ہاں' میں نے تمہیں یہ بات بتائی ہے۔ تو تم لوگ ان (یتیموں اور غلاموں) کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو جیسا اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہو۔ ان کو وہ کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔"

لوگوں نے پوچھا۔ "ہم کو دنیا کی کون سی چیز (آخرت میں) نفع پہنچائے گی؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ گھوڑا جسے تم تھان پر باندھ کر کھلاؤ تاکہ اس پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ تمہارا غلام تمہاری جگہ کام کرتا ہے اس سے اچھا سلوک کرو اور اگر وہ نماز پڑھتا ہو (مسلمان ہو) تو تمہارے اچھے برتاؤ کا زیادہ مستحق ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تمہارے غلاموں کا تم پر یہ حق ہے کہ انہیں کھانا پانی دو۔ اور کپڑے پہناؤ اور ان پر کاموں کا اتنا ہی بوجھ ڈالو جتنا وہ اٹھا سکتے ہوں اور اگر بھاری کام ان سے کراؤ تو تم ان کی مدد کرو اور اے اللہ کے بندو ان لوگوں کو جو تمہاری طرح اللہ کی مخلوق اور تمہاری طرح انسان ہیں عذاب اور تکلیف میں مت مبتلا کرو۔"

○

حضرت عمر بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تم اپنے خادموں سے جتنی ہلکی خدمت لو گے اتنا ہی اجر و ثواب تمہارے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔"

○

Marfat.com

عصبیت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"قیامت کے دن بدترین حال میں وہ شخص ہو گا جس نے دوسروں کی دنیا بنانے کی خاطر اپنی آخرت برباد کر ڈالی۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی دعوت دے۔

اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے۔

اور ہم میں سے وہ بھی نہیں ہے جو عصبیت کی حالت میں مرے۔"

○

ابو فسیلہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔

"اپنے لوگوں سے محبت کرنا کیا عصبیت ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"نہیں، بلکہ عصبیت یہ ہے کہ آدمی ظلم کے معاملہ میں اپنی قوم کا ساتھ دے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جو شخص (کسی ناجائز معاملہ میں) اپنی قوم کی مدد کرتا ہے تو اس کی مثال

Marfat.com

ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کنوئیں میں گر رہا ہو اور یہ اس کی دم پکڑ کر لٹک گیا ہو۔ تو یہ بھی اس کے ساتھ جا گرا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی پھینکو۔"

○

Marfat.com

نیک اور صالح عمل

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ایک دن حضور ﷺ ہم لوگوں کے مجمع میں تشریف لائے اور خطبہ دیا۔ فرمایا۔

"اے مسلمانو!

اللہ سے ڈرو اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو۔ اس لئے کہ صلہ رحمی کا ثواب اور انعام بہت جلد حاصل ہوتا ہے۔

اور ظلم اور سرکشی سے بچو۔ اس لئے کہ اس کی سزا بہت جلد ملتی ہے۔

اور خبردار! والدین کی نافرمانی نہ کرنا۔

جنت کی خوشبو باوجود اس کے کہ اس کی لپٹ ایک ہزار سال کی مسافت تک جاتی ہے لیکن بخدا اتنی تیز خوشبو سے بھی وہ شخص محروم رہے گا جو والدین کا نافرمان ہو اور رشتہ داروں کے حقوق برباد کرنے والا ہو اور بوڑھا زانی اور وہ جو اپنا تہبند از راہ تکبر ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے۔ بڑائی اور اقتدار تو صرف اللہ رب العالمین کے لئے زیبا ہے۔"

○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔

"کون سا کام افضل ہے؟"

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔
"وقت پر نماز ادا کرنا۔"
میں نے پوچھا۔ "پھر کون سا عمل؟"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"تمہاری زبان سے کسی کو ایذا نہ پہنچے (نہ برا بھلا کہو' نہ غیبت کرو نہ کسی پر تہمت لگاؤ۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
خدا کے دین کے دشمنوں سے جہاد کرو تو اجر کے علاوہ مال غنیمت بھی ملے گا۔
اور روزہ رکھو تو اجر کے علاوہ تندرستی بھی حاصل ہو گی۔
اور سفر کرو تاکہ دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔"

○

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"دوسروں کے ساتھ احسان کرنے سے آدمی بری موت مرنے سے بچا رہتا ہے۔ (یعنی ایمان پر خاتمہ ہوتا ہے اور حادثاتی موت سے محفوظ رہتا ہے)
اور پوشیدہ صدقہ کرنے سے خدا کا غصہ بجھتا ہے۔
اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔"

○

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"کیا میں تمہیں وہ کام بتاؤں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اونچے

Marfat.com

درجات سے نوازتا ہے۔"

لوگوں نے کہا۔ "ہاں! اللہ کے رسول ﷺ بتایئے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"جو تم سے جہالت برتے۔ تم ان کے ساتھ بردباری کے ساتھ پیش آؤ۔"

اور جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کردو۔

جو تم کو نہ دے تم اس کو دو۔

اور جو رشتے دار تمہارے حقوق ادا نہ کرے تم اس کے حقوق دو۔

ان سب کاموں سے آدمی کے درجے بلند ہوتے ہیں۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تین طرح کے لوگوں کی مدد اللہ نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔

۱۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

۲۔ وہ غلام جو غلامی کے بندھنوں سے آزاد ہونے کے لئے اپنے آقا کو مال کی ایک مقدار دینا چاہتا ہے (مگر اس کے پاس اتنی رقم نہیں ہے)

۳۔ وہ آدم جو عفت اور پاکدامنی کی زندگی بسر کرنے کے لئے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ (مگر غریبی روک بن ہوئی ہے)"

○

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ہر مسلمان آدمی پر ہر دن صدقہ کرنا ضروری ہے۔"

لوگوں نے کہا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے پاس اتنا مال کہاں ہے کہ ہر روز صدقہ کریں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"صدقہ کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے ذرائع بہت ہیں۔ (صرف مال ہی نہیں ہے)

سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی صدقہ ہے۔

دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنا۔ گناہوں سے روکنا۔ راستوں سے کانٹے ہٹانا۔ کسی بہرے آدمی کو زور سے بول کر اپنی بات سنانا۔ اندھے آدمی کی رہنمائی کرنا۔ یہ سب ثواب کے کام ہیں۔

آدمی کو اس کے مقصد کے سلسلہ میں رہنمائی کرنا اور مصیبت زدہ فریادی کی مدد کے لئے دوڑنا بھی صدقہ ہے۔

نیز کسی کمزور کے بوجھ کو جو اس سے نہ اٹھتا ہو اسے اپنے ہاتھ یا سر پر اٹھا لینا بھی صدقہ ہے۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میری یہ باتیں (جو میں بتاؤں گا) کون لے گا اور عمل کرے گا اور عمل کرنے والوں کو بتائے گا؟"

میں نے عرض کیا۔ "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کے لئے تیار ہوں بتایئے۔"

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ پانچ باتیں بتائیں۔

۱۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو تو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔

۲۔ جتنی روزی اللہ نے تمہارے لئے مقرر فرما دی ہے اس پر راضی اور مطمئن رہو تو تم سب سے زیادہ غنی بن جاؤ گے۔

۳۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو مومن بن جاؤ گے۔

۴۔ تم جو کچھ اپنے لئے پسند کرو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو تو تم مسلم ہو

Marfat.com

گے۔

۵۔ زیادہ نہ ہنسو اس لئے کہ زیادہ ہنسنے سے آدمی کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔"

○

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ایک مسلمان بدو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا۔

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے کام بتا دیجئے جن کو کر کے مجھے جنت مل جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اگرچہ تو نے الفاظ بہت مختصر بولے ہیں لیکن بات بڑی پوچھی ہے۔"

خدا کی جنت میں جانا چاہتے ہو تو کسی جان کو آزاد کرو اور گردنوں کو غلامی کی رسی سے چھڑاؤ۔"

اس نے کہا۔ "یہ دونوں تو ایک ہی بات ہوئی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"نہیں یہ دونوں ایک بات نہیں۔ جان کو آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی غلام یا باندی کو مکمل طور پر آزاد کرو اور اس پر جو رقم صرف ہو وہ پوری رقم تم اپنی جیب سے دو اور گردن چھڑانے کا مفہوم یہ ہے کہ کئی آدمی کسی غلام یا باندی کو آزاد کرائیں جس میں تمہارا بھی حصہ ہو۔

دوسرا جنتی کام یہ ہے کہ تم اپنی شیر دار اونٹنی کسی کو دودھ پینے کے لئے بخش دو۔

تیسرا کام یہ کہ قطع تعلق کرنے والے رشتہ داروں کے ساتھ تم اپنے تعلقات جوڑو۔

اگر یہ سب جنتی کام تم سے نہ ہو سکیں تو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ پیاسوں کو پانی پلاؤ۔ لوگوں کو بھلی بات بتاؤ اور بری بات سے روکو۔

اور یہ بھی تم نہ کر سکو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ صرف بھلی بات زبان

Marfat.com

سے نکالو۔"

○

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"اجر و ثواب کے لحاظ سے بڑھا ہوا دینار وہ ہے جو آدمی اپنے بال بچوں اور زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بھی جو مجاہد اپنے گھوڑے پر صرف کرتا ہے اور اس پر سوار ہو کر جہاد کرتا ہے اور وہ دینار بھی جو آدمی اپنے مجاہد ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔"
حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ دیکھو حضور ﷺ نے سب سے پہلے بال بچوں پر خرچ کئے جانے والے دینار کا ذکر کیا۔"
اس کے بعد ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ "اس آدمی سے بڑھ کر اجر و ثواب کا مستحق اور ہو سکتا ہے جو اپنے چھوٹے کمزور بچوں پر خرچ کرتا ہے' جس کے نتیجے میں وہ بھیک مانگنے اور دوسروں کے دروازے پر جانے سے محفوظ رہتے ہیں۔"

○

حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
"حضور ﷺ کی وفات سے پانچ دن پہلے حضور ﷺ سے میری جو ملاقات ہوئی وہ مجھے یاد ہے۔ اس دن آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔
"ہر نبی کے لئے اس کی امت میں سے کوئی نہ کوئی خلیل ضرور ہوا ہے اور میرے خلیل ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ابن ابی قحافہ ہیں اور اللہ نے اپنے نبی محمد (ﷺ) کو اپنا خلیل بنایا۔
سنو تم سے پہلے کے لوگ اپنے نبی کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے اور میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔ (وفات کے بعد میری قبر پر سجدہ نہ ہونے پائے)"
پھر اس کے بعد فرمایا۔

Marfat.com

"اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟"

(یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی۔)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے اللہ! تو گواہ رہ۔"

(یہ بھی تین بار دہرایا۔)

اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئے آپ ﷺ پر غشی طاری ہوئی اور جب غشی دور ہوئی تو فرمایا۔

"اپنے غلاموں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ ان کو پیٹ بھر کر کھانا دینا۔ پہننے کے لئے کپڑے دینا اور ان سے نرمی سے بات کرنا۔"

○

عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جس نے پڑوسی سے اپنے گھر والوں اور مال کے بارے میں خطرہ محسوس کیا اور دروازہ بند کر کے سویا تو ایسا پڑوسی مومن نہیں ہے اور وہ بھی مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کے ظلم اور دست درازی سے محفوظ نہ ہو۔

کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟

اگر وہ مدد کا طالب ہو تو اس کی مدد کرو۔ اگر وہ قرضہ مانگے تو اس کو قرضہ دو۔ اگر وہ فقر و فاقہ کا شکار ہو تو اس کو نفع پہنچاؤ۔ اگر وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کرو۔ اگر کوئی خوشی اس کو حاصل ہو تو مبارک باد دو۔ مصیبت میں گرفتار ہو تو صبر کی تلقین کرو۔ اگر وہ مر جائے تو اس کے پیچھے قبرستان تک جاؤ۔ اس کے گھر سے اونچا گھر بنا کر اس کے گھر کی ہوا نہ روکو۔ البتہ اگر وہ اجازت دے تو اپنا گھر اونچا کر سکتے ہو۔ تم اپنی ہانڈی کے گوشت کی خوشبو سے اس کو تکلیف مت پہنچاؤ۔ الا یہ کہ اس کے گھر بھی بھیجو اور اگر اپنے بچوں کے

Marfat.com

لئے میوے خریدو تو اس کے یہاں بھی بھیجو۔ اگر تم ایسا نہ[redacted]کو تو اپنے گھر میں چپکے سے لاؤ اور تمہارے بچے میوے لے کر باہر کھاتے ہوئے نہ نکلیں ورنہ تمہارے غریب پڑوسی کے بچے غمگین ہوں گے اور کڑھن محسوس کریں گے۔"

○

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روات کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"دو ہی آدمی رشک کے قابل ہیں۔

ایک وہ جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا تو وہ اسے پڑھتا پڑھاتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ رات کے اوقات میں بھی وہ دن کے اوقات میں بھی۔

اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا۔ جسے وہ رات اور دن کے اوقات میں صحیح جگہ پر خرچ کرتا ہے۔"

○

حضرت جابر بن مسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"میں نے ایک آدمی کو دیکھا وہ لوگوں کا مرجع بنا ہوا ہے۔ جو بات اس کی زبان سے نکلتی ہے اسے قبول کر لیتے ہیں۔ اختلاف نہیں کرتے۔ میں نے پوچھا۔

"یہ شخص کون ہے؟"

لوگوں نے بتایا۔ "یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔"

میں ان کے پاس گیا اور ان الفاظ کے ساتھ سلام کیا۔ "علیک السلام رسول اللہ۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"علیک السلام نہ کہو۔ جب کوئی مر گیا ہو تو اسے اس طرح دعا دیتے ہیں۔ تم السلام علیک کہا کرو۔" (جب زندہ آدمی کو سلام کرو۔)

میں نے پوچھا۔ "آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟"

حضور ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"ہاں میں اللہ کا رسول ہوں جسے تم مصیبت میں پکاروں تو مصیبت دور کر دے اور اگر پانی نہ برسے اور اسے تم پکارو تو پانی برسائے اور غلہ اگائے اور اگر تم کسی چٹیل علاقے یا بیابان میں سفر کر رہے ہو اور تمہاری اونٹنی کھو جائے اور اسے پکارو تو تمہاری اونٹنی واپس لائے۔"

میں نے عرض کیا۔ "مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کبھی کسی کو گالی نہ دینا۔ برا بھلا نہ کہنا۔"

حضرت جابر بن مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

"اس کے بعد میں نے نہ کسی آزاد کو گالی دی اور نہ غلام کو اور نہ کبھی کسی اونٹ یا بکری کو برا بھلا کہا۔"

حضور ﷺ نے دوسری وصیت یہ فرمائی۔

"کسی کے ساتھ احسان کو حقیر نہ جانو (یوں نہ سوچو کہ میں یہ معمولی احسان کیا کروں کیونکہ ہر احسان چاہے وہ کتنا ہی معمولی ہو اللہ کے یہاں اس کی بڑی قدر ہے)

اور اے جابر تم اپنا تہبند نصف پنڈلی تک رکھو اور زیادہ سے زیادہ ٹخنوں تک کی گنجائش ہے۔ خبردار ٹخنوں کے نیچے تمہارا تہبند نہ جائے اس لئے کہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا۔

اور اگر کوئی آدمی تمہیں برا بھلا کہے اور تمہارے کسی عیب کو بیان کر کے شرمندہ کرے جو اسے معلوم ہو تو تم اس کے کسی عیب سے عار مت دلاؤ جو تمہیں معلوم ہو تو اللہ اس سے بدلہ لے گا۔"

○

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"تم سے پہلے کی امتوں کی بیماری' عداوت' حسد تمہارے اندر بھی گھس

Marfat.com

آئے گی۔ عداوت تو جڑ سے کاٹ دینے والی شے ہے۔ یہ بالوں کو نہیں مونڈتی بلکہ دین کو مونڈتی ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جنت میں نہ جا سکو گے جب تک مومن نہ بنو اور مومن بن نہیں سکتے جب تک باہم میل ملاپ اور بحث نہ ہو۔"

کیا میں بتاؤں یہ باہمی بحث کیونکر پیدا ہو گی؟

"السلام علیکم کو رواج دو۔"

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے۔"

"تم کسی مومن ہی کو اپنا ساتھی بناؤ اور متقی آدمی کے سوا کسی اور کو کھانا نہ کھلاؤ۔ (فاسق و فاجر آدمیوں کو دعوت طعام نہ دو۔)"

○

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

"ہم نشین کیسے ہوں۔ کن لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ان لوگوں کی صحبت میں بیٹھ۔ جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے جن کی گفتگو سے تمہاری دینی معلومات میں اضافہ ہو۔ جن کا عمل تمہیں آخرت یاد دلائے۔"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ظلم سے بچو۔ اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن ظالم کے لئے تاریکیوں (مصیبتوں) کا موجب بنے گا اور شح سے بچو۔ اس لئے کہ اس چیز نے تم سے پہلے کے لوگوں کو تباہ کیا۔ اس نے لوگوں کو قتل و خونریزی پر آمادہ کیا اور جان' مال'

Marfat.com

آبرو کی بربادی اور دوسرے گناہوں کی محرک ہوئی۔"

(شح کے معنی مال کی حرص ' بخل اور خود غرضی کے ہیں۔ لینے کی خواہش اور دینے سے انکار)

○

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جب کسی قوم یا بستی پر بدکاری اور سود خوری نمایاں طور پر ہونے لگے تو یوں سمجھو گویا لوگوں نے اپنے عذاب الٰہی کے مستحق ہونے کا اعلان کیا۔"

○

Marfat.com

تعمیر سیرت و کردار

حضرت عمر ﷛ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔
"روغن زیتون سے روٹی کھاؤ اور اس کو سر اور بدن میں لگاؤ۔ کیونکہ وہ مبارک بدن سے نکلتا ہے۔"

○

وحشی بن حرب ﷛ نے روایت کی اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔
"ہم کھاتے ہیں.... سیری نہیں ہوتی (یعنی پیٹ نہیں بھرتے)"
آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔
"شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو۔"
صحابہ ﷛ نے عرض کیا۔ "جی ہاں۔ یا رسول اللہ ﷺ۔"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"مل کر کھانا کھاؤ اور اللہ کے نام کا ذکر بھی کرو۔ تمہارے کھانے میں برکت ہو گی۔"

○

حضرت ابن عباس ﷛ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کنارے میں سے لو اور اس کا بیچ چھوڑ دو۔ اس لئے کہ برکت بیچا بیچ میں سے اترتی ہے۔"

Marfat.com

○

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"جب دستر خوان بچھایا جائے تو اپنے پاس سے کھائے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ لے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ کہے۔ شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے یہ کھانا دیا بغیر میری اپنی سعی اور طاقت کے تو اس سے جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں معاف ہو جائیں گے۔"

○

رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے۔ قمیص کرتا یا چادر تو اس کا نام لے کر فرماتے۔

"اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے پہنایا۔ میں تجھ سے اس کے خیر کا طلب گار ہوں اور میں تیری پناہ میں اپنے آپ کو دیتا ہوں اس کپڑے کی برائی سے اور اس کے مقصد کے برے پہلو سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔"

○

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"نبی کریم ﷺ سونے کے لئے لیٹتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور فرماتے۔"

"اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔"

اور جب جاگتے تو یہ فرماتے۔

"شکر ہے اللہ کا اس نے ہم کو زندہ کیا موت دینے کے بعد اور ہم کو پھر لوٹ کر اس کے پاس جانا ہے۔"

○

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"مومن کی حالت بھی عجیب ہوتی ہے۔ وہ جس حال میں بھی ہوتا ہے اس سے خیر اور بھلائی ہی سمیٹتا ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو نصیب نہیں۔ اگر وہ تنگدستی' بیماری اور دکھ کی حالت میں ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور کشادگی کی حالت میں حالت میں ہوتا ہے تو شکر کرتا ہے اور یہ دونوں حالتیں اس کے لئے بھلائی کا سبب بنتی ہیں۔"

○

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب کسی بندے کا کوئی لڑکا مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے۔ کیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کی جان قبض کر لی؟"

وہ کہتے ہیں۔ "ہاں!"

پھر وہ ان سے پوچھتا ہے۔ "میرے بندے نے کیا کہا؟"

وہ کہتے ہیں۔ "اس مصیبت میں اس نے تیری حمد کی اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا۔"

تب اللہ ان سے کہتا ہے۔ "میرے اس بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیعت الحمد (شکر کا گھر) رکھو۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیاوی جاہ و مرتبہ میں کم ہیں ان کی طرف دیکھو (تو تمہارے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہو گا) اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں اور دنیاوی سازو سامان میں بڑھے ہوئے ہیں۔ تاکہ جو نعمتیں تمہیں اس وقت ملی ہیں۔ وہ تمہاری نگاہ میں حقیر نہ ہو۔ (ورنہ خدا کی ناشکری کا جذبہ ابھر آئے گا)۔"

○

Marfat.com

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی نے کہلا بھیجا کہ میرا بیٹا جاں کنی کی حالت میں ہے۔ آپ ﷺ تشریف لائیں۔

آپ ﷺ نے سلام کہلا بھیجا اور یہ پیغام بھی۔

”جو کچھ اللہ لیتا ہے وہ اس کا ہے اور جو کچھ دیتا ہے وہ اس کا ہے۔ اور ہر چیز اس کے یہاں طے شدہ ہوتی ہے اور ہر ایک کی مدت مقرر ہوتی ہے تو تم آخرت میں اجر پانے کی نیت سے صبر کرو۔“

پھر انہوں نے تاکید کے ساتھ کہلا بھیجا کہ ضرور تشریف لائیں۔ تب آپ ﷺ کے ساتھ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبادہ' معاویہ رضی اللہ عنہ بن جبل' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' زین بن ثابت رضی اللہ عنہ اور کچھ دوسرے، صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لے گئے۔ بچے کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے گود میں اٹھایا۔ اس وقت اس کا دم نکل رہا تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔ تو سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ نے کہا۔

”یہ کیا ہے؟ یعنی آپ روتے ہیں۔ کیا یہ صبر کے خلاف بات نہیں ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

نہیں یہ صبر کے خلاف بات نہیں ہے۔ یہ رحم کا جذبہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ دیا ہے۔

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”جس کسی مسلمان کو کوئی قلبی تکلیف' کوئی جسمانی بیماری' کوئی دکھ یا غم پہنچتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر اسے ایک کانٹا چبھ جاتا ہے تو وہ بھی اس کے گناہوں کی معافی کا سبب بنتا ہے۔“

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت سی بھلائیوں کو سمیٹنے والی بخشش اور کوئی نہیں۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"مومن مردوں اور عورتوں میں وقتاً" فوقتاً" آزمائش آتی رہتی ہیں۔ کبھی خود اس پر مصیبت آتی ہے کبھی اس کا بیٹا مرجاتا ہے۔ کبھی اس کا مال تباہ ہو جاتا ہے اور وہ ان تمام۔ مصیبتوں میں صبر اختیار کرتا ہے اور اس طرح اس کے قلب کی صفائی ہوتی رہتی ہے اور برائیوں سے دور رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ سے ملتا ہے تو اس حال میں ملتا ہے کہ اس کے اعمال نامہ میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"

○

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"آزمائش جتنی سخت ہو گی اتنا ہی بڑا انعام ملے گا۔ بشرطیکہ آدمی مصیبت سے گھبرا کر راہ حق سے بھاگ نہ کھڑا ہو اور اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو مزید نکھارنے اور صاف کرنے کے لئے آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کے فیصلے پر راضی رہیں اور صبر کریں تو اللہ ان سے خوش ہوتا ہے اور جو لوگ اس آزمائش میں اللہ سے ناراض ہوں تو اللہ بھی ان سے ناراض ہو جاتا ہے۔"

○

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔

"بلاشبہ خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں سے محفوظ رہا۔"

یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی۔

"لیکن جو امتحان اور آزمائش میں ڈالا گیا۔ پھر بھی حق پر جما رہا تو اس کے

Marfat.com

کیا کہنے۔ ایسے آدمی کے لئے شاباش ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ایک وقت ایسا آ جائے گا جس میں اہل دین کے لئے دین پر جمے رہنا انگارے کو ہاتھ میں لینے کی طرح ہو گا۔"

○

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔

"تم لوگ اگر اللہ پر ٹھیک سے توکل کرو تو وہ تمہیں روزی دے گا جیسے کہ وہ چڑیوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو جب روزی کی تلاش میں گھونسلوں سے روانہ ہوتی ہیں تو ان کے پیٹ پچکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور شام کو جب گھونسلوں میں رہتی ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔"

○

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"آدمی کا دل ہر وادی میں بھٹکتا رہتا ہے۔ تو جو شخص اپنے دل کو وادیوں میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دے گا تو اللہ کو پرواہ نہ ہو گی کہ اس کو کون سی وادی تباہ کرتی ہے۔ اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کو ان وادیوں اور راستوں میں بھٹکنے اور تباہ ہونے سے بچائے گا۔"

○

ایک آدمی نے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی اونٹنی کو باندھوں اور اللہ پر توکل کروں یا اسے چھوڑ دوں اور توکل کروں؟"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"پہلے تم اسے باندھو پھر توکل کرو۔"

Marfat.com

○

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"آدمی کی خوش نصیبی یہ ہے کہ جو کچھ اللہ اس کے لئے فیصلہ کرے اس پر راضی ہو۔ اس پر قناعت کرے۔ اور آدمی کی بد بختی یہ ہے کہ اللہ سے خیر اور بھلائی کی دعا نہ کرے اور آدمی کی بد نصیبی یہ ہے کہ اللہ کے حکم اور فیصلہ پر ناراض ہو۔"

○

حضرت ابو ہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

"بہتر گھر مسلمانوں کے گھروں میں وہ ہے جس میں ایک یتیم پرورش پاتا ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور بدتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔"

○

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

"جو شخص تین یتیموں کی پرورش کرے۔ اس کو ایسا ثواب ہو گا جیسے رات کو عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے اور صبح کو اور شام کو اپنی تلوار کھینچ کر جہاد کو جائے اور میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے بھائی بھائی ہو کہ جیسے یہ دونوں بہنیں ہیں۔"

آپ ﷺ نے اپنی کلمے کی انگلی اور درمیان کی انگلی کو ملایا۔

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"راہ میں ایک درخت تھا جس کی ڈالیاں لوگوں کو ایذا دیتی تھیں۔ (یعنی چلنے والوں کو)

ایک شخص نے ان ڈالیوں کو نکال ڈالا۔ وہ جنت میں گیا۔"

○

Marfat.com

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ سے روایت ہے۔ میں نے حضرت محمد ﷺ سے پوچھا۔

"کون سا صدقہ افضل ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"پانی پلانا۔"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

"جو کوئی اعلانیہ لوٹ مار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

○

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

"جو شخص کوئی لوٹ مار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

○

آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا۔

"اللہ سے پوری طرح شرماؤ۔"

لوگوں نے عرض کیا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ! خدا کا شکر ہے کہ ہم اللہ سے شرماتے ہیں۔"

تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ سے شرمانے کا اتنا ہی مطلب نہیں ہے بلکہ اللہ سے پوری طرح شرمانے کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنے سر اور سر میں رہنے والے خیالات کی نگرانی کرتا رہے اور پیٹ کے اندر جانے والی غذا کی دیکھ بھال کرتا رہے اور موت کے نتیجہ میں سڑ گل جانے اور فنا ہو جانے کو یاد رکھے۔"

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اور جو شخص آخرت کا طالب ہوتا ہے وہ دنیا کی زینت و آسائش کو ترک کر دیتا ہے اور ہر موقع پر آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے۔ پس جو شخص یہ سب

Marfat.com

کچھ کرتا ہے وہی درحقیقت اللہ سے ٹھیک ٹھیک شرماتا ہے۔"

○

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا۔

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نہایت مختصر اور جامع نصیحت فرما دیجئے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جب تم اپنی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس شخص کی طرح نماز پڑھو جو دنیا کو چھوڑ کر مر جانے والا ہے اور اپنی زبان سے ایسی بات نہ نکالو کہ اگر قیامت میں اس کا حساب ہو تو تمہارے پاس کچھ کہنے کے لئے نہ رہ جائے اور لوگوں کے یہاں جو کچھ مال و اسباب ہے اس سے تم بالکل بے نیاز ہو جاؤ۔

○

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"قیامت کے دن اللہ کی عدالت سے آدمی نہیں ہٹ سکتا جب تک اس سے پانچ باتوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا۔

اس سے پوچھا جائے گا کہ عمر کن مشاغل میں گزاری؟

دین کا علم حاصل کیا تو اس پر کہاں تک عمل کیا؟

مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟

جسم کو کس کام میں گھلایا؟"

○

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور جو میرے پاس پیدل چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

Marfat.com

○

حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں۔ ایک رات نبی کریم ﷺ سو کر اٹھے اور فرمایا۔

"پاک ہے اللہ کی ذات۔ یہ رات کس قدر فتنوں سے بھری ہوئی ہے جس سے بچنے کی فکر کرنا چاہیے اور یہ رات اپنے اندر کتنے خزانے رکھتی ہے۔ (یعنی رحمت کے خزانے) جن کو سمیٹنا چاہیے۔ ان پردہ میں رہنے والیوں کو کون جگائے؟

بہت سے لوگ ہیں جن کا عیب اس دنیا میں چھپا ہوا ہے۔ آخرت میں ان کا پردہ ہٹ جائے گا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ اپنے جن اعمال سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ محبوب مجھ کو وہ اعمال ہیں جن کو میں نے ان کے اوپر فرض کیا ہے اور میرا بندہ برابر نفلوں کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ میرا محبوب بن جاتا ہے اور جب میرا محبوب بن جاتا ہے تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نظر آنے والے آسمان پر آتا ہے اور بندوں کو بلاتا ہے اور کہتا ہے۔

کون مجھے پکارتا ہے کہ اس کی مدد کو دوڑوں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ اسے دوں۔ کون مجھ سے معافی مانگتا ہے کہ اسے معاف کر دوں۔"

Marfat.com

○

حضرت عبداللہ (عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے بیٹے کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

"اے عبداللہ تم فلاں کی طرح نہ ہو جاؤ جو تہجد کے لئے اٹھتا تھا پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا۔"

○

مسروق (تابعی) کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کا عمل زیادہ پسند تھا۔"

انہوں نے جواب دیا۔

"وہ کام جس کو پابندی سے کیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا۔"

میں نے پوچھا۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات میں کس وقت تہجد کے لئے اٹھتے تھے؟"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اٹھتے جس وقت مرغ آواز دیتا (یعنی آخر شب میں)۔"

○

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے سواری خریدنے میں خرچ کرتا ہے اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ ان ساتھیوں پر جو خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔"

○

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

Marfat.com

"تو میرے بندوں پر اور دین کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے خرچ کرے گا تو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اے آدم کے بیٹے! اگر تو اپنے زائد از ضرورت مال کو خدا کے محتاج بندوں اور دین کے کاموں میں لگائے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہو گا اور اگر ضرورت سے زائد مال کو اہل ضرورت پر خرچ نہیں کرے گا تو آخر کار یہ تیرے حق میں برا ہو گا۔ اور اگر تیرے پاس زائد از مال نہیں ہے۔ بلکہ اتنا ہی مال ہے جو تیری بنیادی ضروریات کو پورا کرتا ہے تو اگر تو اس میں سے خرچ نہ کرے تو خرچ نہ کرنے پر اللہ تجھے ملامت نہیں کرے گا اور اپنا صدقہ ان لوگوں سے شروع کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔"

○

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب آپ ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا۔

"وہ لوگ تباہ و برباد ہوں گے۔"

میں نے کہا۔ "میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ کون لوگ تباہ و برباد ہوں گے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہ تباہ و برباد ہوں گے جو مال دار ہونے کے باوجود خرچ نہیں کرتے۔ کامیاب صرف وہی ہو گا جو اپنی دولت لٹائے۔ سامنے والوں کو دے۔ پیچھے والوں کو دے اور بائیں جانب والوں کو دے اور ایسے مال دار خرچ کرنے والے تو بہت ہی کم ہیں۔"

○

Marfat.com

ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا۔
"کون سا صدقہ اجر و ثواب کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے؟"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"وہ صدقہ سب سے افضل ہے جو تو اس زمانے میں کرے جبکہ تو صحیح و تندرست ہے اور تجھے محتاجی کا بھی ڈر ہے اور یہ بھی توقع ہے کہ تجھے مزید مال مل سکتا ہے۔ ایسے زمانے میں صدقہ کرنا سب سے افضل ہے۔ اور تو ایسا نہ کر کہ جب تیری جان حلق میں آ جائے اور مرنے لگے تب صدقہ کرے اور یوں کہے کہ اتنا فلاں کا ہے اتنا فلاں کا ہے۔ (اب تیرے کہنے کا کیا فائدہ؟ اب تو وہ فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔)"

○

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"کوئی دن نہیں گزرتا مگر یہ کہ اللہ کی طرف سے دو فرشتے اترتے ہیں جن میں سے ایک خرچ کرنے والے بندہ کے لئے دعا کرتا ہے۔ کہتا ہے۔
"اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اچھا عوض دے۔
اور دوسرا فرشتہ تنگدل بخیلوں کے حق میں بددعا کرتا ہے۔ کہتا ہے
"اے اللہ! بخل کرنے والوں کو تباہی و بربادی دے۔"

○

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے دونوں ہونٹ ہلتے ہیں تو اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔"

○

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اللہ عزو جل اہل جنت سے کہے گا۔ "اے جنتی لوگو۔"

Marfat.com

وہ لوگ اس کے جواب میں کہیں گے۔

"اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں۔ ہر طرح کی خیر و سعادت آپ کے قبضے میں ہے۔ فرمایئے کیا حکم ہے؟"

اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔

"کیا تم لوگ اپنے عمل کا بدلہ پا کر خوش ہوئے؟"

تو وہ جواب دیں گے۔

"اے ہمارے رب! ہم کیوں خوش نہیں ہوں گے۔ جبکہ آپ نے ہم لوگوں کو وہ نعمتیں دیں جو کسی کو نہیں دیں۔"

اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا۔

"کیا میں تم کو اس سے زیادہ افضل اور برتر چیز نہ دوں؟"

وہ کہیں گے۔

"اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔"

اللہ فرمائے گا۔

"میں تم سے ہمیشہ خوش رہوں گا۔ اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔"

○

شرجیل ابن شمط نے حضرت عمرو بن عبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

"کیا آپ رضی اللہ عنہ مجھے کوئی ایسی حدیث نہ بتائیں جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو جو سچی ہو اور بھول چوک سے بھی پاک ہو؟"

انہوں نے کہا۔

"ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے۔"

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جو میری خاطر آپس میں دوست بنے ہوں گے۔ محض میری خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں گے۔ محض میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہوں گے اور محض میری خاطر وہ آپس میں دوست بنے ہوں گے۔"

Marfat.com

قیامت کب آئے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نہ نکل لے گی۔ آگ جو بصرہ میں اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو جن کی آنکھیں چھوٹی' چہرے سرخ اور ناکیں چھوٹی اور چپٹی ہوں گی۔ ان کے چہرے (گولائی اور موٹائی میں) ایسی ڈھال کی مانند ہوں گے جس پر تہ بہ تہ چمڑا چڑھا دیا گیا ہو اور قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کر لو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔"

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے۔"

○

Marfat.com

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"خدا کی قسم جب تک تیس بڑے بڑے کذاب ظاہر نہ ہوں۔ قیامت نہیں آئے گی۔ سب سے آخری کذاب کانا دجال ہو گا۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے وقت تک ایک جماعت حق کی خاطر لڑتی رہے گی اور وہ اپنے مخالفوں کی پرواہ نہیں کرے گی۔ اس جماعت کے آخری امام حضرت مہدی ہوں گے جو نیک سیرت ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کے اہل بیعت (اور اولاد) میں سے ہوں گے۔ انہی کے زمانے میں حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے اور ان کا آسمان سے نازل ہونا قیامت کے بہت قریب ہونے کی ایک علامت ہے۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کا ایک لشکر ہندوستان پر جہاد کرے گا اور یہ لشکر اللہ کی پسندیدہ جماعت پر مشتمل ہو گا۔ اس لشکر کو فتح حاصل ہو گی اور یہ حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑ دے گا جب یہ لشکر واپس ہو گا تو شام میں عیسیٰؑ بن مریم نازل ہو چکے ہوں گے اور لشکر والے انہیں دیکھیں گے۔"

○

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

"رسول خدا ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ فرمایا۔ جو باتیں اس وقت سے قیامت تک ہونے والی تھیں سب کا ذکر فرمایا۔ جن لوگوں نے ان باتوں کو یاد رکھا۔ یاد رکھا اور جو بھول گئے' بھول گئے۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

"میرے یہ دوست صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سے واقف ہیں۔ یعنی ان میں سے بعض کو وہ باتیں یاد ہیں اور بعض بھول گئے ہیں اور میں بھی بھول گیا ہوں۔ لیکن جب کوئی ایسا واقعہ پیش آ جاتا ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی تو مجھ کو وہ بات یاد آ جاتی ہے۔ جس طرح ایک غائب شخص کے چہرے کو دیکھ کر .

Marfat.com

لوگ اس کو پہچان لیتے ہیں۔"

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب دنیا پر قائم رہنے والے کی حالت اس شخص کی طرح ہو گی جس نے انگارے کو اپنی مٹھی میں پکڑ رکھا ہو۔ یعنی سخت تکلیف میں ہو گا۔ دنیاوی طور پر نصیب ور آدمی وہ ہو گا جو خود بھی کمینہ ہو اور اس کا باپ بھی کمینہ ہو۔ لیڈر بہت اور امانت دار کم ہوں گے۔ قبیلوں اور قوموں کے لیڈر منافق' رذیل اور فاسق ہوں گے۔ بازاروں کے رئیس فاجر ہوں گے۔ پولیس کی کثرت ہو گی جو ظالموں کی پشت پناہی کرے گی۔ بڑے عہدے نااہلوں کو ملیں گے۔ لڑکے حکومت کرنے لگیں گے۔ تجارت بہت پھیل جائے گی۔ یہاں تک کہ تجارت میں عورت اپنے شوہر کا ہاتھ بٹائے گی مگر تجارت ایسی ہو گی کہ نفع حاصل نہیں ہو گا۔ ناپ تول میں کمی کی جائے گی۔ لکھنے کا رواج بہت بڑھ جائے گا۔ مگر تعلیم محض دنیا کے لئے حاصل کی جائے گی۔ قرآن کو گانے بجانے کا آلہ بنا لیا جائے گا۔ ریا یعنی دکھاوا' شہرت اور مالی نفع کے لئے گا گا کر قرآن پڑھنے والوں کی کثرت ہو گی اور فقہا کی قلت ہو گی علماء کو چن چن کر قتل کیا جائے گا اور ان پر ایسا وقت آئے گا کہ وہ سرخ سونے سے زیادہ اپنی موت کو پسند کریں گے۔ اس وقت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔

امانتدار کو خیانت کرنے والا اور خیانت کرنے والے کو امانتدار کہا جائے گا۔ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا اور رشتہ داروں کے حقوق پامال کئے جائیں گے۔ بیوی کی اطاعت اور ماں باپ کی نافرمانی ہو گی۔ سجدوں میں شور و شغب اور دنیا کی باتیں ہوں گی۔ سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائے گا۔ (حالانکہ احادیث میں ہے کہ سلام ہر مسلمان کو کرنا چاہیے خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ طلاقوں کی کثرت ہو گی۔ نیک لوگ چھپتے پھریں گے

Marfat.com

اور کمینے لوگوں کا دور دورہ ہو گا۔ لوگ فخر اور دکھاوے کے لئے اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔

شراب کا نام نبیز، سود کا منافع اور رشوت کا نام ہدیہ رکھ دیا جائے گا اور انہیں حلال سمجھا جائے گا۔ سود، جوا، گانے بجانے کے آلات، شراب خوری اور زنا کی کثرت ہو گی۔ بے حیائی اور حرام اولاد کی کثرت ہو گی۔ دعوت میں کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ عورتیں بھی پیش کی جائیں گی۔ ناگہانی اور اچانک اموات کثرت سے ہوں گی۔ لوگ موٹی موٹی گدیوں پر سواری کر کے مسجدوں کے دروازوں تک آئیں گے۔ ان کی عورتیں کپڑے پہنتی ہوں گی مگر (لباس باریک اور چست ہونے کے باعث) وہ ننگی ہوں گیا۔ ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ہوں گے۔ لچک لچک کر چلیں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی۔ یہ لوگ نہ جنت میں داخل ہوں گے۔ نہ اس کی خوشبو پائیں گے۔ مومن آدمی ان کے نزدیک باندی سے بھی زیادہ رذیل ہو گا۔ مومن ان برائیوں کو دیکھے گا مگر انہیں روک نہیں سکے گا جس کی وجہ سے اس کا دل اندر ہی اندر گھلتا رہے گا۔"

○

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک ایسا آدمی آ پہنچا جس کے کپڑے نہات سفید، بال ایک دم کالے تھے اور اس پر سفر کی علامت گرد وغبار یا تھکن وغیرہ کے آثار بالکل نہیں تھے۔ ہم میں سے کوئی بھی اس کو پہچانتا نہیں تھا۔ وہ آتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانوں سے اپنے زانے ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانوں پر رکھ کو سوالات اس طرح شروع کر دیئے۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے بتاؤ اسلام کسے کہتے ہیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

"اسلام یہ ہے کہ گواہی دو صرف اللہ کے لائق عبادت ہونے کی اور محمد (ﷺ) کے رسول برحق ہونے کی اور نماز پڑھنا' زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا اگر وسعت ہو تو کعبہ کا حج کرنا۔ یہ اسلام ہے۔

اس شخص نے کہا۔ "سچ کہتے ہو۔"

صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے۔

"اس پر ہم لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ سوال کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو واقفیت نہیں ہے مگر جواب کی تصدیق کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے اس کو سب کچھ معلوم ہے۔"

پھر اس شخص نے دریافت کیا۔ "مجھے بتایئے ایمان کسے کہتے ہیں؟"

حضور ﷺ نے جواب دیا۔

"ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت پر اور اس بات پر کہ اللہ نے ہر اچھائی اور برائی کو پہلے سے مقرر کر رکھا ہے۔"

یہ سن کر اس شخص نے کہا۔ "تم سچ کہتے ہو۔"

پھر دریافت کیا۔ "احسان کسے کہتے ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو اور عبادت میں تمہاری یہ کیفیت ہو گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ اور یہ نہ ہو تو کم از کم اتنا ہو کہ گویا خدا تم کو دیکھ رہا ہے۔"

اس شخص نے کہا۔ "آپ ﷺ سچ فرما رہے ہیں۔"

پھر اس شخص نے دریافت کیا۔ "قیامت کب آئے گی؟"

آپ ﷺ نے جواب دیا۔

"اس بارے میں مجھے تم سے زیادہ علم نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ہم دونوں علم میں برابر ہیں۔"

Marfat.com

پھر اس نے کہا۔ "اچھا قیامت کی علامتیں بیان فرما دیجئے؟"

حضور ﷺ نے بیان فرمایا۔

"قیامت کی علامت یہ ہے کہ قریب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی (یعنی شرفاء میں لونڈیاں رکھنے کا رواج زیادہ ہو گا اور جو لونڈی سے لڑکا یا لڑکی پیدا ہو گی وہ باپ کی شرافت کی وجہ سے شہزادی ہو گی مگر اس کی ماں لونڈی ہی ہے۔ یعنی لونڈیاں بکثرت رکھیں گے)

اشارہ بکثرت عیش اور تعیش کی طرف ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اولاد نافرمان ہو گی۔ ماں سے اس طرح گفتگو کرے گی جس طرح کوئی اپنی لونڈی سے بات کرتا ہے۔ ایک علامت یہ بھی ہے کہ مفلس نادار اور بھوکے ننگے جو بکریاں چراتے ہوئے اتنے مالدار ہو جائیں گے کہ اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کریں گے یعنی پست اقوام بلند ہو جائیں گی اور بڑی بڑی عمارتوں پر فخر کریں گے۔"

اتنا سن کر وہ اجنبی چلا گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ ؓ کو اس کے پیچھے دوڑایا کہ جاؤ اسے واپس بلا لاؤ۔ صحابہ ؓ اس کے پیچھے گئے مگر وہ نظر نہ آیا تھوڑی دیر بعد حضور ﷺ نے مجھ سے یعنی عمر ؓ سے پوچھا۔

"تم جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا کون تھا؟"

میں نے کہا۔ "اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی خوب جانتے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"یہ جبرئیل امین ؑ تھے۔"

○

Marfat.com

لیلۃ القدر

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"عبادت کے لئے سب راتوں میں بہترین رات شب قدر ہے اور سب راتوں میں دہشت ناک رات قبر کی رات ہے۔ سو اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو سب راتوں میں سے بہترین رات میں سب راتوں میں سے دہشت ناک رات کے لئے تیاری کرے۔"

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اگر تو چاہتا ہے کہ تیری قبر روشن ہو تو شب قدر میں بندگی کر۔"

○

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

"نبی ﷺ نے لیلۃ القدر کی فضیلت یوں بیان کی ہے۔

"شب قدر میں حضرت جبرئیلؑ فرشتوں کے جھرمٹ میں اترتے ہیں اور ہر اس شخص کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعائے مغفرت مانگتے ہیں جو کھڑے بیٹھے (کسی حالت میں بھی) اللہ کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔"

(اللہ تعالیٰ نے اس بات کو قرآن مجید کی سورہ قدر میں یوں بیان کیا ہے۔)

"فرشتے اور جبرئیلؑ اپنے رب کے حکم سے ہر امر (خیر) کے لئے اس (رات) میں اترتے ہیں۔) (القدر ۹۸۔۴)

Marfat.com

○

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔
میں نے رسالتماب ﷺ سے پوچھا۔
"لیلتہ القدر کا وظیفہ کیا ہونا چاہیے؟"
آپ ﷺ نے فرمایا۔
"اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے' اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔"

○

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
"اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو حکم دیا کہ اس مبارک رات کے بارے میں اپنی امت کو آگاہ فرما دیں کہ فلاں رات ہے لیکن دو آدمیوں کے جھگڑے کی وجہ سے اسے مخفی کر دیا گیا۔"
(اس رات سے یہ بھی واضح ہوا کہ جھگڑا اور فساد کی وجہ سے انسان' اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے)

○

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔
حضور ﷺ نے فرمایا۔
"لیلتہ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔"
(چونکہ اعتکاف کا مقصد بھی تلاش لیلتہ القدر ہے۔ اس لئے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت قرار دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ کو جب تک اللہ نے اس شب قدر سے آگاہ نہیں فرمایا تھا۔ آپ ﷺ پورا رمضان اعتکاف فرماتے رہے لیکن جب آگاہ فرما دیا گیا تو وصال تک صرف آخری عشرے میں ہی آپ ﷺ اعتکاف فرماتے رہے)

○

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔

"یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک ویرانے میں رہتا ہوں۔ وہاں اللہ کی توفیق سے نماز ادا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ مجھے حکم دیں کہ کون سی رات آپ ﷺ کے ہاں مسجد نبوی ﷺ میں بسر کرنے کے لئے آؤں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"رمضان کی ۳۰ ویں رات۔"

○

Marfat.com

دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"سب سے عمدہ استغفار کی دعا یہ ہے۔

ترجمہ

"اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے تجھ سے بندگی اور اطاعت کا جو قول و قرار کیا ہے اس پر اپنے امکان بھر قائم رہوں گا جو گناہ میں نے کئے ہیں ان کے برے نتائج سے بچنے کے لئے تیری پناہ کا طالب گار ہوں۔ تو نے مجھ پر جتنے احسان کئے ہیں ان کا مجھے اقرار ہے اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے گناہ کئے ہیں۔ پس اے میرے رب! میرے جرم کو معاف کر دے۔ تیرے سوا میرے گناہوں کو اور کون معاف کرنے والا ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"پریشان اور غمزدہ آدمی یہ دعا کرے۔

ترجمہ

Marfat.com

"اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔ تو مجھے پل بھر کے لئے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ کر۔ (اپنی نگرانی میں رکھ) اور میرے جملہ احوال و معاملات کو درست کردے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

(جب کوئی بندہ اللہ کی حفاظت و نگرانی میں رہتا ہے۔ نفس کا اس پر قابو نہیں چلتا اور وہ اس سے گناہ کا کام نہیں کرا پاتا۔ لیکن جونہی اللہ کی حفاظت سے بندہ اپنے آپ کو محروم کرلیتا ہے۔ نفس اس کو تباہی کی راہ پر ڈال دیتا ہے۔ اس لئے مومن دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرورنہ میں تباہ ہو جاؤں گا اور میری پوری زندگی کو صالح بنا دے۔ درست کردے)

○

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے۔

ترجمہ

"اے اللہ! میں تیری پناہ میں اپنے آپ کو دیتا ہوں پریشانی۔ غم سے۔ درماندگی سے سستی و کاہلی سے۔ قرضہ کے بوجھ سے اور آدمیوں کے غلبہ پانے سے۔"

(خدا کی پناہ میں اپنے آپ کو دینے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کو اپنی کمزوری و بے بسی کا احساس ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں کمزور ہوں۔ اس لئے وہ اپنے طاقتور آقا کی پناہ چاہتا ہے تاکہ وہ اسے ان خرابیوں سے بچائے۔

آنے والی مصیبت سے جو پریشانی اور مصیبت لاحق ہوتی ہے اسے ھم کہتے ہیں اور حزن دکھ کو کہتے ہیں۔ جو مصیبت کے آنے کے بعد لاحق ہوتی ہے۔ "عجز" کے معنی ہے کسی کام کو نہ کر سکنا اور "کسل" بے وقوفی اور بے تدبیری کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ آدمی سوچتا ہے کہ یہ تو آسان کام ہے۔ رات میں کرلیں گے لیکن رات گزر جاتی ہے اور وہ نہیں کر سکتا تو کہتا ہے اچھا خیر کل ہو جائے گا۔ اس طرح کام کا اصل موقع کھو دیتا ہے۔ اس دعا کا حاصل یہ

Marfat.com

ہے کہ مومن اپنے رب سے کہتا ہے کہ اے اللہ! میری حفاظت و نگرانی کرے۔ آنے والے خطرات کی وجہ سے میرا دل پریشان نہ ہو اور جب مصیبت آ جائے تو مجھے صبر دے جو چیز کھو جائے اس پر رنج نہ کروں اور تیری راہ میں چلنے میں کاہلی اور سہل انگاری میرے پاس نہ پھٹکے اور مجھ پر لوگوں کا اتنا قرض نہ چڑھ جائے کہ میں اسے ادا نہ کر سکوں اور فکر میں گھلتا رہوں اور برے لوگوں کو مجھ پر مسلط نہ کرے)

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

حضور ﷺ جب رات میں بستر پر سونے کے لئے جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور فرماتے۔

"اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور تیرے سہارے یہ اٹھے گا۔ اگر تو (اس رات سونے میں) میری جان قبض کر لے تو اس پر رحم کیجیو اور اگر زندگی کی مہلت دے تو میری حفاظت کیجیو۔ اس طریقہ سے جس طریقہ پر تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔"

○

رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے۔

"اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ جو نعمت تو نے بخشی ہے (میری بد اعمالیوں کی وجہ سے) چھن جائے اور جو عافیت مجھے حاصل ہے اس سے میں محروم ہو جاؤں اور یہ کہ تیرا عذاب نازل ہو اور یہ کہ تو مجھ سے ناراض ہو۔ میں ان باتوں سے پناہ چاہتا ہوں۔"

○

رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے۔

"اے میرے اللہ تو میرے نفس کو ایسا کر دے کہ وہ تیری نافرمانی سے بچے

Marfat.com

اور تیری سزا سے ڈرے اور اسے بری صفات سے پاک کر۔ تو اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے۔ تو اس کا سرپرست اور آقا ہے اے میرے اللہ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس علم سے جو مجھے نفع نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے پست نہ ہو اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسی جو دعا سے جو قبول نہ ہو۔"

○

Marfat.com

روز جزا..... آخرت

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
"اللہ نے کچھ آدمیوں کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ لوگ اپنی ضرورتیں لئے ہوئے ان کے پاس جاتے ہیں اور وہ ان کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔"

○

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں سورج طلوع ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"قیامت کے دن کچھ لوگوں کے چہرے نورانی ہوں گے سورج کی طرح۔"
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ "کیا وہ ہم لوگ ہوں گے؟"
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"نہیں۔ تم لوگوں کو بھی بہت کچھ ملے گا لیکن میں جن لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے خدا کی راہ میں ہجرت کی ہوگی اور زمین کے مختلف گوشوں سے سمٹ کر آئے ہوں گے اور غریب ہوں گے۔"

○

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
"ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی

Marfat.com

آئی۔ تو ہم سے دریافت کیا۔

"تمہیں معلوم ہے مجھے ہنسی کیوں آئی؟"

ہم نے عرض کیا۔ "اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ ہی واقف ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"مجھے اس پر ہنسی آئی کہ قیامت کے دن ایک مجرم بندہ خدا سے کہے گا۔

"اے رب آج مجھ پر ظلم تو نہیں ہو گا۔"

اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ "ہاں آج تجھ پر ظلم نہیں ہو گا۔"

تو وہ کہے گا۔ "آج میں کسی کو اپنے بارے میں گواہی دینے کی اجازت نہ دوں گا میں خود ہی گواہی دوں گا۔"

اللہ تعالیٰ کہے گا۔ "آج تو خود اپنا حساب لینے کے لئے اور تیرا اعمال نامہ تیار کرنے والے فرشتے گواہی دینے کے لئے کافی ہیں۔"

حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

"چنانچہ اس کی زبان بند کر دی جائے گی اور اس کے جسم کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا کہ تم اس کے اعمال کی گواہی دو۔ تو اعضاء اس کے ایک ایک عمل کی گواہی دیں گے۔ پھر اس کی زبان کھل جائے گی اور گویائی کی قوت لوٹ آئے گی۔"

تو اپنے اعضاء کو ملامت کرتے ہوئے کہے گا۔

"تم پر خدا کی لعنت ہو۔ تم پر خدا کی پھٹکار پڑے۔ میں تو دنیا میں تمہاری طرف سے مدافعت کرتا تھا اور تم نے آج میرے خلاف گواہی دی۔"

○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی شکل میں اٹھائے گا۔ لوگ ان کو اپنے قدموں سے روندیں گے۔"

"پوچھا جائے گا۔ "یہ چیونٹیوں کی شکل میں کون لوگ ہیں؟"

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا جائے گا۔
"یہ دنیا میں تکبر کرنے والے لوگ ہیں۔"

○

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!
"آدمی ستر سال تک نیک کام کرتا رہتا ہے لیکن مرتے وقت وہ اپنے اعمال کے سلسلے میں غلط وصیت کرکے برے عمل پر اپنا خاتمہ کرتا ہے اور نتیجتاً جہنم میں چلا جاتا ہے۔
اس طرح ایک دوسرا شخص ستر سال تک برے اعمال کرتا ہے۔ لیکن مرتے وقت اپنی وصیت میں عدل و انصاف کی روش اختیار کرتا ہے۔ اس طرح اس کا خاتمہ نیک کام پر ہوتا ہے اور جنت میں چلا جاتا ہے۔"

○

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"مردوں کو برا بھلا مت کہو۔ اس لئے کہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے۔ وہ اسے پا چکے ہیں۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔
"قیامت کے دن سیدنا ابراہیمؑ اپنے باپ آذر سے ایسی حالت میں ملاقات کریں گے کہ اس کا چہرہ سیاہ اور خاک آلود ہو گا۔ حضرت ابراہیمؑ اس سے فرمائیں گے۔
"میں تجھ سے نہ کہتا تھا کہ تو میری نافرمانی نہ کر۔"
وہ جواب میں کہے گا۔ "آج سے میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔"
حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ تو نے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے قیامت میں رسوا نہیں کروں گا۔ اور اس سے بڑھ کر کیا رسوائی ہو گی جو میرے اس باپ کی وجہ سے۔ جو رحمت باری تعالیٰ سے محروم ہے۔ ہو رہی۔

Marfat.com

ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

"ابراہیمؑ! میں تو جنت کافروں کے لئے حرام کر چکا ہوں۔"

پھر ارشاد ہو گا۔

"اے ابراہیمؑ! اپنے پاؤں کے نیچے دیکھو۔"

جب ابراہیمؑ دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو گا کہ ان کا باپ کیچڑ میں لتھڑا ہوا بجو ہے جو پاؤں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈالا جا رہا ہے۔"

○

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میری امت پر ایک ایسا بھی زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ بالکل درست اور ٹھیک جیسی کہ دو جوتیاں برابر اور ٹھیک ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدفعلی کی ہو گی تو میری امت میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ایسا کریں گے اور بنی اسرائیل کی قوم ۷۲ فرقوں میں بٹ گئی تھی۔ میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ جن میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہو گا اور باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔"

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنتی فرقہ کون سا ہو گا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"وہ فرقہ جس میں میں ہوں اور میرے اصحاب۔ (یعنی جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر چلے گا۔)"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! امت کی شفاعت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وعدہ کیا ہے۔"

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ مجھے یقین تھا کہ تم اس بارے میں سب سے پہلے پوچھو گے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم علم کے بڑے حریص ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ مجھے زیادہ سے زیادہ اپنی امت کے جنت میں داخل ہونے کی فکر ہے۔ مجھے اس کی فکر نہیں کہ لوگ اونچا مقام پائیں۔ فکر اس بات کی ہے کہ انہیں جنت ملے۔

میں ان لوگوں کے حق میں سفارش کروں گا جو اس بات کی اخلاص کے ساتھ گواہی دیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اور گواہی اس طرح دیں گے کہ ان کا دل ان ک زبان کی تصدیق کرتا ہو اور زبان ان کے قلب کی تصدیق کرتی ہو۔"

○

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ایک آدمی قیامت کے دن اللہ کے سامنے لایا جائے گا جو لاغری اور پریشانی کی وجہ سے بکری کا بچہ معلوم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔

"میں نے تجھے مال دیا۔ نوکر چاکر دیئے۔ خوشحال بنایا اور تم کیا کر کے لائے ہو؟"

وہ کہے گا۔

"اے میرے رب۔ میں نے مال جمع کیا۔ اسے خوب بڑھایا۔ پہلے سے زیادہ ہو گیا لیکن دنیا میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے کہ دنیا میں جا کر وہ مال لے آؤں۔"

اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا۔

"میری نعمتوں کو پا کر عمل کس طرح کے کئے۔ میں مال زیادہ ہونے۔

Marfat.com

بڑھانے کے سلسلے میں تو نہیں پوچھ رہا۔"

وہ کہے گا۔

"اے میرے رب۔ میں نے مال جمع کیا اسے بڑھایا یہاں تک کہ پہلے سے زیادہ ہوا لیکن دنیا میں چھوڑ آیا ہوں۔ مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دیجئے تاکہ جا کر وہ مال لے آؤں۔"

"اس بدبخت شخص نے اپنی پوری زندگی مال بڑھانے میں کھپائی اور نامہ اعمال نیکیوں سے خالی رہا۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یہ آیت پڑھی۔

یومئذ تحدث اخبارھا

(سورہ زلزال آیت ۴)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا۔

"زمین کے اپنی خبریں بیان کرنے کا کیا مطلب ہے؟"

لوگوں نے کہا۔ "اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"قیامت کے دن زمین کے خبر بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کے سامنے ہر انسان مرد' عورت کے تمام اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے زمین پر رہتے ہوئے کئے ہوں گے۔ وہ بتائے گی کہ اس نے ایسے ایسے کام کئے۔"

○

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"قیامت کے دن آدمی کے پاس اس کا کھلا ہوا اعمال نامہ لایا جائے گا۔ وہ اس کو پڑھے گا۔ پھر کہے گا۔

"اے میرے رب میں نے دنیا میں فلاں فلاں نیک کام کئے تھے وہ تو اس

Marfat.com

میں نہیں ہیں۔"

اللہ تعالیٰ جواب دے گا۔

"لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ نیکیاں تمہارے نامہ اعمال سے مٹا دی گئی ہیں۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"دنیا میں جن لوگوں کے حقوق مارے گئے ہوں گے' انہیں قیامت کے دن ان کا حق دلایا جائے گا۔ یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا اس بکری کا جس کے پاس سینگ نہیں تھے اور سینگ والی بکری نے اسے مارا تھا۔"

○

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ جب کسی بندے کو کچھ لوگوں پر اقتدار بخشتا ہے تو چاہے وہ تھوڑے ہوں یا زیادہ ہوں۔ اس بندے سے اللہ قیامت کے دن اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں محاسبہ ضرور کرے گا کہ جو لوگ اس کے ماتحت تھے۔ ان پر اللہ کا دین جاری کیا یا اس کو برباد کر دیا۔ یہاں تک کہ آدمی کے اپنے مخصوص اہل خاندان (بیوی بچوں) کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔"

○

Marfat.com

حسن نیت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے اور آدمی کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو گی۔

مثلاً" جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہجرت کی ہو گی۔ واقعی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہو گی۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہو گی تو اس کی ہجرت دنیا کے لئے یا عورت کے لئے ہی شمار ہو گی۔"

○

حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے کہا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے جہاد اور غزوہ کے بارے میں بتایئے کون سے جہاد پر ثواب ملتا ہے اور کس صورت میں مجاہد اپنے عمل کے ثواب سے محروم رہ جاتا ہے؟"

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"اے عبداللہ! (رضی اللہ عنہ) اگر تم نے اجر آخرت کی نیت سے جہاد کیا اور آخر تک جمے رہے تو خدا کے یہاں تمہارے عمل کا اجر ضرور ملے گا اور صابروں کی فہرست میں تمہارا نام لکھا جائے گا اور اگر تم نے لوگوں کو دکھانے کے لئے اور فخر جتانے کے لئے جنگ کی ہو گی تو قیامت کے دن اللہ تمہیں اسی حال میں

Marfat.com

اٹھائے گا۔ اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ) جس نیت سے تم لڑو گے اور جس حال میں تم قتل کئے جاؤ گے اس حالت میں اللہ قیامت کے دن تمہیں اٹھائے گا۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تمہاری شکل و صورت اور تمہارے حال کو نہ دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھے گا۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"قیامت کے دن سب سے پہلے ایک ایسے شخص کے خلاف فیصلہ سنایا جائے گا جس نے شہادت پائی ہو گی۔ اسے خدا کی عدالت میں حاضر کیا جائے گا۔ پھر خدا اسے اپنی سب نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ انہیں تسلیم کرے گا۔

پھر خدا پوچھے گا۔

"تم نے میری نعمتیں پا کر کیا کام کئے؟"

وہ عرض کرے گا۔ "اے اللہ میں نے تیری خوشنودی کی خاطر (تیرے دین سے لڑنے والوں کے خلاف) جنگ کی یہاں تک کہ میں نے اپنی جان دے دی۔"

خدا اس سے کہے گا۔

"تو نے یہ بات غلط کہی کہ میری خاطر جنگ کی تو نے تو صرف اس لئے جنگ کی اور جانثاری دکھائی۔ لوگ تجھے جری اور بہادر کہیں۔ سو دنیا میں تجھے اس کا صلہ مل گیا۔"

پھر حکم ہو گا۔

"اسے منہ کے بل گھسیٹتے لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو۔"

چنانچہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک دوسرا شخص خدا کی عدالت میں پیش کیا جائے گا جو دین کا عالم ہو گا۔ اسے خدا اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور

Marfat.com

وہ انہیں تسلیم کرے گا۔ پھر خدا اس سے کہے گا۔

"ان نعمتوں کو پا کر تو نے کیا عمل کئے؟"

وہ عرض کرے گا۔ "خدایا! میں نے تیری خاطر تیرا دین سیکھا اور تیری خاطر دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور تیری خاطر قرآن مجید پڑھا۔"

اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

"تم نے جھوٹ کہا۔ تم نے تو اس لئے علم سیکھا تھا کہ لوگ تمہیں عالم کہیں اور قرآن اس غرض سے تو نے پڑھا کہ لوگ تمہیں قرآن کا جاننے والا کہیں۔ سو تمہیں دنیا میں اس کا صلہ مل گیا۔"

پھر حکم ہو گا اس کو چہرہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور جہنم میں پھینک دو۔ چنانچہ اسے گھسیٹتے ہوئے لے جا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور تیسرا آدمی وہ ہو گا جس کو دنیا میں اللہ نے کشادگی بخشی تھی اور ہر قسم کی دولت سے نوازا تھا۔ ایسے شخص کو اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور وہ اسے اپنی سب نعمتیں جتائے گا اور وہ ساری نعمتوں کا اقرار کرے گا کہ ہاں یہ سب نعمتیں اسے دی گئی تھیں۔ تب اس سے اس کا رب پوچھے گا۔

"میری نعمتوں کو پا کر تم نے کیا کام کئے؟"

وہ جواب میں عرض کرے گا۔ "جن جن راستوں میں خرچ کرنا تیرے لئے پسندیدہ تھا۔ ان سب راستوں میں' میں نے تیری خوشنودی کے لئے خرچ کیا۔"

اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

"جھوٹ کہا۔ تو نے یہ سارا مال اس لئے لٹایا تھا کہ لوگ تجھے سخی کہیں۔ سو یہ لقب تمہیں دنیا میں مل گیا۔"

پھر حکم ہو گا۔ اس کو چہرہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور آگ میں ڈال دو۔ چنانچہ اسے جا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

"لوگ قیامت کے دن اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔"

○

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت فرمایا۔

"ایک آدمی جہاد کرتا ہے آخرت میں اجر پانے کے لئے اور دنیا میں شہرت پانے کے لئے تو کیا اس کو ثواب ملے گا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اس کو کچھ نہیں ملے گا۔"

○

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو قرآن پڑھ رہا تھا۔ جب وہ اس سے فارغ ہوا تو اس نے لوگوں سے مال مانگا۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے انا للہ..... الخ پڑھا۔ پھر کہا۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے۔"

"جو شخص قرآن پڑھے۔ اسے اللہ ہی سے مانگنا چاہیے۔ اس لئے کہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے تاکہ لوگوں سے مال وصول کریں۔"

○

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس سے خود جہنم بھی ہر دن چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ یہ وادی (گڑھا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ریاکاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ کتاب اللہ کے عالم کے لئے، صدقہ و خیرات کرنے والے کے لئے۔ بیت اللہ کا حج کرنے والے کے لئے۔"

○

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے روایت ہے۔

Marfat.com

وہ ایک گھر سے نکل کر مسجد نبوی ﷺ پہنچے۔ وہاں دیکھا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی قبر کے قریب بیٹھے رو رہے ہیں۔

پوچھا۔ "کیوں رو رہے ہو؟"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا۔ "ایک بات میں نے نبی ﷺ سے سنی تھی۔ وہ بات مجھے رلا رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔"

○

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"تبوک کی مہم سے فارغ ہو کر ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ واپس ہوئے تو (اثنائے سفر میں) آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ میں مقیم ہیں لیکن وہ اس سفر میں فی الواقع ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ ہم لوگ جس گھاٹی میں چلے اور جو وادی ہم نے طے کی۔ ہر جگہ وہ ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ ان کو عذر نے روک دیا تھا۔"

○

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت کہتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔

"جو شخص دنیا کو اپنا نصب العین بنائے گا۔ اللہ اس کے دل کا اطمینان و سکون چھین لے گا اور وہ ہر وقت مال جمع کرنے کی حرص اور احتیاج کا شکار ہو گا لیکن دنیا کا اتنا ہی حصہ اسے ملے گا جتنا اللہ نے اس کے لئے مقرر کیا ہو گا اور جن لوگوں کا نصب العین آخرت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو قلبی سکون و اطمینان نصیب فرمائے گا اور مال کی حرص سے ان کے قلب محفوظ رکھے گا اور دنیا کا جتنا حصہ ان کے مقدر میں ہو گا انہیں لازماً" ملے گا۔"

○

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"جو شخص اپنے بستر پر اس نیت اور ارادہ کے ساتھ لیٹا کہ وہ تہجد کے وقت اٹھے گا لیکن اس کو گہری نیند آ گئی اور وہ اٹھ نہ سکا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی تو ایسے شخص کے نامہ اعمال میں اس رات کی تہجد لکھی جائے گی اور یہ نیند اس کے رب کی طرف سے بطور انعام شمار ہو گی۔"

○

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ جس وقت مجھے یمن کے علاقے میں بھیج رہے تھے۔ میں نے عرض کیا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اپنی نیت کو ہر کھوٹ سے پاک رکھو۔ جو عمل کرو صرف خدا کی خوشنودی کے لئے کرو تو تھوڑا عمل بھی تمہاری نجات کے لئے کافی ہو گا۔"

○

مدینہ کے باشندوں میں سے ایک آدمی کا بیان ہے۔

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں خط بھیجا جس میں انہوں نے درخواست کی کہ آپ ہمیں جامع (اور) مختصر الفاظ میں وصیت لکھ بھیجیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے جواب میں مندرجہ ذیل خط لکھا۔

"تم پر سلامتی ہو۔ اما بعد! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔"

"جو لوگ خدا کی خوشنودی کے طالب ہوں اور اس سلسلے میں لوگوں کی ناراضگی کی پرواہ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پوری مدد فرماتا ہے اور انسانوں کی ناراضی سے ان کو نقصان نہیں پہنچنے دیتا اور جو لوگ اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی خوشنودی چاہتے ہیں تو اللہ اپنی مدد کا ہاتھ کھینچ لیتا ہے اور ان کو انسانوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کی نصرت سے بھی محروم رہتے ہیں اور جن کی خوشی کے لئے اللہ کو ناراض کیا تھا ان کی

Marfat.com

مدد بھی نہیں ملتی۔"

والسلام علیک!

○

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اے لوگو! تمہارا کیا حال ہو گا جب تم پر وہ فتنہ مسلط ہو گا جس میں تمہارے چھوٹے بچے بڑے ہوں گے اور بوڑھے اپنے بڑھاپے کی انتہا کو پہنچیں گے اور فتنہ (گمراہی) کو سنت (بھلائی) سمجھا جانے لگے گا۔ اگر کوئی شخص اس فتنے کو مٹانے کے لئے اٹھے گا تو لوگ کہیں گے کہ یہ شخص ناپسندیدہ اور برا کام کر رہا ہے۔"

کسی نے پوچھا۔ "ایسی حالت امت پر کب آئے گی؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جب تمہارے اندر ایماندار اور قابل اعتماد لوگ کم ہو جائیں گے اور اقتدار کی ہوس رکھنے والے زیادہ ہو جائیں گے۔ دین کے واقعی علماء کم ہو جائیں گے اور دین کے پڑھنے والے زیادہ ہو جائیں گے۔ دین کو دنیا حاصل کرنے کے لئے پڑھا جانے لگے گا۔ نیک کام کریں گے لیکن اس سے مقصود دنیا کا حصول ہو گا۔"

○

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا علم بخشا اور اس نے اللہ کے بندوں کو دین کا علم سکھانے میں بخل سے کام لیا اور سکھایا تو اس پر مال وصول کیا اور اپنی دنیا بنائی تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی اور ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے دین کا علم بخشا تھا لیکن اس نے دوسروں کو دین بتانے میں بخل کیا اور جنہیں سکھایا ان سے مال وصول کیا اور اپنی دنیا بنائی۔ یہ فرشتہ برابر اس طرح محشر میں حساب کتاب ختم ہونے تک اعلان کرتا رہے گا۔"

○

Marfat.com

حسن ایمان

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ایک سفر میں' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کجاوہ کا صرف پچھلا حصہ حائل تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اے معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ)۔"

میں نے کہا۔ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم غلام حاضر ہے فرمائیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت اختیار کیا۔ پھر کچھ دور چلنے کے بعد پکارا۔

"اے معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ!)"

میں نے وہی الفاظ دہرائے جو پہلی بار کہے تھے۔ (لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں کہا)

پھر کچھ دور چلنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا۔

"معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ!)"

میں نے عرض کیا۔ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم! غلام حاضر ہے۔ ارشاد فرمائیں۔"

تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟"

میں نے کہا۔ "اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

"اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی بندگی کریں اور بندگی میں کسی غیر کو ذرا بھی ساجھی نہ بنائیں۔"

پھر آپ ﷺ نے تھوڑی دور چلنے کے بعد فرمایا۔

"اے معاذ رضی اللہ عنہ!"

میں نے کہا۔ "ارشاد ہو۔ یہ غلام آپ ﷺ کی بات غور سے سنے گا اور وفادارانہ آپ ﷺ کی اطاعت کرے گا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟"

میں نے کہا۔ "اللہ اور رسول ﷺ ہی خوب جانتے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ کی بندگی کرنے والے بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔"

○

حضور ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں سے پوچھا۔

"جانتے ہو اللہ واحد پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟"

انہوں نے کہا۔ "اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ایمان یہ ہے کہ آدمی اس حقیقت کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اور نماز ٹھیک طریقے پر ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے۔"

○

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

میں نے نبی ﷺ سے پوچھا۔

"ایمان کیا ہے؟"

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ایمان نام ہے صبر اور سماحت کا۔"

(یعنی ایمان یہ ہے کہ آدمی خدا کی راہ اپنے لئے پسند کرے اور اس راہ میں جو مصیبت پیش آئے اس کو برداشت کرے اور خدا کے سہارے آگے بڑھتا جائے۔ یہ صبر ہے۔

نیز آدمی اپنی کمائی خدا کے محتاج و بے سہارا بندوں پر خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرکے خوشی محسوس کرے (یہ سماحت ہے)"

○

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نبی ﷺ نے جب بھی خطبہ دیا۔ اس میں یہ ضرور فرمایا۔

"جس کے اندر امانت نہیں۔ اس کے اندر ایمان نہیں اور جس کو عہد کا پاس نہیں اس کے پاس دین نہیں۔"

(حضور ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق جس کی پوری فہرست اللہ کی کتاب میں ہے ادا نہیں کرتا وہ ایمان کی پختگی سے محروم ہے اور جو شخص کسی عہد کو پورا کرنے کا قول و قرار دے۔ پھر اس عہد کو پورا نہ کرے وہ دینداری کی نعمت سے محروم ہے۔ جس کے دل میں ایمان کی جڑیں مضبوط جمی ہوتی ہیں وہ تمام حقوق کی ادائیگی میں امین ہوتا ہے۔ کسی حق کی ادائیگی میں وہ خیانت نہیں کرتا۔ اس طرح جس آدمی کے اندر دینداری ہو گی وہ عہد کو مرتے دم تک نبھائے گا۔ یاد رہے کہ سب سے بڑا حق اللہ کا ہے۔ اس کے رسول ﷺ کا ہے اور اس کی بھیجی ہوئی کتاب کا ہے اور سب سے بڑا عہد وہ ہے جو آدمی اپنے خدا سے اور اس کے بھیجے ہوئے نبی سے اور نبی کے لائے ہوئے دین سے کرتا ہے)

○

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"جس نے اللہ کے لئے دوستی کی اور اللہ کے لئے دشمنی کی اور اللہ کے لئے دیا اور اللہ کے لئے روک رکھا۔ اس نے ایمان کو مکمل کیا۔"

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ایمان کا مزہ چکھا اس شخص نے جو اللہ کو اپنا رب ماننے اور اسلام کو اپنا دین ماننے اور محمد (ﷺ) کو اپنا رسول تسلیم کرنے پر راضی ہوگیا۔"

○

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا ارادہ اور اس کے نفس کا میلان میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہیں ہو جاتا۔"

(رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی اپنی خواہش اپنے ارادہ اور اپنی قلبی رجحانات کو رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت کے تابع کر دے۔ قرآن مجید کے ہاتھ میں اپنی خواہش کی لگام دے دے)

○

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ایک دن میں آپ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ (غور سے سن)"

دیکھ تو خدا کو یاد رکھ تو خدا تجھے یاد رکھے گا۔ تو خدا کو یاد رکھ تو خدا کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو خدا سے مانگ۔ جب تو کسی مشکل میں مدد کا طالب ہو تو خدا سے مدد طلب کر۔ خدا کو اپنا مددگار بنا اور اس بات کا یقین کر کہ لوگ متحدہ طور پر تجھے کوئی نفع پہنچانا چاہیں تو تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے اللہ نے جو تیرے لئے لکھ دیا ہے (یعنی کسی کے پاس دینے کو کچھ ہے ہی

Marfat.com

نہیں کہ دے گا۔ سب کچھ تو خدا کا ہے وہ جتنا دینے کا کسی کے حق میں فیصلہ کرتا ہے اتنا ہی ملتا ہے۔ چاہے جس ذریعہ سے ملے) اور اگر لوگ اکٹھا ہو کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لئے مقدر کر دیا ہے۔"

○

حضرت ابی خزامہ ﷜ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا۔ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا۔

"یہ دعا تعویذ جسے ہم اپنی بیماریوں کے سلسلہ میں کرتے ہیں اور یہ دوائیں جو ہم اپنے مرض کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور یہ احتیاطی تدابیر جو ہم دکھوں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے اختیار کرتے ہیں کیا یہ اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"یہ سب چیزیں بھی تو اللہ کی تقدیر میں سے ہیں۔"

(حضور ﷺ کے جواب کا مفہوم یہ ہے کہ جس خدا نے یہ بیماری ہمارے لئے لکھی اس خدا نے یہ بھی طے کیا کہ یہ فلاں دوا سے اور فلاں تدبیر سے دور کی جا سکتی ہے۔ خدا بیماری کا خالق بھی ہے اور اس کو دور کرنے والی دوا کا بھی۔ سب کچھ اس کے طے شدہ ضابطے اور قاعدہ قانون کے تحت ہے)

○

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"طاقتور مومن بہتر اور خدا کو زیادہ پسند کرتا ہے بہ نسبت کمزور مومن کے اور دونوں ہی میں خیر و منفعت ہے۔

اور تو آخرت میں ہر نفع دینے والی چیز کا حریص بن۔

اور اپنی مشکلات میں خدا سے مدد طلب کر اور ہمت نہ ہار۔

اور اگر تجھ پر کوئی مصیبت آپڑے تو یوں مت سوچ کہ اگر میں ایسا کرتا تو

Marfat.com

یوں ہو جاتا بلکہ یوں سوچ کہ اللہ نے یہ مقدر فرمایا جو اس نے چاہا وہ کیا۔
اس لئے کہ (اگر) شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔

○

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا۔ جس میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کا حق متعین کر دیا ہے۔(پس صاحب حق کو اس کا حق دو) سنو! اللہ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں۔ (انہیں ادا کرو) اور کچھ طریقے مقرر فرمائے ہیں (پس ان طریقوں پر چلو) کچھ چیزیں حلال کی ہیں (انہیں استعمال کرو) کچھ چیزں حرام کی ہیں (ان کے قریب مت جانا) تمہارے لئے اس نے جو دین تجویز کیا ہے وہ آسان اور ہموار ہے۔ وسیع اور کشادہ ہے۔ تنگ نہیں ہے۔"

○

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جو شخص میری امت کے عام بگاڑ کے زمانے میں میرے طریقے پر چلے گا اس کو سو شہیدوں کے برابر اجر اور انعام ملے گا۔"

(اتنا بڑا انعام اس کو اس لئے ملے گا کہ اس کا ماحول اس کے لئے سازگار نہیں تھا۔ اس کی راہ میں ہر طرف کانٹے ہی کانٹے تھے لیکن اس کے باوجود اس نے لوگوں کی پسندیدہ غلط راہ نہیں اختیار کی بلکہ اس نے اپنی پوری زندگی سے اس بات کی شہادت دی کہ نبی ﷺ کی بتائی ہوئی راہ ہی راہ نجات ہے)

○

حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن بلال ابن حارث رضی اللہ عنہ سے کہا۔

"اے بلال! جان لو۔"

Marfat.com

انہوں نے کہا۔ ”اے اللہ کے رسول ﷺ کس چیز کے جاننے کا آپ ﷺ مجھے حکم دیتے ہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”اس بات کو جان لو کہ جو میری سنتوں میں سے کسی سنت کو مٹ جانے کے بعد رائج کریں گے تو ان کو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور عمل کرنے والے کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جو لوگ کوئی نئی بات از قسم گمراہی دین میں رائج کریں گے جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مرضی کے خلاف ہو گی تو اس کو اس بدعت پر عمل کرنے والوں کے برابر سزا ملے گی اور عمل کرنے والوں کی سزاؤں میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔“

○

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

”کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں؟“

لوگوں نے جواب دیا۔ ”ہاں ہم لوگ ان باتوں کی شہادت دیتے ہیں۔“

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔

”اس قرآن کا ایک سرا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے پس قرآن کو مضبوطی سے تھامو تو تم سیدھی راہ سے کبھی نہیں بھٹکو گے اور نہ اس کے بعد ہلاکت سے دوچار ہو گے۔“

○

Marfat.com

حب رسول ﷺ، اطاعت رسول ﷺ

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"بہترین کلام اللہ کی کتاب اور بہترین سیرت محمد (ﷺ) کی سیرت ہے۔ (جس کی پیروی کی جانی چاہیے)

○

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

"اے میرے پیارے بیٹے! اگر تو اس طرح زندگی گزار سکے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی نہ ہو تو ایسی ہی زندگی بسر کر۔"

پھر فرمایا۔

"اور یہی میرا طریقہ ہے (کہ میرے دل میں کسی کے لئے کھوٹ نہیں) اور جس نے میری سنت (طریقہ) سے محبت کی تو بلاشبہ اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ رہے گا۔"

○

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ایک دن حضور ﷺ نے وضو کیا تو آپ ﷺ کے کچھ اصحاب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے وضو کا پانی لے کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا۔

"تمہارے اس کام کا محرک کیا ہے؟"

Marfat.com

لوگوں نے کہا۔ ”اللہ اور رسول ﷺ کی محبت۔“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”جن لوگوں کو اس بات کی خوشی ہو کہ وہ اللہ و رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ

جب بات کریں تو سچ بولیں۔

جب ان کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اس کو (بہ حفاظت) مالک کے حوالہ کریں اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔“

○

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے باپ' اس کے بیٹے اور سارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

(حضور ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ آدمی مومن تب ہی بنتا ہے جب رسول اللہ ﷺ اور ان کے لائے ہوئے دین کی محبت تمام محبتوں پر غالب آ جائے۔ بیٹے کی محبت کسی اور راستے پر چلنے کو کہتی ہے۔ باپ کی محبت کسی اور راستہ پر چلانا چاہتی ہے اور حضور ﷺ کسی دوسرے راستے پر چلنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو آدمی جب ساری محبتوں اور ان کے تقاضوں کو ٹھکرا کر صرف حضور ﷺ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کو تیار ہو جائے تو وہ پکا مومن ہے اور حب رسول ﷺ کہلانے کا حقدار کہلاتا ہے۔

○

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ ﷺ سے کہا۔

”میں آپ ﷺ سے بہت محبت کرتا ہوں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"جو تم کہتے ہو اس پر غور کر لو۔"

اس نے تین بار کہا۔ "بخدا میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو فقر و فاقہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہتھیار فراہم کر لو۔ جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں ان کی طرف فقر و فاقہ سیلاب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتا ہے۔"

○

تین آدمی حضور ﷺ کی عبادت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حضور ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کے پاس آئے۔ جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے آپ ﷺ کی عبادت کی مقدار کو کم تصور کیا اور کہنے لگے۔

"نبی ﷺ سے ہمارا کیا مقابلہ! ان سے نہ تو پہلے گناہ ہوئے نہ بعد میں ہوں گے۔

(اور ہم معصوم نہیں۔ پس ہمیں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے۔)"

چنانچہ ان میں سے ایک نے اپنے لئے یہ طے کیا کہ وہ ہمیشہ پوری رات نوافل میں گزارے گا۔

دوسرے نے کہا۔ "میں ہمیشہ نفلی روزے رکھوں گا اور کبھی ناغہ نہ کروں گا"

تیسرے نے کہا۔ "میں عورتوں سے الگ تھلگ رہوں گا۔ کبھی شادی نہ کروں گا۔"

جب آپ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور کہا۔

"کیا وہ تم ہی لوگ ہو جنہوں نے ایسا ایسا کہا ہے؟"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

"بلاشبہ میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کی نافرمانی سے بچنے والا ہوں لیکن دیکھو' بس (نفلی) روزے کبھی رکھتا ہوں کبھی نہیں رکھتا۔ اسی

Marfat.com

طرح میں (رات میں) نوافل بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور دیکھو میں بیویاں بھی رکھتا ہوں (سو تمہارے لئے خیریت میرے طریقہ کی پیروی میں ہے) اور جس کی نگاہ میں میری سنت کی وقعت نہیں۔ جو میری سنت سے بے رخی برتے وہ میرے گروہ میں سے نہیں ہے۔"

○

Marfat.com

جہنم کی آگ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جہنم کو لذتوں اور نفس کی خواہشوں سے گھیر دیا گیا ہے اور جنت کو سختیوں اور مشقتوں سے گھیر دیا گیا ہے۔"

(یعنی جو شخص اپنے نفس کی پوجا کرے گا اور دنیا کی لذتوں میں پڑے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جسے جنت کی خواہش ہو وہ اپنے لئے کانٹوں بھرا راستہ چنے۔ اپنے نفس کو شکست دے کر اسے ہر مشقت اور ہر ناگواری کو اللہ کی خاطر گوارا کرنے پر مجبور کرے۔ جب تک کوئی شخص اس دشوار گزار گھاٹی کو پار نہیں کرتا آرام و راحت کی جنت میں کیسے پہنچے گا)

○

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"میں نے جہنم کی آگ سے زیادہ خطرناک چیز کوئی نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا سو رہا ہے اور جنت سے زیادہ عمدہ چیز نہیں دیکھی کہ جس کا چاہنے والا سو رہا ہے۔"

(اس حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جیسے کسی خطرناک چیز کو دیکھنے کے بعد انسان کی نیند اڑ جاتی ہے۔ وہ اس سے بھاگتا ہے اور جب تک اطمینان نہ ہو جائے سوتا نہیں۔ اسی طرح جس کو کسی اچھی چیز کی فکر ہو جاتی ہے تو جب تک وہ مل نہ جائے نہ سوتا ہے نہ چین سے بیٹھتا ہے۔ اگر یہ حقیقت ہے تو جنت کی

Marfat.com

تمنا کرنے والے سو کیوں رہے ہیں؟ یہ جہنم سے بھاگنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟"

جس کو کسی چیز کا ڈر ہوتا ہے وہ بے خبر نہیں ہوتا اور جس کے اندر اچھی چیز کی تڑپ ہوتی ہے وہ چین سے نہیں بیٹھتا۔

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(جب سورہ شعراء کی آیت

وانذر عشیر لک اہل قربین۔" "اپنے اہل خاندان کو ڈراؤ" نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو جمع کیا اور فرمایا۔

"اے گروہ قریش! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر کرو۔ میں خدا کے عذاب کو تم سے ذرا بھی نہیں ٹال سکتا۔

اے عبد مناف کے خاندان والو! میں تم سے اللہ کے عذاب کو کچھ بھی نہیں ٹال سکتا۔

اے عباس (رضی اللہ عنہ) بن عبدالمطلب (حقیقی چاچا) میں اللہ کے عذاب کو تم سے ذرا بھی نہیں ہٹا سکتا۔

اے صفیہؓ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پھوپھی) میں تم سے اللہ کے عذاب کو ذرا بھی نہیں ہٹا سکتا۔

اے میری بیٹی فاطمہؓ! تو میرے مال میں سے جتنا مانگے۔ میں دے سکتا ہوں لیکن اللہ کے عذاب کو تم سے نہیں ٹال سکتا۔ (پس اپنے آپ کو بچانے کی فکر کر کہ ایمان اور عمل ہی کام آئیں گے)"۔

○

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"میں حوض (کوثر) پر تم سے پہلے پہنچ کر تمہارا استقبال کروں گا اور تمہیں پانی پلانے کا انتظام کروں گا۔ جو میرے پاس آئے گا کوثر کا پانی پئے گا اور جو پئے

Marfat.com

گا اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی۔

اور کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے لیکن انہیں میرے پاس پہنچنے سے روک دیا جائے گا۔

تو میں کہوں گا۔ "یہ میرے آدمی ہیں۔ (انہیں مجھ تک آنے دو)"

تو جواب میں مجھ سے کہا جائے گا۔ "آپ ﷺ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے دین میں کتنی نئی چیزیں (بدعات) داخل کر دی ہیں۔"

تو (یہ سن کر) میں کہوں گا۔ "دوری ہو۔ دوری ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے میرے بعد دین کے نقشے کو بدل ڈالا۔"

○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"قیامت کے دن میری شفاعت وہ حاصل کر سکے گا جس نے دل کے پورے خلوص کے ساتھ کلمہ لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہا ہو گا۔"

(اس حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے توحید اختیار نہ کی۔ جس نے اسلام کو قبول نہ کیا۔ جو شرک کی گندگی ہی میں پڑا رہا۔ اس کو حضور ﷺ کی شفاعت حاصل نہ ہو گی اسی طرح جس نے زبان سے تو کلمہ کہا اور دین میں داخل ہوا لیکن دل سے اسے سچا نہ جانا۔ وہ بھی آپ ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

حضور ﷺ صرف ان لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے جو دل سے ایمان لائے ہوں۔ جو توحید کی حقانیت پر یقین رکھتے ہوں جیسا کہ دوسری حدیت میں ستیقنا بھا قلبہ کے الفاظ آئے ہیں۔ پھر یہ بات بھی واضح ہے کہ یقین، عمل پر ابھارتا ہے۔ آدمی کو اپنے بچے کے کنوئیں میں گرنے کی اطلاع ملتی ہے تو جونہی اسے اس خبر پر یقین آتا ہے اس وقت فکر مند ہو کر اس کی جان بچانے

Marfat.com

کے لئے دوڑ پڑتا ہے۔ یہی حال قلبی ایمان کا ہے۔ یہ آدمی کے اندر نجات کی فکر پیدا کرتا ہے اور عمل پر ابھارتا ہے)

○

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس گئے جبکہ وہ مرنے کے قریب تھا۔

آپ ﷺ نے پوچھا۔

"اس حالت میں تم اپنے آپ کو کس حال میں پاتے ہو؟"

اس نے کہا۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ میں اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کا بھی ڈر لگا ہوا ہے۔"

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اس طرح کے موقع پر (یعنی جان کنی کے وقت) جس شخص کے دل میں یہ دونوں طرح کے خیالات ہوں گے تو یقیناً" اللہ تعالیٰ اس کی توقع کو پورا کرے گا اور جس چیز سے ڈر رہا ہے اس سے محفوظ رکھے گا۔ (یعنی جہنم کے عذاب سے بچائے گا اور اپنی رحمت کے گھر میں داخل کرے گا۔)"

○

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا۔

"اس دن جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یوم یقوم الناس لرب العالمین" (اے مخاطب تو اس دن کا تصور کر جب لوگ حساب کتاب کے لئے رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے) اس دن بھلا کون لوگ کھڑے رہ سکیں گے۔ (جبکہ وہ ایک دن ہزار برس کے برابر ہو گا)"

آپ ﷺ نے فرمایا

"(اس دن کی سختی مجرموں اور باغیوں کے لئے ہے۔ انہیں وہ ایک ہزار

Marfat.com

برس کا معلوم ہو گا۔ مصیبت میں گرفتار آدمی کا دن لمبا ہوتا ہے کاٹے نہیں کٹتا) وہ دن مومن کے لئے ہلکا ہو گا۔ صرف ہلکا ہی نہیں ہو گا بلکہ فرض نماز کی طرح اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے گ۔"

○

حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے جو کچھ تیار کر رکھا ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا جس کے بارے میں کسی کان نے نہیں سنا اور کسی کے دل میں اس کا گزر تک نہیں ہوا۔ تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔

فلا تعلم الی اجرھا کوئی شخص نہیں جانتا کہ نیک بندوں کے لئے کتنی خوشیاں ہیں جو پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔ قیامت میں ملیں گی۔"

○

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔

میں نے حضور ﷺ کو بعض نمازوں میں یہ دعا کرتے سنا۔

"اللھم حاسبنی حسابا یسیرا (اے اللہ! مجھ سے آسان محاسبہ کیجیو۔"

تو میں نے پوچھا۔

"(آسان محاسبہ) کا کیا مطلب ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"آسان محاسبہ یہ ہے کہ اللہ بندہ کا نامہ اعمال دیکھے اور اس کی برائیوں سے درگزر کرے۔"

پھر فرمایا۔

"اے عائشہؓ! جس کا حساب لیتے وقت ایک ایک چیز کی کرید کی گئی تو اس کی خیر نہیں۔"

(قرآن مجید اور دیگر احادیث مبارک میں صاف طور پر یہ خوشخبری دی گئی

Marfat.com

ہے کہ جو خدا کی راہ پر چلتے ہیں اور بدی کی طاقتوں سے لڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ لڑتے لڑتے ان کی زندگی کی مہلت ختم ہو جاتی ہے تو قیامت میں اللہ ان کی غلطیوں کو معاف کر دے گا اور نیک کاموں کی قدر فرماتے ہوئے انہیں جنت میں داخل کرے گا)

○

Marfat.com

تبصرہ

درود وسلام

تبصرہ نگار: ڈاکٹر انور سدید

دلچسپ بات یہ ہے کہ پنجاب بک ڈپو کو آزادی سے پہلے کے دور میں چودھری برکت علی مرحوم نے تنگ نظر ہندو ناشرین کے تجارتی مقابلے کے لئے قائم کیا تھا۔ پھر اس ایک ادارے سے حنیف رامے، چودھری بشیر احمد، رشید احمد اور افتخار چودھری جیسے ناشرین پیدا ہوئے جنہوں نے آزادی کے بعد ادب کے مطلع کو روشن کیا۔ چودھری برکت علی کی صاحبزادی صدیقہ بیگم ان کی وراثت میں رسالہ ''ادب لطیف'' شائع کرتی ہیں۔ ان کے صاحبزادے خالد چودھری نے علم و ادب کے ساتھ دینی کتابیں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ خالد چودھری نے پنجاب بکڈپو اور چودھری برکت علی مرحوم کے اشاعتی عمل کی تجدید زیرِ نظر کتاب ''درود وسلام'' کے عنوان سے دینی کتاب سے کی ہے اور اس طرح پنجاب بک ڈپو کا رخ روحانیت کی طرف موڑ دیا ہے۔ اس کتاب کے مرتب جناب ارتضٰی علی کرمانی ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ درود اور سلام کی تلاوت سے دلوں کے زنگ کو اتارا جائے اور روح کو تازگی اور توانائی عطا کی جائے۔ اس کتاب میں عبد الرحمٰن جامی، محمد علی ظہوری، خوشی محمد ناظر، حفیظ جالندھری مظفر وارثی، حسرت موہانی اور قیوم نظر کے علاوہ متعدد نامور شعرا کا کلام جو درود اور سلام پر مشتمل ہے پیش کیا گیا ہے۔ فاضل مرتب نے بالعموم ایسی منظومات منتخب کی ہیں جو لفظوں کو موسیقی کا لہرا عطا دیتی ہیں اور تحت اللفظ مطالعہ بھی دل کے تار ہلا دیتا ہے۔ ضخامت 114 صفحات، قیمت 70 روپے۔ ناشر پنجاب بک ڈپو لاہور......

ملنے کا پتہ: چودھری اکادمی، الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

Marfat.com

ہماری چند اہم مطبوعات

تعبیر الرؤیا	(مترجم: مولانا ابوالقاسم دلاوری)	225/-
313 اصحابِ بدر	قاضی ابو سلیمان منصور پوری	90/-
ناموں کا خزانہ	سیّد ارتضٰی علی کرمانی	140/-
اقوال کا خزانہ	سیّد ارتضٰی علی کرمانی	180/-
صحابہ کرامؓ کے پیارے آداب	سیّد ارتضٰی علی کرمانی	35/-
صحابہ کرامؓ کے پیارے خطبات	سیّد ارتضٰی علی کرمانی	35/-
صحابہ کرامؓ کا ذوقِ عبادت	سیّد ارتضٰی علی کرمانی	35/-
دُعاؤں کی مکمل کتاب	سیّد ارتضٰی علی کرمانی	زیرِ طبع
ادرک اور شہد سے علاج	منصور احمد بٹ	150/-
انسائیکلوپیڈیا معجزاتِ رسول ﷺ	منصور احمد بٹ	300/-
اِرشاداتِ نبوی ﷺ	منصور احمد بٹ	زیرِ طبع
طبِ نبوی ﷺ، کھجور اور شہد سے علاج	معظم جاوید	120/-
دِل کی بیماریوں کا نبوی ﷺ علاج	احمد مصطفٰی صدیقی	30/-
ندرت دست شناسی	جاوید اِقبال	80/-
آئینہ قسمت	آغا اشرف	80/-
آئینہ عملیات	محمد عزیز الرحمٰن صاحب	80/-
طبِ نبوی ﷺ	امام بن قیوم	250/-

Marfat.com

فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مرتب
منصور احمد بٹ

Marfat.com